

5802
~~51A~~

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المحمدية كرمين ايام فيض اليتام كتاب ايت نصاب من تصنيف الامام همام حافظ شهاب الدين
ابو الفضل احمد بن علي بن محمد بن حجر كناني عفا الله عنه شرح صحيح البخاري
المجلد ٦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

من

أَذِّنْ لِلْحَكَمِ

حسب فرمایش شیخ عبداللطیف و برادران پسران شیخ احمد
ولد شیخ محی الدین مرحوم تاجران کتب و مالکان

مطالعہ اسلامیہ و فقہیہ دارالکتاب

[illegible]

۳۲۲۶۱	۱۸
الف	۱۸
ح	۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على نعمة الظاهرة والباطنة قد يما وحى بشيأ الصلوة والسكينة

اور وہ چیز کہ کامل کی اور
تیرے پروردگار کے نزدیک

پہلے اور باطن کا پیر
کہ پروہ شام عمل نبرے
بہ ۱۲ ۵۷ مشرقی

و ثناء کے بعد حضرت مولانا
صالح علی صلوٰۃ و سلام علیہ

و مساعی کی اصلاح کا ذریعہ ہے

دوامت کی نجات اور سلام
و درارین کی صلیح فلاح

یہ سید و سید ہے وہی
بداقت راوی بنا ہو کر
سے روایت کیا ہے

کتاب الفقه فی التفسیر فی القرآن
کتاب الفقه فی التفسیر فی القرآن
کتاب الفقه فی التفسیر فی القرآن

نہیں ہے۔

Figure 10. The effect of the concentration of the initiator on the polymerization of *N*-vinylcarbazole initiated by *N*-vinylcarbazole.

چیزیں اور جہانیں
ہندوستان میں رہے کرتی
نہ تھیں۔

۳

اسے مراد میں سے اور اود اور تشریح اور تفسیر میں اس کے مراد متفق علیہ سے کہ حدیث ہے جو حکم بخاری اور مسلم دونوں احادیث میں ہے اس کے لغت میں کتاب کے معنی لکھا ہے اور علوم میں کل اصطلاح اور محاورہ میں اسے مجہول مسائل کو کہتے ہیں جو کچھ ابواب اور

فصول میں بیان ہو جائے اور وہ ایک نسخ اور دوسرے میں ہوں مثلاً طہارت کے تمام مسائل کو کہتے ہیں

کے بعد اس کے بعد ہیں وغیرہ غرض کہ اس میں تمام مسائل درج ہوئے ہیں

مابقیہ الباقی کے تمام مسائل درج ہوئے ہیں

اور ذکر و ذکر کے تمام مسائل اور کتاب اور ذکر کے تمام مسائل

مذہب اقیاس کے تمام مسائل وغیرہ

ملاقات بیچ بشرہ میں اور دوسرے کے بیچ

چند عنوان قائم کر کے ان کے مسائل بیان کیے ہیں

سائل کو کتاب کیا جائے یا نہ

ایک جلیل القدر محدث ہیں

ان کا نام محمد بن ابی اسیر ہے

ان کی کتاب میں ہے

ابو اسیر نے کہا

اس کی کتاب میں ہے

اس کی کتاب میں ہے

عَلَى الثَّلَاثَةِ الْأَوَّلِ وَالثَّلَاثَةِ مَرَّةً وَأَخِيرُهَا بِالتَّحْقِيقِ

اور اس میں ہے کہ جو سوالیہ ان کے اور جملہ کے اور متفق علیہ سے بخاری

وَمُسْلِمٌ وَقَدْ لَا أَذْكَرُ مِمَّا غَيْرُهَا وَمَا عَدَا ذَلِكَ فَهُوَ مَسْئَلٌ وَسَمِعْتُ

ابن عمر سے کہ وہ دینی ہو وہ پاک ذات ہے اور سب سے اوپر ہے لہذا کتاب طہارت کی

بَابُ الْمِيَاهِ

بابہ (بیان میں) مائیں کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي لَيْحَرِهِ الْمَاءُ طَهُورٌ مَاءٌ وَلَوْ خُلِجَتْ فِيهِ الْأَرْبَعَةُ وَأَنْتَ بِي

شَيْبَةٍ وَالْفُظْ لَهُ وَصَحَّحَ أَبُو خَرِيمَةَ وَالْزَيْدِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ

وَأَحْمَدُ وَعَنْ أَبِي سَجِيْدٍ الْخَدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَخْتَلُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةَ وَصَحَّحَ

أَحْمَدُ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَخْتَلُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةَ وَصَحَّحَ

أَحْمَدُ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَخْتَلُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةَ وَصَحَّحَ

أَحْمَدُ - وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ

۱۔ قول غلام ۴ اس حدیث میں دلیل ہے، ورنہ قول مولیٰ کی طرح پائی جاوے تو اسے جہاں سے خواہ
 آدمی کے بطن سے اور امام مالک کے گھر سے یا سبب بچوئے آدمی کے یا کشتے سر کے حلال ہے ورنہ حرام

اور یہ حدیث مخالف ہے

امام مالک کے اور

اسی طرح حلال ہے بچلی

جس طرح کہ پائی جاتا

خواہ سیدی خواہ اسی

جسے کہ ثابت ہے

اس حدیث

محل ہیئت کے اور

اسی مذہب ہے

جس کا مردہ دریا

کا حلال ہے خواہ

بچے آپ مرے

قرہ شکار کیا گیا

لیکن اس سے اور مذہب

مختلف ہے کہ جو

بھلی کے بچنے

یا دریا کے ڈالنے

سے یا اور کسی سبب

سے مرے تو حلال

ہے اور اگر آپ

مجاوے یا کسی

حیوان نے اس کو مارا

تو اس کو حرام ہے

۱۲۔ اس کا تمام

اَوَّلُهُنَّ بِالْزَّابِ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَرْثَةِ اَتَمَّا لَيْسَتْ بِمَجْنُونٍ اَتَمَّا هُوَ مِنَ الطَّوَافِقِ عَلَيْهِ

اُخْرِجَهُ اَلْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الزَّيْدِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ اَبِي ثَرْوَالَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةٍ اَلَسَّيْدُ فَرَجُهُ اَلنَّاسُ

فَقَامَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْقَضَ بَوْلَهُ اَلرَّابِعَةَ صَلَّى عَلَيْهِ

بَيْنَ نَوِيْلٍ وَنَوَافِصٍ فَاهْرَبَ عَلَيْهِ مُتَفَقِّعٌ عَنْ اَبْنِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَمَّا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرِجَتْ لَنَا مَيْتَانِ وَدَمَارُ

فَاَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحَرَادُ وَالْحَوْتُ وَامَّا الدَّمَارُ فَالْكَبَةُ وَالْحَالُ اَلْخُرْجَةُ

اَحْمَدُ وَابْنُ جَابِرٍ وَفِيهِ مُبْتَدَأٌ وَعَنْ اَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي شَرَابٍ حَرَمَهُ فَيَقْبَضُهُ

لَمْ يَنْزَعَهُ فَاَنْتَ فِي كَبْرٍ جَاهِدُ اَوْ فِي اَلْاَخْرِشَةِ اَوْ اَخْرِجَهُ اَوْ اَخْرِجْهُ

وَالْوَدَّ اَوْ دَمَارًا اَوْ اَنْتَ فِي كَبْرٍ جَاهِدُ اَوْ فِي اَلْاَخْرِشَةِ اَوْ اَخْرِجَهُ اَوْ اَخْرِجْهُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَعْ

مِنَ الْبَهِيْمَةِ رَهِيْمَةً رَهِيْمَةً اَخْرِجْهُ اَوْ اَخْرِجْهُ اَوْ اَخْرِجْهُ

وَحَسَنَةُ وَالْفَقْطَةُ

در حدیث میں مذکور ہے کہ اگر کوئی جانور کسی چیز پر پڑے تو اسے حلال ہے

كُلُّ أَقْبَتِهِمَا مُشْفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِثْرَانَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

الشيء صلى الله عليه وآله وأصحابه تؤمنون من نزادة امرأة مشركية

[illegible]

ایک بار ایک حدیث میں اور روایت ہے انس بن مالک رحمہ اللہ نقل کرتے ہوئے

نَبِيِّ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَّخَذَ كَانِ الشَّيْبَ سِلْسِلَةً مِنْ فِضِّهِ حَبَّ جَدَارِ

باب پنجمت دور کرنے کے ذکر میں اور اس (مخاست) کے بیان میں

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سَلَّمَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ لَا أُخْرِجُ مُسْلِمًا إِلَّا رِزْقًا وَقَالَ حَسَنٌ

وہ کہے تھے اب بات کرنا چاہیے کہ فرمایا ہیں روایت کیا اسکو نے اور بڑی سی اور کہا

۱۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ جو ہر آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

بِأَمْرِ قُدَّاسٍ إِنْ أَلَّفَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَا نَفْسَ عَنْ كِبَرِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ

فَاِنْ هَارَ خَيْرٌ مِنْهُ عَلَيْهِ رَوْعٌ مِنْكُمْ وَنَزَالُ بِكُمْ رُفَى اللّٰهُ عِنْدَهُ قَالَ

محقق میر ہے اور روایت ہے عمرو بن قار ج رخصۃ السد تعالیٰ عنہ سے

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْحَبَابَةِ رَضِيَ

سَبِيلَ عَلَى كَيْفِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالَّذِي عَلَيْهِ وَسُوِّهِ وَكَوْنِهِ الشَّيْءُ رَحِمَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَالصَّادِقُ فِي ذَلِكَ التَّوْبَةِ أَنَا أَنْظِرُ لِي أَفْرِغُ

وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِقَوْلٍ مُّبِينٍ

[illegible][illegible]

سے غلبہ ہو کر یہ سب کچھ کھائی، جس کے ساتھ ساتھ یہ بھی علم ہوا کہ

۱۔ قولہ میں من اول الفلک الخ و واضح ہو کہ نصت میں است کی موصی پانی چڑھ گئے تھے میں عساکہ کو موسیٰ سے معلوم ہوتا ہے اور سرزم نوادی و مریض ایسا نہیں کیا ہے کہ یہ قول جائز ہے
 ہمسار اگر خوشی کی اور بھی بایا ہے کہ رادہ کی وہاں تک پہنچے اور شکیں تک پہنچے عمارت عجمی عمارت یہ یہ حقیقت ہے اسم ال عمر عکبت لہ لعلہ عیضہ قبل ان ینمرو و یختر لہما رادہ رادہ
 نامہ مران عداد و تھانہ و تھانہ اس میں نہیں ہے مینے جسے بعض شروع متعلقہ میں یہاں کے میں کمال نہیں ہے میں جس سے معلوم ہوا کہ ان کے شہر خواہ کے بول گئے و موسیٰ

وَمَا يَصِلُ فِيهِ وَفِي لَقَطْرَةٍ لَّهُ لَقَدْ كُنْتَ أَحَدًا يَا بَيْتَا لِنَفْسٍ مِنْ تَوْبَةٍ

وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ كُرَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور وہ فرماتے ہیں کہ

رَبِّیْ اِنِّیْ لَعَالِیْ عِزِّیْ
 اَلْحَمْدُ لَكَ وَبِکَرَمِکَ مِنْ کُلِّ اَعْلَامٍ اُودُو

دھواں اچھا ہے پیشاب سے لڑائی کے اور پانی چھڑکا جاوے گا کئے کھسپا سے لے نکلا سے ابوداؤد اور

کے لئے اور بھی اس حد تک کہ اس کا بہت اچھا بیٹا بن جائے اور اس کی بہت سی

[illegible]

ایں کتاب کے فیہا ہے کہ اس نے ہمارے اس میں (رحمہم) متفق ہے اور وہ اس کے اوپر ہے فیہا ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْ لِمَنْ تَمُرُّ بِهَذَا شَيْءٌ

خبر ہمارے کہ یہاں پہنچا ہے کہ وہاں بڑی بڑی آواز اتر رہی ہے۔

باب انوشیرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نَا اَنْشُرْ عَلٰى اَقْبَتِيْ لَا تَكْرِهِيْ السَّوَادَ كُلَّ وَصُوْءٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاحِدٌ

وَالْقِسْفِيُّ وَنَحْوُهُ ابْنُ خَزِيمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ تَلَفِيفًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

شَکَانَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ فَضْلُ كَفَرْتُمْ لَكُمْ أَنْ تَنْتَضِعُوا

عقبا - حواصت فی حدیث سے ماہی پلنی و صومنا کے جوئے اہل حق کو جو کہ میں بارہ ہر کی

تاریخ یابی و نام نهادن به هر یک از اینها در این کتاب است. - ۱ - هر دو پاسه

[illegible]

۱۔ جس میں منہ کے گوشے کے قریب ایک جگہ پر ایک چھوٹا سا گڑبڑا ہوا
 ۲۔ جس میں منہ کے گوشے کے قریب ایک جگہ پر ایک چھوٹا سا گڑبڑا ہوا
 ۳۔ جس میں منہ کے گوشے کے قریب ایک جگہ پر ایک چھوٹا سا گڑبڑا ہوا

مجلس شورای اسلامی

10

میں نے اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1044 1045 1046 1047 1048 1049 1050 1051 1052 1053 1054 1055 1056 1057 1058 1059 1060 1061 1062 1063 1064 1065 1066 1067 1068 1069 1070 1071 1072 1073 1074 1075 1076 1077 1078 1079 1080 1081 1082 1083 1084 1085 1086 1087 1088 1089 1090 1091 1092 1093 1094 1095 1096 1097 1098 1099 1100 1101 1102 1103 1104 1105 1106 1107 1108 1109 1110 1111 1112 1113 1114 1115 1116 1117 1118 1119 1120 1121 1122 1123 1124 1125 1126 1127 1128 1129 1130 1131 1132 1133 1134 1135 1136 1137 1138 1139 1140 1141 1142 1143 1144 1145 1146 1147 1148 1149 1150 1151 1152 1153 1154 1155 1156 1157 1158 1159 1160 1161 1162 1163 1164 1165 1166 1167 1168 1169 1170 1171 1172 1173 1174 1175 1176 1177 1178

چاندیوں نے اور بھی کہا اسکو ابنِ خزیمہ نے اور ابوداؤد کی اہل روایت میں ہے ہبانو دعو کرتے ہوگی کہ

یور و ابٹ ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر فی سلسلہ علیہ آرد سلم خلال کرستے تھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن ریحان رحمہ اللہ عنہ ان ابیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مد

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّهْدِي اللَّهُ فَمَا لَهُ مَدِينَةٍ

Handwritten musical notation on a staff.

یہ دیکھ کر وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔

بولتا تھا اسے اپنے سر کے پیرے روایت کیا اسکو یہ بھی ہے اور وہ مسلم نے نزدیک اسی طرح بولنے سے اس لفظ سے (مردوں) حج اور مسج کیا

یہ سب دوسرے پاؤں سے جو آب کے ماتھے پر لگایا جوادھی دوسری لفظ محفوظ ہے۔ اور روایت سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

[illegible]

وَمِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عَمْرًا يَحْمِلُ مِنْ أَمْرِ الْوَضْعِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ أَنْ يُطِيلَ

وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

پس خدا نے اس کے لئے رسول مبعوث فرمایا کہ وہ قوم کو

روضہ کو کہنے میں اور اپنے ہر ایک کام میں حد و حدیث کا حقیق علیہ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ادھر دیکھ کر جو روشنی کے مادہ ہر نیوکلیا باعث ہو اور ہم ہر نیوکلیا کے کہ مادہ حضور نے کمر عبادت رکھے

شعاع

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا يَمِينَكُمْ أَوْ خَرَجَهُ

الرُّبْعَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِيمَةَ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَهَسَّ بِنَاصِيَتِهِ عَلَى

الْعِمَامَةِ وَاتَّخِذَ خَرَجَهُ مُسْلِمًا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي

صِفَةِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدُوا يَمِينَكُمْ

بِذَلِكَ اللَّهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ هَكَذَا يَلْفِظُ الْإِمَامُ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ يَلْفِظُ أَخْرَجَهُ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى

رِيقِهِ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَا يَدُورُ

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَ

التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ خُوَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَثْبُتُ فِيهِ

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَرْصُوفٍ عَنْ أَبِيهِ عَزَّاجَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ أَخْرَجَهُ أَبُو

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صَفَةِ الْوَضُوءِ أَنَّهُ

مَضْمُوسٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدُهُ ثَلَاثُ مَضْمُوسٍ يَنْتَزِعُ الْكُفَّاءَ الَّذِي

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا يَمِينَكُمْ أَوْ خَرَجَهُ

الرُّبْعَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِيمَةَ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَهَسَّ بِنَاصِيَتِهِ عَلَى

الْعِمَامَةِ وَاتَّخِذَ خَرَجَهُ مُسْلِمًا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي

صِفَةِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدُوا يَمِينَكُمْ

بِذَلِكَ اللَّهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ هَكَذَا يَلْفِظُ الْإِمَامُ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ يَلْفِظُ أَخْرَجَهُ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى

رِيقِهِ أَخْرَجَهُ الدَّارِقُطِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَا يَدُورُ

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ خَرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَ

التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ خُوَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَثْبُتُ فِيهِ

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَرْصُوفٍ عَنْ أَبِيهِ عَزَّاجَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ أَخْرَجَهُ أَبُو

دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي صَفَةِ الْوَضُوءِ أَنَّهُ

مَضْمُوسٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدُهُ ثَلَاثُ مَضْمُوسٍ يَنْتَزِعُ الْكُفَّاءَ الَّذِي

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا يَمِينَكُمْ أَوْ خَرَجَهُ

الرُّبْعَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خَرِيمَةَ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

Vertical text in the left margin, likely a commentary or additional notes related to the main text.

Vertical text in the right margin, likely a commentary or additional notes related to the main text.

۱۵۔ قول بعض علماء الزیدہ حدیث مدلل ہے اور پر اس بات کہ چھوڑا عورت کا ناقص و ضعیف نہیں خواہ بے شہوت ہو خواہ بے شہوت ہو اور یہی مذہب ہے حضرت علی
ؓ اور ابن عباسؓ کا اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ کا اور تا یہ کہ حدیث بخاری سے بھی ملتی ہے مگر حضرت عائشہؓ و فاطمہؓ نے کچھ حضرت علیؓ سے

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذْمُومًا فَامَرْتُ الْمَقْدَادَ أَنْ

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا میں مرد بہت مذہبی والا سوچ کر کہتا ہوں مقدار کو کہ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «فِي الْوُضُوءِ عَشْرٌ مِنْ عِلَلٍ يَنْتَفِعُ بِهَا الْعَبْدُ»

الْفُطْرُ لِلْخَارِي وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

لفظ بخاری کا ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ

والله اعلم

وہم سے بڑے اور ساری دنیا کی لائی ہوئی کال ہے پھر نکلے غازی اور رونوٹ کا نکالا اسکا احمدی اور

ضعف البخاري ومسلم أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله

ضعیف کہا اس کو بخاری نے اس روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہ فرمایا رسول اللہ

۱۷۰۰
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۹
 ۱۷۱۰
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۹
 ۱۷۲۰
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۹
 ۱۷۳۰
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۹
 ۱۷۴۰
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۹
 ۱۷۵۰
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۵
 ۱۷۵۶
 ۱۷۵۷
 ۱۷۵۸
 ۱۷۵۹
 ۱۷۶۰
 ۱۷۶۱
 ۱۷۶۲
 ۱۷۶۳
 ۱۷۶۴
 ۱۷۶۵
 ۱۷۶۶
 ۱۷۶۷
 ۱۷۶۸
 ۱۷۶۹
 ۱۷۷۰
 ۱۷۷۱
 ۱۷۷۲
 ۱۷۷۳
 ۱۷۷۴
 ۱۷۷۵
 ۱۷۷۶
 ۱۷۷۷
 ۱۷۷۸
 ۱۷۷۹
 ۱۷۸۰
 ۱۷۸۱
 ۱۷۸۲
 ۱۷۸۳
 ۱۷۸۴
 ۱۷۸۵
 ۱۷۸۶
 ۱۷۸۷
 ۱۷۸۸
 ۱۷۸۹
 ۱۷۹۰
 ۱۷۹۱
 ۱۷۹۲
 ۱۷۹۳
 ۱۷۹۴
 ۱۷۹۵
 ۱۷۹۶
 ۱۷۹۷
 ۱۷۹۸
 ۱۷۹۹
 ۱۸۰۰

سَنَنْتَنِي ۖ لَآ أَفْلَاخُ ۖ جَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِجْمًا ۖ أَخْرَجَاهُ

سے کوئی چیز یا نہیں تو ہرگز نہ بچے مجھ سے نہ بیہوشی کہ سننے آواز یا یا کو سے کہ نکال اسکو

سَمِعْتُ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مُسِيئٌ

۱۰

یہاں آیا کہ جو مرد کہہ چھوئے ذکر اپنا نمازیں کیا اس پر وضو نہ فرمایا نبی

عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْوَاقِعُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ

محمد بن حبان وقال النضر بن يحيى هو الحسن بن حماد بن يسيرة **والحسن** يسيرة

جو کہا اس کو ابن عباس نے اور کہا ابن عمر نے یہ بہتر ہے۔ دوسری حدیث سے اور روایت ہے کہ

سید کاظم علی

الْمَنْ مَشَّ ذِكْرَهُ فَلَيْتَوْصًا أَخْرَجَهُ حُمُسُهُ وَصَحْبُهُ التَّوْحِيدِ وَابْنُ

ماما جو کوئی جیپو لے اپنے ذکر کو سنے تو وضو کرے نکلا اسکو باپ چرخوں نے اور بھیج کر کہا اسکو قریبی سنے اور امین

بِمَاكَ وَقَالَ الْحَارِثُ هُوَ أَصْحَبُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَنْ عَائِشَةَ

[illegible]

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة، كتب له بها أجر سبعين ألف حسنة.

قوة وضعه في الامم المتحدة كما ان الامم المتحدة كانت قد كتبت له قوة وضعه في الامم المتحدة

اور یہ بات ظاہر ہے کہ ضعیف حدیث کی حکمت قائم نہیں ہوئی اور اس میں بھیج کر مدت کو ٹپس مروی نہیں بلکہ ضعیف حدیث سے

ببین که ما

عَلَيْهِمُ الْبُورُ الْعِزُّ وَكَأَنَّ السَّرْفَ إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتَطَقَ الْوُكُوءُ رَوَاهُ
 سلمیٰ آٹھ برس ہے ورکا سو جب سو گئیں آنکھیں تو کھل گیا بدھن روایت کیا اسکو

[illegible]

میں نے (ایسی دونوں سرگرمیوں) کے دیکھنا شروع کر دیے وہاں ہمیں اور اس یا سب سے کئی حدیثیں یاد تھیں اور اب چوتھی ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس اور ابن الجبار رضی اللہ عنہم سے۔
 دوسری مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین ۳۱ مسک التحفام شرح بلوغ البرام مصنفہ نواب عبدلیق حسن خاں رحمتہ اللہ علیہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدمی پہلو کے بل لیٹ کر سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسری حدیث سے سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کسی طرح سے سو جائے۔ چنانچہ حدیثوں میں ہمیں اس طرح کی روایت ملتی ہے کہ یہ دوسری حدیث صحیح ہے۔

الحمد والثناء لای ذلک من تادم قلبی وضاہدہ الزیادۃ فی هذا الحدیث

اور اور اس طرح ہے اور زیادہ کیا اس نے جو سوال کیا اسودہ کو کہ اس سے زیادہ ہے اس حدیث میں

عنکائی داود بن حنیث عنی دون قولہ استطلق الوضوء فی کل

ابو داؤد نے کہا کہ اس حدیث سے علم ہوا ہے کہ اس قول کے سوا کہ عمل کیا بعد میں اور

الاسناد یضعفہ ولای ذلک داود ایضا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

دونوں اسنادوں میں ضعف ہے اور بیروانی داؤد کے لیے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عنہما کہ قولہما الوضوء علی من تادم مضطجاً و فی اسنادہ ضعف

عنہما سے مراد ہے کہ ان دونوں کی اس روایت میں جو سوال کیا اس کی اسناد میں بھی ضعف

ایضا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ

ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال یاتی أحدکم الشیطان فی الصلوۃ فیتغنی فی مقدمۃ

علیہ السلام کہ وہ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے پاس شیطان نماز میں آکر بیٹھ کر تمہارے سامنے بیٹھنے کی جگہ

فیقول الیہ انما احدثت ولم یجدت فاذا وجد ذلک فلا یصبر

تو تم کو یاد آتا ہے کہ وہ نے وضو کیا اور نہ پڑھا اور نہ رکعت پڑھی تو نہ پھر

خفی یسمع صوته او یبصر ریحاً اخرجہ البزار واصلہ فی الصحیحین

بہاؤ الدین نے کہا کہ اگر وہ بڑا آواز کرے یا اس کے ہاتھوں سے

حدیث عبد اللہ بن زید وریس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث میں

والفعلی غلطیات کوئی کر کے سو جائے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسری حدیث سے سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کسی طرح سے سو جائے۔ چنانچہ حدیثوں میں ہمیں اس طرح کی روایت ملتی ہے کہ یہ دوسری حدیث صحیح ہے۔

الحمد والثناء لای ذلک من تادم قلبی وضاہدہ الزیادۃ فی هذا الحدیث

اور اور اس طرح ہے اور زیادہ کیا اس نے جو سوال کیا اسودہ کو کہ اس سے زیادہ ہے اس حدیث میں

عنکائی داود بن حنیث عنی دون قولہ استطلق الوضوء فی کل

ابو داؤد نے کہا کہ اس حدیث سے علم ہوا ہے کہ اس قول کے سوا کہ عمل کیا بعد میں اور

الاسناد یضعفہ ولای ذلک داود ایضا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

دونوں اسنادوں میں ضعف ہے اور بیروانی داؤد کے لیے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عنہما کہ قولہما الوضوء علی من تادم مضطجاً و فی اسنادہ ضعف

عنہما سے مراد ہے کہ ان دونوں کی اس روایت میں جو سوال کیا اس کی اسناد میں بھی ضعف

ایضا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ

ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال یاتی أحدکم الشیطان فی الصلوۃ فیتغنی فی مقدمۃ

علیہ السلام کہ وہ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے پاس شیطان نماز میں آکر بیٹھ کر تمہارے سامنے بیٹھنے کی جگہ

فیقول الیہ انما احدثت ولم یجدت فاذا وجد ذلک فلا یصبر

تو تم کو یاد آتا ہے کہ وہ نے وضو کیا اور نہ پڑھا اور نہ رکعت پڑھی تو نہ پھر

خفی یسمع صوته او یبصر ریحاً اخرجہ البزار واصلہ فی الصحیحین

بہاؤ الدین نے کہا کہ اگر وہ بڑا آواز کرے یا اس کے ہاتھوں سے

حدیث عبد اللہ بن زید وریس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث میں

والفعلی غلطیات کوئی کر کے سو جائے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ دوسری حدیث سے سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ کسی طرح سے سو جائے۔ چنانچہ حدیثوں میں ہمیں اس طرح کی روایت ملتی ہے کہ یہ دوسری حدیث صحیح ہے۔

سنگھ کر کھڑی ہوئی کے ساتھ ایک دفعہ جلع کر چکا اور پھر وہ بارہ جلع کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کر لیا استحب اور ستر سے اس کی طبیعت میں کہ تم کی تازگی اور فرصت پیدا ہوگی اور دوبارہ جلع کرنے میں اذیت اور لطف حاصل ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۲۲

جَبَّارُكَ أَهْلُ الْإِيمَانِ وَكَذَا رُبْعُ وَهَذَا الْقَطْرُ الْمُرِيدُ وَخَسْتُ وَخَسْتُ بَنِي جَبَّارِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ نَجَسًا فِي بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ

وَضَوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ الْحَاكِمُ فَإِنَّهُ أَشْطَرُ الْعَوْدِ وَلَا رُبْعَ عَنْهَا لَيْتَ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ جَسَدٌ

غَيْرُكَ يَسْرَعُ وَهُوَ مَعْلُولٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مَرَّ لَيْلًا بَرِيءًا فَيَغْتَسِلُ لَيْلًا

ثُمَّ يَغْتَسِلُ يَوْمًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ لَيْلًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ يَوْمًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ لَيْلًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ يَوْمًا

أَصْلًا بَعْدَ أَصْلٍ لَشَرِّ نَجَسٍ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَّاخَ عَلَى

سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ جِلْدَهُ مَتَقًا عَلَيْهِ وَالْقَطْرُ مَسْلُوبٌ وَكَانَ فِي حَيْثُ

يَتَوَضَّأُ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِمَاءٍ

فِي رَوَايَةٍ فَسَحَّ بِالْأُتْرَاقِ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَتَيْتُ بِالْمِئِدِ بِلْ فَرَدَّةٍ وَقَدْ

وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِبِيَدِهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَأَيْتَ لَشَرِّ نَجَسٍ رَأَيْتَ أَنَّ الْقَطْرَ لِنَجَسٍ لَيْلًا وَ

فِي رَوَايَةٍ وَالْحَيْضَةُ فَقَالَ لَا أَمَّا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْتَبِ عَلَى أَسْبَاطِكَ ثَلَاثَ

أَيُّهَا رَأَيْتَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ مَوْتٌ كَمَا تَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ مَوْتٌ كَمَا تَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ مَوْتٌ

اور اس کی سناؤا و ضعیف ہے دوسری حدیث ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آؤں

کیلیں ایک کپڑا پونچھتے تھے اس کے ساتھ اعضا دھوئے پیچھے وضو کر یہ حدیث بھی ضعیف ہے ایسے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں ہے قوی اور ابو

تاجیک کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دفعہ جلع کر چکا اور پھر وہ بارہ جلع کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کر لیا استحب اور ستر سے اس کی طبیعت میں کہ تم کی تازگی اور فرصت پیدا ہوگی اور دوبارہ جلع کرنے میں اذیت اور لطف حاصل ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۲۲

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ السلام زادا الواسل کما ہلہ ثم ارا دان یعود فلیتوضا بیدہما

اللہ علیہ السلام کہ فرمایا جب جلع کرے کوئی ایکن کھار اپنی بی بی سے پھر جلع کرے کہ پھر لوٹے تو وضو کرے نہ ہم میں ان دونوں کے

وضوء رواہ مسلم زادا الحاکم فانہ اشطر العود ولا ربعة عنہا لیت رضى

اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضا وهو جسد

غیرکے یسرع وهو معلول وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا اغتسل مر لیلًا بربیعًا فیغسل لیلًا

ثم یغسل یومًا ثم یغسل لیلًا ثم یغسل یومًا ثم یغسل لیلًا ثم یغسل یومًا

یغسل لیلًا ثم یغسل یومًا ثم یغسل لیلًا ثم یغسل یومًا ثم یغسل لیلًا ثم یغسل یومًا

اصلاً بعد اصلٍ لشر نَجَسٍ ثلاث حَفَنَاتٍ ثم افَّاخَ علی

بانی النجاس بالیوں کی بڑوں میں پھر دونوں ہاتھ سے ڈالتے تھے سر پر نہیں لیں پھر ہاتھ دھوئے

سائر جسده ثم غسل جلدہ متقاً علیہ والقطر مسلوب وکان فی حیث

سارے بدن پھر دھوئے تھے اپنے پاؤں کو یہ شستن علیہ ہے اور لفظ مسلوب کا ہے اور ان دونوں کے لیے ہے

بیموئی کی حدیث میں پھر پانی ڈالا اپنے ستر پر اور دھو لائے اسے اپنے ہاتھ سے پھر رکھ لائے اسکو زمین سے اور

فی رواية فسح بالأتراق فی آخره ثم أتیت بالمید بیل فردة وقد

آپ نے یہ حدیث میں ہے پھر ہاتھ اس کو مٹی سے اور آخر میں پھر ہاتھ اپنے آنکھوں کے دھو لائے اسکو دھو لائے اسکو

وجعل ینفض الماء ببیدہ وعن أم سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت

قلت یا رسول اللہ انی ارأیت لشر نَجَسٍ رأیت ان القطر لنجس لیلًا و

کہا کہ فرمایا جب جلع کرے کوئی ایکن کھار اپنی بی بی سے پھر جلع کرے کہ پھر لوٹے تو وضو کرے نہ ہم میں ان دونوں کے

فلت یا رسول اللہ انی ارأیت لشر نَجَسٍ رأیت ان القطر لنجس لیلًا و

کہا کہ فرمایا جب جلع کرے کوئی ایکن کھار اپنی بی بی سے پھر جلع کرے کہ پھر لوٹے تو وضو کرے نہ ہم میں ان دونوں کے

فی رواية والحيضة فقال لا أما يكفيك أن تحب على أسباطك ثلاث

ایک روایت میں ہے اور نہیں بغیر کے لیے نو فرمایا کہ نہیں صرف کفایت کرتا ہے جبکہ کہ ڈالتے ہے سر پر

اور اس کی سناؤا و ضعیف ہے دوسری حدیث ترمذی میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آؤں

کیلیں ایک کپڑا پونچھتے تھے اس کے ساتھ اعضا دھوئے پیچھے وضو کر یہ حدیث بھی ضعیف ہے ایسے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث نہیں ہے قوی اور ابو

معاذہ اونی کا ضعیف ہے ۱۲

۲۳ قرآن اعلیٰ المسجد لیا نفس امارتیں والی نہ مسجد کے اندر جائے اور نہ بیت اللہ کا طواف کیسے اور نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے اس کی نماز

حیات اہل مسجد اور عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام ولا یزنی لا یحل المسجد لایضاً ولا حیضاً رواہ ابو داؤد وصحیح ابن

خزیمہ وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم وازنی واحد مختلف ابداً یافید من الجنابة متفق علیہ

مراد ابن حبان وثالثہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شجرة جنابة فانسیوا الشعر والنحو البشر ورواہ

ابوداؤد والترمذی وصحیفہ احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا ورواہ ابن ماجہ

باب التیمم

باب ہے بیان میں تیمم کے

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال اعطیت تمسلاً یعط من احد قریب نصرین بالرحیب مسیرۃ شہراً

جعلت لی الاخص مسجداً وطهوراً فایما رجل ذکرکۃ الصلوة فلیصل و ذکر

الحديث وفي حل من حدیث عند مسلم وجعلت تراباً لنا طهوراً اذا

لم یجد الماء وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند احمد وجعل التراب لی

طهوراً وعن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یخشی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبک فلم یجد الماء فتمسحت فی الصعیب کما

معاف اور روزہ کی قضاء ہے اور اس کو قرآن پڑھنا اور پڑھا نا اور اس کو باغی لگا باغی اور سوا قرآن کے ذکر تسبیح و تحمید پڑھنے اور عید گاہ میں جا کر مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کیلئے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اے محمد تم سے سو ہو وہاں اور پاک کرو مجھ اور بیت کہا اسے ابو داؤد والترمذی وصحیفہ احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا ورواہ ابن ماجہ میں ہے بیان میں تیمم کے

منع ہیں مگر امام شافعی رحمہ اور امام مالک رحمہ کے نزدیک انکے لیے مسجد میں عیون کرنا لینے انہیں سے گزر جانا جائز ہے اور حقیقہ کے نزدیک تو کہیں توں منع ہیں اور یہ حدیث انکے لیے ثبوت ہے اور جو لوگ عیون جو ان کے قائل ہیں وہ انہیں قائل ہے کہ قول الامام شافعی یہ مسئلہ لال کرنے ہیں اور اگر کوئی شخص مسجد میں سوا پاؤں اور سوا

روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قال اعطیت تمسلاً یعط من احد قریب نصرین بالرحیب مسیرۃ شہراً فرمایا میں تمہارے دو چہرے میں سے کسی کو مجھ سے پہلے مدنی مجھ کو ساتھ رکب کے ایک چہرے کی راہ سے اور جعلت لی الاخص مسجداً وطهوراً فایما رجل ذکرکۃ الصلوة فلیصل و ذکر الحديث وفي حل من حدیث عند مسلم وجعلت تراباً لنا طهوراً اذا لم یجد الماء وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند احمد وجعل التراب لی طهوراً وعن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یخشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبک فلم یجد الماء فتمسحت فی الصعیب کما علیہ وسلم نے ایک کام کو بھر مٹی ہوتا میں پس نہ پایا مٹی پانی تو یثاب میں زمین میں جیسے کہ

ہناتے کی حاجت ہو مٹی تو اس کے لیے مسجد میں سے گزرنا اور باہر آنا جائز ہے ۱۶۔ اللهم اغفر لی تسبیح من سے فیہ۔

۲۵ اور اگر تم بیمار ہو انہ صنفی شرح موطائس لکھا ہے کہ میرا قبل سے قلع و قحی ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرو اور وضو اور غسل کرنے سے کوئی امر مانع ہو تو اس وقت نماز کے لئے تیمم کرنا ضروری ہے۔ اور بیماری سے ایسی بیماری مراد ہے

وَأَجْزَأْنَاكَ صَبْرُكَ وَقَالَ لَكَ الْإِيمَانُ (رواه)

اور کافی ہے مجھ کو نماز پتیری اور فرمایا دوسرے کو تیرے لیے نواب ہے دوبار (پڑھنے کا) روایت کیا اسکو ابو داؤد اور

النسائي وعنه ابن عبيد بن عمير رضي الله تعالى عنهم ههنا في قوله عز وجل

کَنتُمْ رَضًى وَعَلَى سَفَقَاتِ

تجربہ حاصل ہوئے یا سفر نہیں گئے کہا جب کہ ہر کسی شخص کو زخم الشرفائے الہی راہ میں اور

لَقَدْ يَجْنِبُ يَتَحَفَّ أَنْ يَمُوتَ فِي غَسَلِ يَتِيمِهِمْ وَأَنَّ لَدَا زَيْفِي مَوْتُهُ

ورفع البزار وصححه ابن خزيمة والحاكم وعنه علي بن رافع رضي الله تعالى

در مرفوع کیا اسے ہزارے اور معیہ کہا اسے ابن خزمیہ اور حاکم نے اور روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ہاں! بے شک! ایک ایسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔

فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَعِزَّ عَلَى الْجَبَابِرِينَ وَرَأَى ابْنُ مَرْجَانٍ بَسْمَلَ وَكَرِهَ جِدًّا وَعَلَّقَ

سورۃ النحل

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حق میں اُس آدمی کے جیسا کہ توڑا گیا تھا صلہ سونہایا اور رکھا کہ صرف

لَقَدْ اَنزَلْنَاكَ فِي هَذِهِ سُلٰتٰنًا ۚ لَوْ كُنْتَ مِنَ الْمُنٰقِلِيْنَ

فصل در روایات و حدیث و تصانیف و تفاسیر

روایت کیا اسے ابو داؤد نے ایک سند سے کہ اس میں ضعف ہے اور اس میں اختلاف ہے ابگر ادا ہی پر

درود و ایت ہے ان عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا کہ سنت سے ہے کہ نہ پڑھے کوئی غلط

النَّيِّمِ الْأَصْلُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَتَّبِعُ بِالصَّلَاةِ الْآخِرَةِ رَوَاهُ الدَّال

ایک عیم ہے مگر ایک نفاذ یہ عیم کرے دوسری نفاذ کے لیے روایت کیا اسے دار

عقلمانی لایہ نجات

باب الحیض

باب حيفز

روایت سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فاطمہ بیٹی ابی جہش کو اسخیا ضہ

لبانہ لالہ جباران کہیا چوں کو کہتے ہیں جو لٹنی موٹی بڈی پر مانند ہے میں ۱۲ سالہ بہ واقعہ اس شعر پر سے کہ جابر مد کہتے ہیں کہ

قُطْنِي يَا سَنَا دُضِعِفَ حَدِّي

عقلمانی نے نہایت ضعیف سند سے

باب الحیون

باب حیفز کا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي جُبَيْشٍ كَانَتْ

روایت سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فاطمہ بیٹی ابی جہش کو استیضہ

سایہ خیلوں میں ایک شخص کو ایک پتھر سے زخم ہو گیا اور اسکے جدِ احتمالی کو وجہ سے ہسکونہ لڑکی کا جہت پیش آئی اس لیے سہرا ہ

مرنے کی اجازت ہے انہوں نے کہا کہ جب پانی موجود ہے تو کیم کی جراثیم نہیں اس کے عمل کیا اور وہ اس فوت ہو گیا۔ مجھے داسر
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل یا تو آپ نے دنیا کا ہنوا رہے اسکو ملاں کر دیا آخر حدیث نمبر ۱۷

[illegible]

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنْ دُمَّ الْحَيِضُ دَمَ السُّوءِ

بِزَوَائِجِهِ سَوِيًّا» رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ خون حیض کا خون سیاہ ہے

يَعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي

پہچانتا جاتا ہے سو جب بروہ تو بارہ تو نماز سے پھر جب ہو دوسرا تو وضو کر اور نماز پڑھ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ وَالتَّحَاكُمُ وَاسْتَشْكُرَهُ أَبُو حَاتِمٍ فِي

روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور حاکم نے اور حاکم نے اس کو ابو حاتم نے اور

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنْ فَرْكَانٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً

حدیث میں اسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ابو داؤد کے نزدیکی اور ترمذی کے ہاتھ لکھ لیکن میں نے صحیح کہا اسے زہری نے

فَوَرَأَى الْمَاءَ فَلَمْ تَغْتَسِلِ بِالْظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غَسَلًا وَاحِدًا أَوْ تَغْتَسِلِ الْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ

پانی پر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل اور غسل کرے مغرب اور عشاء کے لیے

غَسَلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلِ بِالْفَجْرِ غَسَلًا وَاحِدًا أَوْ تَوَضَّأُ فَيَمْلَأُ بَيْنَ ذَلِكَ وَغَسَلَتِ

ایک غسل اور غسل کرے فجر کے لیے ایک غسل اور وضو کرے ان کے بیچ میں اور روایت ہے محمد

بْنُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا سَاحِلًا خُرَيْصَةً كَثِيرَةً لِلَّهِ يَدَةً فَأَيَّتِ

بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ مجھے سنا ہے کہ کچھ عورتیں آتا تھا بہت شدت سے سو آنی میں

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَتْهُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْعَتَانِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَخُصِّي

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ دو سے دو چھوٹی آپ سے سو فرمایا مقرر یہ جو کہ مارنا ہے شیطان کا سو تو بھڑو

يَسْتَأْذِنُكُمْ أَوْ سَبْعَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا اسْتَقْبَلَتْ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعَشْرِينَ

بھڑو دن یا سات دن پھر تو نہا سو جب تو پاک ہو تو نماز پڑھ چوبیس

أَوَّلَاتٍ وَعَشْرِينَ وَصَوِّي وَصَلِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْزِيكَ وَكَذَاكَ فَأَمَّا كُلُّ شَيْءٍ

پانچویں دن رات اور روزہ رکھ اور نماز پڑھ کہ بیشک یہ کفایت کرے گا چھ تو اس طرح تو کر رہی ہیں

كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النَّسَاءَ فَإِنْ قَوِيَ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلَ الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِ

جب کہ جسے دلی ہو تو اگر طاقت رکھے تو ظہر کو رکھے اور عصر کو رکھے پھر نہا دے

حِينَ ظَهَرَ زَوْصِلَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تَوَخَّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعْجِلِي الْعِشَاءَ

جب کہ ماگ ہو دے اور پڑھے تو ظہر اور عصر کو ملا کر پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں

ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتُعْجِلِينَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ فَأَقْبَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْرِ وَتَصَلِّيْنَ

پھر نہا دے تو اور جمع کرے تو دو نمازوں میں سو کر اور نہا دے تو فجر کو اور نماز پڑھے تو نماز

وَهُوَ الْحَبُّ الْأَكْبَرُ رَوَاهُ أَحْمَدُ إِلَّا النَّسَاءَ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ وَاسْتَشْكُرَهُ

اور یہ بہت پسندیدہ ہے دونوں باتوں میں سے میری نزدیک روایت کیا اسے ابی حنبلہ نے سوائے نسائی کے اور صحیح کہا اسے زہری نے

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِمَّنْ جَاءَتْ بِنْتُ جَحْشٍ نَسِيَتَا

بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ دو عورتیں آئی بنت جحش نے شکہ کیا

اس قول سے سنا میں نے

اسی انداز میں خون کو کہتے ہیں جو عادت کے دنوں کا

پڑا جہاں سے اسے

تو کہہ دو تو خری نظر

اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مستحکم ہونا چاہئے

لیکن تین غسل کرے

ایک غسل سے ظہر اور عصر

کو جمع کر کے پڑھے اور ایک

غسل سے مغرب اور عشاء

کو جمع کر کے پڑھے اور ایک

غسل سے نماز فجر کے لیے

ایک اس طرح سے ہر روز

تین دفعہ غسل کرنا واجب

نہیں کیونکہ اس سے پہلے

حدیث میں جو قاطعہ

بنت ابی جحش سے مروی

ہے اس میں کہ حضرت نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو

ہر نماز کے لیے صرف

وضو کر کے نماز پڑھا

پس دونوں حدیثوں میں

تفصیل اس طرح ہو سکتی

کہ مستحکم کیے گئے

معذرت کی طرح ہر نماز

کے وقت وضو کرنا فرض

اور ضروری ہے اور میں

وقت غسل کرنا مستحب

اور افضل ہے اور یہ

بطور علاج یا زیادہ

نظارت اور صفائی

کے خیال سے ارشاد

فرمایا ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

لحد قول انہی ہر گز نہ کہہا کہ خطای نہ نے مراد ساتھ سجدہ کے رکعت ہے چنانچہ سجدہ کے اور رکعت کے اور رکعت پوری وہ ہے کہ کثرت
 سجدہ کے ہو اسی وجہ سے اسکو سجدہ کہتے ہیں ہر مسکن انجام ملکہ تو رات سجدہ اور صبحے نماز نفل بعد نماز صبح اور عصر کے ناجائز بلکہ حرام

چند رکعتیں
 اگر کھانا ہو یا دوسری کو
 پڑھنا ان کا بعد قلموں
 کے منع نہیں اور بعد
 طلوع آفتاب کے بھی
 پڑھنا انکار کیا ہے
 کہ قول ان بقبر
 مراد دفن کرتے سے اس
 حدیث میں نماز حجازہ
 ہے اور جھنوں نے
 کہا ہے کہ مراد اس سے
 دفن بیت آقوی
 اس سے ہوگی کہ مٹھا
 ہوں وقتوں میں دفن
 کرے اور اگر تقدیر
 ایسے وقتوں میں اتفاق
 دفن بیت کا پڑ جاوے
 تو بلا اتفاق جائز ہے
 ہر مسکن انجام ملکہ
 قول والہم الاثنی الخ
 حکم دوسرا بھی وقت زوال
 آفتاب کے نماز پڑھنے
 سے ہے اور یہ امام شافعی
 رحمہ کے نزدیک نہ جمعہ
 کے درست ہے جیسا کہ
 مصنف رحمہ نے اشارہ
 کیا ہے طرف حدیث
 ابوہریرہ رضی کی اور وہ
 حدیث مذکور کو مخصوص
 شہر نہیں ہے
 یہی ہے کہ کہا کہ حدیث
 میں غایت سے خاصہ دو
 رکعت مراد ہیں جو بیت اشرف
 کے طواف کے بعد پڑھی
 جاتی ہیں اور یہی ہو
 سکتا ہے کہ عام طور پر
 تمام نمازیں مراد ہوں
 ہیں مطلقاً کہہا ہے

تَعَالَى عَنْهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ حَالِيْهِ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ صُلْبِيْ رَكَعًا
 قبل ان تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحُ وَمِنْ اَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ الْعَصْرُ قَبْلَ اَنْ
 تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رِوَايَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
 عَنْهَا لَوْ قَالَ سَجْدَةٌ بَدَلُ رَكَعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالسَّجْدَةُ اِنَّمَا هِيَ اَلْوَكْعَةُ وَهِيَ
 اَلْمُسْبِيْغَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ
 الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفَطْمِيْلَةُ صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
 وَهِيَ تَحْتِ عَقِبِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَرَكَتْ سَاعَاتٍ كَانَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي فِيْهَا اَنْ تَصُومَ فِيْهَا وَتَقْرَأَ فِيْهَا مِنْ مَّوَاتِنَ حِينَ تَطْلُعُ
 الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْفَعَ وَحِينَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَزُوْلَ الشَّمْسُ
 وَحِينَ تَقْبِضُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ الْحُكْمُ الثَّانِي عِنْدَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ
 تَعَالٰى مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِسَبْدِ ضَعِيْفٍ وَزَادَ اَلْيَوْمَ الْجُمُعَةُ وَكَذَا
 اَلْيَوْمَ دَاوُدُ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَعَوْا اَحَدًا
 طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ وَنَهَارٍ وَاهْلُ الْبَيْتِ
 اَكْرَمُ النَّاسِ

نفل قوی ہے نواری نے کہا کہ ابو داؤد کی روایت سے دوسرے قول کی تائید ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کو منع نہ کرو کہ وہ جس وقت
 چاہے بہت اللہ کا حواف کرسے اور رات اور دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے جبہور بھی کی احادیث کی وجہ سے ان اوقات میں جن میں نماز پڑھنے
 کی توفیق آتی ہے کہ میں بھی نماز نفل کو کر دے کہ میں کسی وقت نماز نفل کر دے کہ وہ نہیں انکی دلیل یہ حدیث ہے اور جبکہ

أَمَّا سَلَامٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ

پھر آئے سمیرت کھریں پس پڑھیں دور گمنیں سو بوجھ میں نے اُن سے سو زباں کا مشغول کیا گیا تھا میں دور کوٹ سے فہر کے بعد کہ

عَنْ مَا يَشْتَرِي فِي اللَّهِ تَعَالَى غَيْرَ بِمَحْذُورٍ

باب اذا نكح

وَاَنَا نَأْمُرُ بِحُلِّ قَوْلِ اللَّهِ الْكِبَرُ اللَّهُ الْكَرُوفُ الْأَذَانُ بِأَمْرِ الشَّيْخِ

ساتھ بغیر جیم کے اور اقامت ایک ایک بار ساقی قاسم الصلوٰۃ کے کہا عبداللہ نے جب صبح کی میں نے

محمد وأبو داود وصحاح الترمذي وابن خزيمة وزاد أحمد آخره قصه قول

اِنَّ رَانَ كَانُوا فِيْهِ لَمِنْ خَيْرٍ كَيْفَ الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ النِّعَمِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ

بی محمد و آلہ علیہ السلام علیہم السلام

فقط و رواه الخمسة فلزكوه ثربا وعن انس رضي الله تعالى عنه

کے ہیں کہ انھوں نے ان شاء اللہ فی الترتیب ترجیح کے معنی میں دوبار گہنا شہادتیں کا ۱۲ قول ذکر التفسیر الخ کے ہیں جیسے اذان کے ابتدا میں اللہ کا ذکر بھی صرف دوبار انھوں نے ذکر کیا ہے کہ تفسیر کو چار گہنا صحیح ہے جیسا کہ پانچویں ذکر کیا ہے

بعد از پختن سے منہ
 کرتے تھے اور احمد شہ
 اس جو یہ آیا ہے کہ میں نے
 بعد کی دو رکعتیں پڑھنے
 سے مشغول کیا گیا تو اسکی
 تفصیل ہے کہ آنحضرت
 صلعم نے فرمایا ہے کہ غلہ
 غلہ القس کے چند آدمی
 کھیر پاس گئے تھے انکے
 ساتھ ضروری اٹھ گویاں
 مصروف رہے اور تریزی
 نے ابن عباس سے روئے
 آیا ہے کہ آپ کے پاس کچھ مال
 آیا تھا اس کے تقسیم کرنے
 میں مشغول ہے ۳ غلہ
 شاہ ربیع الدین دہلوی
 نے لکھا کہ اس ماحول یہ
 ترتیب کے ساتھ اذان کے
 کھ کھ سامورہ قیصر میں
 ہیں یعنی انکو اسی ترتیب
 کے ساتھ کہنا ضروری
 ہے جو حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم
 ہوئی ہے ان میں کسی و
 بیشی اور لغو و تبدل
 درست نہیں یہ لکھا ہے
 بعد از نماز میں نیز انصار
 و مہاجرین جو یہاں پہنچتے
 تھے ان کے لئے سے معلوم
 وہاں حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کو یہاں میں معلوم
 سے ہوئی بعد ازاں اس
 ان حضرت شمع سے انہر
 اور حضرت خانی کو اور فرمایا
 یہ کہ یہ نوا چاہے جس
 بھی کامرتہ جان جو
 چہاں قرآن مجید میں بھی
 فان لا رن اشارے

اور دو قافلات سے اور اسی کے لئے ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے میں نے اپنے اسیر علی

اور دو قافلات سے اور اسی کے لئے ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے میں نے اپنے اسیر علی

سہ قولہ لم یضاد الخ یہ حدیث معارض ہے ساتھ حدیث جابر بن عبد اللہ کہ اس میں غیث ایک اذان اور دو اقامت کا ہے اور اس میں غیث کا
 کی ہے جو کہی مقدم حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو کہی وقت مقدم ہوتا ہے باقی ہے اس کا اختتام سہ قولہ بلال اذان حدیث سے معلوم

واللہ وسلم بین المغرب والعشاء یلقانہ واحدة وزاد ابوداود وکل صلوة
 وکل صلوة میں ہے کہ ایک اقامت تھی اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ہر نماز کے واسطے

فی رواية له ولم یباید فی واحدة منہما وعن ابن عمر وعائشہ رضی
 اور ایک روایت میں ہے واسطے ابوداؤد کے اور اذان نہ کہی تھی ایک میں اذان دونوں کو اور روایت ہے ابن عمر اور عائشہ

اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلا لارنہ
 یعنی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہیں بلال رنہ

یوزن بیل فکوا واشربوا ختینا دی بن ام مکتوم وکان خبلا علیہ
 اذان کہتا ہے رات کو سہ سو گیا اور تیر جب تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم رنہ اور بخاواہ اندھا آدمی اذان

یناد ختینا یقال اجبت اجبت متفق علیہ فی اخرہ اذ راج وعین ابن عمر
 نہ کہتا تھا کہ کہا جاتا تھا کہ تونے صبح کی تونے متفق علیہ اور اس کے اذان ہے اور روایت ہے ابن عمر

ان یلا اذن قبل الفجر فآثرہ التمس صلی اللہ علیہ وسلم ان یزجر فیناد
 کہ کہیں بلال رنہ اذان ہی تھ پہلے فجر سے پہلے حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر جاوے اور پکارے

الان العبد نام رواہ ابوداود وضعفہ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
 سہ جو مقدمینہ سو گیا کھاروایت کیا اسے ابوداؤد نے اور حدیث کہا اس کو اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلا اذن
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب سنوتم اذان کو

فقولوا امین ما قال المؤذن متفق علیہ للبخاری عن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ
 فقولوا امین ما قال المؤذن متفق علیہ ہے اور بخاری کے لیے روایت ہے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ وسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی فضل لقول كما یقول المؤذن کلمۃ
 عنہ سے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

کلمۃ یسوا الحیعتین فیقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ وعن عثمان
 کلمۃ یسوا الحیعتین فیقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ وعن عثمان

ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اجعلنی امام قومی فقال انت امامهم واقم باضعفهم ولینما مؤذنا لا
 بناؤں مجھے امام میری قوم کا سو فرمایا تو امام ہے انکار و انانت کر سہ ان کے نہایت کے ناخو اور مقرر کر ایسا مؤذن کہ

باخذ علی اذانہ اجرا خیرا حسنا وحسنا للربین وصحیحا لخاصک و عن
 نے اپنے اذان کہنے پر مزدوری عہ نکالا اسے انہوں نے حسن کہا اسے تیر نے اور پھر کہا اسے خاص لے اور روایت ہے

مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لنا النبی صلی اللہ علیہ
 مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

ما لک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کی تو فرمایا اور تیسرے ۱۲ سہ قولہ انتم باضعفہم الخ یعنی امامت میں ضعیفوں کی ربات کو رت اور دوسرے ارکان نماز

اس لیے عین ذکر کہ جس سے ضعیفوں کو تکلیف ہو اور انہوں کو معلوم ہو اور ان کے کرجا سے نماز پڑھنا بھی مجھو راس ۱۲ اس کا اختتام سہ
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کو اذان کہنے پر اگر رب اور بخاواہ نہیں لینا چاہیے ۱۲-۱۱

یہاں تک کہ حضرت علیہ السلام
 پہلے اذان دیتا اور دو رکعت
 بعد فجر کے پینے صبح صادق
 کے وقت اور قال یونان
 رمضان شریف میں بھی
 ایک مؤذن واسطے صحیح
 کہنے کے اذان کہتا اور
 دوسرا نماز پڑھنے کی اذان
 کہتا اور مذہب شافعیہ کا
 یہ ہے کہ ایک مسجد میں دو
 مؤذن مقرر کرنے چاہیے
 تاکہ ایک نماز تہجد کیے
 اور دوسرا بعد صبح صادق
 کے اذان کہے اس کے بعد
 سہ حدیث سے معلوم
 ہوا کہ اگر کسی نماز کو دو
 اسکے وقت سے پہلے اذان
 کہو جائے تو اس کے لینے پر
 دو نماز اذان کہنا چاہیے
 سہ جب مؤذن ان کے
 قرائے ساتھ ساتھ اذان
 کے کلمات کہتے جانا سنت
 ہے اور طرح کہنے سے
 اذان کہنے کا ثواب ملتا
 ہے البتہ فی علی الصلوٰۃ
 کے بجائے لا حول ولا
 قوۃ الا باللہ اور صحیح ہے
 الغل کے بجائے لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ علی
 والظیم کہنا چاہیے اور
 فجر کی اذان میں الصلوٰۃ
 غیر نماز کے جو ایسا
 سہ وقت و بہت کثرت
 سنوں سے ۲۰
 چنانچہ چار گنا سے
 اور شرط تہذیب کی اگر

یہاں تک کہ حضرت علیہ السلام
 پہلے اذان دیتا اور دو رکعت
 بعد فجر کے پینے صبح صادق
 کے وقت اور قال یونان
 رمضان شریف میں بھی
 ایک مؤذن واسطے صحیح
 کہنے کے اذان کہتا اور
 دوسرا نماز پڑھنے کی اذان
 کہتا اور مذہب شافعیہ کا
 یہ ہے کہ ایک مسجد میں دو
 مؤذن مقرر کرنے چاہیے
 تاکہ ایک نماز تہجد کیے
 اور دوسرا بعد صبح صادق
 کے اذان کہے اس کے بعد
 سہ حدیث سے معلوم
 ہوا کہ اگر کسی نماز کو دو
 اسکے وقت سے پہلے اذان
 کہو جائے تو اس کے لینے پر
 دو نماز اذان کہنا چاہیے
 سہ جب مؤذن ان کے
 قرائے ساتھ ساتھ اذان
 کے کلمات کہتے جانا سنت
 ہے اور طرح کہنے سے
 اذان کہنے کا ثواب ملتا
 ہے البتہ فی علی الصلوٰۃ
 کے بجائے لا حول ولا
 قوۃ الا باللہ اور صحیح ہے
 الغل کے بجائے لا حول
 ولا قوۃ الا باللہ علی
 والظیم کہنا چاہیے اور
 فجر کی اذان میں الصلوٰۃ
 غیر نماز کے جو ایسا
 سہ وقت و بہت کثرت
 سنوں سے ۲۰
 چنانچہ چار گنا سے
 اور شرط تہذیب کی اگر

۳۵ یہ ایک طویل حدیث ہے۔ پوری حدیث دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں بھی جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا سنت ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے راوی مالک رحمہ اللہ جو حدیث احکام دین کی تعلیم حاصل کرنے کے واسطے کچھ نہیں دے

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تھے جب آپ سے رخصت ہو کر واپس لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور دوسرے شخص سے چھٹیں علم دین سے زیادہ اور افضل ہو وہ امامت کرے اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ اذان کو مختصر نہیں کرنا چاہیے تاکہ وہ نہ چھوٹ جائے اور تمام کلمات کو بلند آواز کے ساتھ ادا کرنے میں وقت نہ ہو۔ دوسرا یہ کہ تکبیر کے کلمات جلدی کہنے چاہیے کہ ان کو زیادہ بلند آواز کے ساتھ کہنے کی ضرورت نہیں تبصر یہ کہ اذان اور تکبیر میں اس قدر وقفہ کرنا اور ٹھہرنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو یا قضا ہے حاجت کو گیا ہو تو وہ کھانا کھائے اور قضا کی حاجت سے خارج ہو کر وضوء کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو سکے

وَاللَّهِ سُبْحَانَكَ إِذَا حَضَرْتَ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ لَكَ أَحَدُ كُفَرًا حَيْثُ أَخْرَجَ
 اذان کہنے کے وقت نماز کا آئے وقت نماز کا اذان کہنے کے واسطے تمہارے ایک میں سے لے آؤ حدیث تک نکالا ہے

السَّبْعَةِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ساتوں نے اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمَّا قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا أَذِنْتُ فَارْسَلْ وَإِذَا أَقَمْتُ فَاحْدُ واجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ
 وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کہ جب اذان کہے تو میری طرف سے کہہ اور جب اقامت کہے تو جلدی کہہ اور اگر درمیان اپنی اذان

وَأَقَامَتِكَ قَدْ رَأَيْتُهُ أَهْلًا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّفَهُ
 اور اقامت کے اتنی دیر کہ قرآن پڑھ کرے کھالے والا لایہ کھالے سے لے آؤ حدیث تک روایت کیا ہے ترمذی نے اور ضعیف

وَلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 اور اسی کے لیے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يُؤْذِنُ إِلَّا مُتَوَضِّئًا وَصَحَّفَهُ أَيضًا وَلَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ
 اذان نہ کہے مگر جو وضو والا ہو صحیح اور ضعیف کیلئے بھی اور اسی کے لیے روایت ہے زید بن حارث رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ ذَنْ هُوَ يَتَوَضَّئُ
 تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جس نے اذان ہی سوچی اقامت کے وقت

وَصَحَّفَهُ أَيضًا وَلَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
 اور اسے بھی ضعیف کہا اور ابو ہریرہ کے لیے ہے عبد اللہ بن زید کی حدیث میں کہ اس نے کہا میں نے خواب دیکھا تھا کہ

يَعْنِي الْأَذَانَ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَلَمْ أَتُ وَأَنْتَ وَفِيهِ ضَعْفٌ أَيضًا وَعَنْ
 یعنی اذان کو اور میں نے اس کے کہنے کی ارادہ رکھت تھا فرمایا سو تو اقامت کہہ دے اور اس میں بھی ضعیف ہے اور روایت ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْمُؤْذِنُ أَمْلَكَ بِالْأَذَانِ وَالْأَقَامُ أَمْلَكَ بِالْأَقَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَصَحَّفَهُ
 مؤذن زیادہ حق دار ہے اذان کا اور امام زیادہ حق دار ہے اقامت کا روایت کیا ہے ابن عدی نے اور ضعیف کہا ہے

وَلَبَّيْ هِيَ نَحْوُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَعَنْ نَسْرِ بْنِ كَالٍ
 اور بھی کے لیے اس طرح ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے اپنے کلام سے۔ اور روایت ہے انس بن مالک

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد ہوتا

الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّفَهُ ابْنُ حُرَيْمٍ وَعَنْ
 دعا اذان اور اقامت کے بیچ میں روایت کیا ہے نسائی نے اور صحیح کہا ابن حُریم نے اور روایت ہے

جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اسی واسطے بعض علماء کہتے ہیں کہ جابر کھاتے پڑھنے کے برابر وقفہ کرنا چاہیے ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان وضو کے ساتھ کہنا مسنون ہے ۱۳ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے تکبیر بھی وہی کہے یا اگر وہ دوسرے کو اجازت دیدے تو دوسرا شخص کہہ دے ۱۴۔ واللہ ہم غفر لکاتبہ ولن سے فی سہرہ لوالدہم جمعین آمین ۱۵

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان سننے کے بعد اس عار کا پڑھنا سنت ہے اور اس کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ اس کے پڑھنے پر ۳۴

والا جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان سن کر اذان سننے کے بعد اس عار کا پڑھنا سنت ہے اور اس کے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ اس کے پڑھنے پر ۳۴

قَالَ جَنَّ كَيْسَ عَالِيَهُم رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّانِيَّةُ وَالصَّلَاةُ لِقَائِهِ

اَنْتُمْ كَالْوَسِيلَةِ وَالْقَضِيَّةِ وَابْعَثْ مُقَامًا فَيُودِي لَكَ وَصَدَّتْ حَلَّتْ

لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اخْرَجَهُ الرَّبُّ

ہوئی ہے واسطے اس کے شفاعت میری قیامت کے دن لے لکھا اسے چاروں نے

بَابُ شَرْوِطِ الصَّلَاةِ

باب ہے نماز کی شرطوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ

لے قول خان لم یکن الا یہ اس پر دلیل ہے کہ ہر چیز کا ستر کا لی ہے ۱۲ اس کی حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے آگے سے خواہ کوئی چیز گزرے اس کی نماز
 قاسم میں ہوتی ہمارے گزرنے سے حضور قلب میں ملل آیا ہے پس جن مہر میں ملے یہ ہے کہ عورت گزرے اور کالے کتے کے گزرنے سے نماز
 ٹوٹ جاتی ہے تو کیا مطلب
 یہی کہ نماز کے ضمنی وقتوں میں بھی نماز کا ہے ۱۳ اس
 قول ہے ابو سعید بن جبیر
 اس حدیث کو اس میں نہیں ذکر
 کرتے سے نکلتا ہے کہ کوئی گھر
 پر اندھ رکھنا اس لیے منع
 ہے کہ یہ عاجزی کے خلاف
 ہے ۱۴ قول ابن
 ابی اسیر بن عمر بن عبد
 بن مسعود کہ اگر نماز کے
 کمال میں سنت تھے۔
 اور ابن عباس سے منقول ہے
 ہر یہ رہنے سے بھی ایسا ہی
 موعی ہے تو اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ جب کھانا
 موجود ہو اور بھوک قاب
 ہوں تو مغرب کی نماز کے
 پیشتر کھانا کھالینا چاہیے
 جو روایات ابن مسعود سے
 ہیں اللہ علیہ السلام کے
 اس حکم کو مستحب ہونے پر
 عمل کرتے ہیں۔ مگر حکم
 اس وقت ہے کہ جب نماز
 کا وقت کافی اور زیادہ
 ہو۔ اور اگر نماز کا وقت
 تنگ ہو تو پہلے نماز پڑھ
 جائے۔ اور وقت کے
 وضع ہونے کی صورت
 میں کھانا پہلے کھالینے
 کا ارشاد ایسا ہی ہوا ہے
 کہ آدمی بیگمیری کے ساتھ
 نماز ادا کر لے اور کھانے
 کی طرف اس کا خیال نہ
 رہے جو نماز کے ختم ہونے
 و خشوع اور حضور قلب
 میں خلل ڈالنے والا ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ رَوَايَتَ هِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ذَا صَلَاةٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ دُخَانٍ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصَبْ

عَصَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَنْظُرْ خَطَاةَ مَنْ يَمُنُّ بِكَ مِنْ خُرُوجِكَ

[illegible]

میں سخت نفی ہے اور سخت وعید ہے غارت خانہ کی طرف بر نظر کرنے سے اور ملک اس پر راجہ غفلت کیا ہے اور ہندی حوام کرتے غارت خانہ رہتی ہے +

اسے تو اس میں جو خیر نکلیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر کسب و کار میں شریعت کے مطابق اور برائی اور ایمان کے مطابق
 اور نبی کی حدیث روایت کی ہے وہ اس پر عمل ہے کہ جاہلیت کے اشرار جنہیں انہوں نے منہ میں درو اور ہوا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ مَا يَكْفُرُ بِهِ فَيَقُولُ

لَا رَدَّ هَا لِلَّهِ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَرْبَعٍ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي

السُّبْحِ فَقُولُوا لَا أَرَبَ إِلَّا اللَّهُ تَبَارَكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَحَسَنٌ وَعَنْ حَكِيمٍ

أَنْ جَزَاءَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَامُ

الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَسْتَقْدَرُ فِيهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَبُسَيْدٌ وَصَرِيْفٌ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِجِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

فَضْرَبَ عَلَيْهِ سَوْالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفِيَ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعْلَمَ

مَنْ قَرِيبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ يَكُنْ يَسْتَرْنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحِشْيَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعْلَمَ

عَلَيْهِ وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ وَلِيْدَةَ سُودَةَ كَانَتْ تَكْتُمُ

فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَتْ تَأْتِيهِ فَتَحْدِثُ عِنْدَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

أَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگر وہ کسی نے حسان کو کہہ دیا کہ تم لوگوں کی بات کی ہے کہ جاہلیت کے اشرار جنہیں انہوں نے منہ میں درو اور ہوا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے کسی مرد کو کہ وہ بونڈے کم ہوئی ہے تو کہے
 لا رَدَّ ہا للہ علیک فإن المسجد لم یَنْزِلْ إِلَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَرْبَعٍ
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے کسی مرد کو کہ وہ بونڈے کم ہوئی ہے تو کہے
 السُّبْحِ فَقُولُوا لَا أَرَبَ إِلَّا اللَّهُ تَبَارَكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَحَسَنٌ وَعَنْ حَكِيمٍ
 میں تو کہوں سو مند کرے اللہ تبارک کو کہے روایت کیا ہے انسانی نے اور حسن کہا ہے۔ اور روایت ہے حکیم
 أَنْ جَزَاءَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَامُ
 ابن عزام نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم نہ کیا دیں
 الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَسْتَقْدَرُ فِيهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَبُسَيْدٌ وَصَرِيْفٌ
 حدیث مسجد میں اور نقصان یا جائے ان میں روایت کیا ہے احمد اور ابو داؤد نے سند ضعیف سے
 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِجِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ
 اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ زخم پہنچا سعد کو خندق کے دن
 فَضْرَبَ عَلَيْهِ سَوْالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفِيَ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعْلَمَ
 سوچیں کھڑا کیا کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں تاکہ عبادت کریں اس کی
 مَنْ قَرِيبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نزدیک سے متفق علیہ ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وَلَمْ يَكُنْ يَسْتَرْنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحِشْيَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ لِيَعْلَمَ
 کو بھیلے ہوئے تھا اور میں دیکھتی تھی عیشوں کو کہ کھیلنے تھے مسجد میں لڑے آخر حدیث تک یہ حدیث متفق
 عَلَيْهِ وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ وَلِيْدَةَ سُودَةَ كَانَتْ تَكْتُمُ
 علیہ ہے۔ اور ان ہی سے روایت ہے راضی ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے کہ ایک سیاہ فام لڑکی کے لیے مسجد میں
 فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَتْ تَأْتِيهِ فَتَحْدِثُ عِنْدَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
 ایک مسجد تھا سو وہ آتی تھی میرے پاس اور باتیں کرتی تھی میرے نزدیک آخر حدیث تک یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت
 أَبُو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ رَضِيَ اللَّهُ
 تھوکتا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اسکا دن کرتا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور ہی کہ روایت ہوئی اللہ

بلکہ عام مسلمانوں کو اس کی حاجت بھی نہیں ہے اور اس میں مصلحت ہے اس لیے مسجد میں جائز ہوا زیادہ تفصیل کی مسجد قائم میں کہ ۱۷۰۰
 الحدیث اور باقی حدیث اخیر تک بخاری میں ہے یہاں سے مقصود تھا کہ مسجد میں بویا عورت کا رہنا اور خیمہ لگانا جائز ہے

اللہ قول لا تقوم الساعة یہ صحیح علامات قیامت میں ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مسجد بنانے میں تحرکات علامات قیامت میں سے ہے اور اولیٰ
 دن کی بنا ہی ہے ۱۲۔ ۱۱۔ قول را مارتا اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ مسجدوں میں نقش و نگار کرنا جیسے کہ یہود کرتے ہیں حرام ہے کیونکہ مسجد

تَعَالَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنَى ثَلَاثُونَ

مسجدوں میں کہنا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم نہ ہوگی قیامت یہ اس وقت تک کہ آپس میں پچاس لوگ

فِي الْمَسْجِدِ أَخْرَجَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَحُكِّيَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ ابْنِ

مسجدوں میں نکالا ہے پانچویں نے سواثر ہزی کے اور صحیح کہا ہے ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنَى ثَلَاثُونَ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچیس کو

أَرْبَعٌ يَتَشَبَّهُنَّ الْمَسْجِدَ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَحُكِّيَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ ابْنِ

مسجدوں کے چاروں کی طرح ہیں ہوا ہے کالاس کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے اس

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنَى ثَلَاثُونَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچیس کے لئے

عَلَى أَجْوَافِهِمْ حَتَّى الْقَذَاةُ يَخْرُجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

محمد بن یحییٰ اسبت کے ایک تنگ کام ایک تنگ بھی جو نکال پھینکے لئے آدمی مسجد سے روایت کیا ہے ابو داؤد

وَالزَّيْنَبِيُّ وَالسَّخَرِيُّ وَحُكِّيَ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَعَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ابو زبیری نے اور غریب جانا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے۔ اور روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب آوے کوئی ایک کہ میں سے

الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مسجد میں نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعت نہ پڑھے تہہ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

باب بیان میں صفت نماز کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ عقیق بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ أَوْضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ لِقِبْلَتِكَ فَإِنْ

فرمایا جب اٹھے تو نماز کو تو پورا کر وضو، پھر منہ کر قبلہ اور گھبراہٹ

ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسرَ مِنْ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رِجْلَاكَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى

پھر پڑھ جو تیرے ہر دو قرآن سے پھر رکوع کر پھر نماز کو آرام کیجئے تو رکعت میں پھر سر اٹھا کر

تَقْبِلْ قَائِمًا ثُمَّ سَبِّحْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رِجْلَاكَ

مہر کہڑا ہوئی تو سجدہ کر بیٹھا تک کہ زمین پر نہ آئے پھر اٹھا تو سر کو سامنے کر لیٹاں حاصل کرے تو بیٹھے میں

ثُمَّ سَبِّحْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا أَخْرَجَهُ

پھر سجدہ کر بیٹھا تک کہ زمین پر نہ آئے پھر اٹھا تو سر کو سامنے کر لیٹاں حاصل کرے تو بیٹھے میں

مسجد میں بنانے سے گولی
 کاری اور سردی سے
 ڈانڈنا ہے اور مسجد کی
 زینت سے نماز میں دل کا
 حضور جاتا رہتا ہے
 ۱۱۔ قول خدا تعالیٰ
 ظاہر ہے کہ یہ حدیث
 حقیقہ مسجد میں شافعی کا
 مذہب ہے کہ یہ واجب ہیں
 اور چہرہ کا مذہب ہے
 مسجد میں دروازہ ہر
 حدیث کا یہ ہے کہ جو وقت
 چاہے ادا کرے خواہ
 وقت کراہت کا ہو
 میں علماء کا ہفتا
 بعض علماء مکر وہ وقت
 میں منع کرتے ہیں ۱۲
 ۱۱۔ قول خدا تعالیٰ
 اس میں دلیل ہے ہر کہ
 قرات قرآن فاتحہ ہر
 یا سوا اسکے واجب ہے
 اور ظاہر یہ ہے کہ اگر
 فاتحہ کے سوا قرآن پڑھے
 تو کافی ہے تو رکعتیں
 آگے آئے گی ۱۲
 سے قندل الیحدیث
 سے نکلتا ہے کہ رکوع
 کے بعد سر اٹھانا اہل حدیث
 رہنا اطمینان سے اور
 ایسا ہی سجدہ اطمینان
 کرنا اور دونوں سجدوں میں
 اطمینان سے سر اٹھانا
 ہے یہاں نسوس ہے ان
 لوگوں پر جو نماز میں
 جلد رکوع اور سجدہ میں
 سے ادا نہیں کرتے بلکہ
 جلدی جلدی نماز کو پورا کر
 کی طرح پڑھتے ہیں ایسے

کے حق میں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو سب بڑے جو ہیں کہ نماز میں چری کرتے ہیں اپنے اسکو حلا کر کے پڑھتے ہیں ۱۲

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّمْرِ وَالْحَصْرِ فَحَزَرَ نَاقِيَةً فِي رُكْعَتَيْنِ أَوْ كُنَّ

اسمہ علیہ السلام کے نام اور خط میں سوا نوازہ کی بجائے قیام کو ان کے پہلی دور کتوں میں

مِنْهُمْ قَدْ آتَىٰ نَزِيلٌ السَّجْدَةِ وَفِي أَحَدٍ مِنْهُ الْتَصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَفِي الْوَلِيِّ

خمس کے	تھمر کے دین پھلی کے برابر	اور پھلی ددر گت میں	نصفت پر	اس کے
--------	---------------------------	---------------------	---------	-------

فَوَادِ مَسْلُوقٍ وَخَنَ سَلِيمَانَ بْنِ إِسْرَافِيلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اور روایت ہے سلمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہ قتلانا

سَمْعُكَ يَا رَبِّ يَسْمَعُ | الْحَقُّ يَكْفِي لِي مَعْرَبٌ | هَذَا رِجْلُكَ

فَالْعَمَلُ كَوَسْطِهِ وَفِي الصَّبْرِ يَطْوِلُهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اور صبح میں طواف مفصل میں وسط مفصل اور عصر میں طواف مفصل

صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَحَدَ أَتْبَاعِ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۰

سورة التيسار في اسناد صحيح - اور روايت ہے جبریل بن عقیل نے اپنے اہل بیت سے کہ کیا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ بِأُتُورِ مَنَاقِبِهِ

بڑھتے تھے مغرب میں سورہ طور آئے یہ حدیث متفق تالیف ہے۔ اور

من بني عمره رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ

[illegible]

زین الجرحی جمعہ کے دن الم تنزیل السجود اور سورہ اہل النبی علی اللہ بہ حدیث متفق

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ أَمْرٌ مُبِينٌ

۱۳۰۰

عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَدْ خَلَقْنَاكَ فَكُنْ لَنَا عَيْنًا وَنُفْسًا وَهَلْ كُنَّا بِكَ

سود گزرتی آیت رحمت کی مگر توقف کرتے اس پاس دعا کرتے اور گزرتی آیت

هذا الاغوذون اخرج من الجنة وحسنه الزفيل ومن ربي عيسى

مگر یہاں مانتے اس سے نکالا اسے پانچوں سے اور حسن نہیں آیا اسکو ترمیزی نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی

Figure 6

سورت اہم طرح سے بالتعمین پڑھنی چاہیے اور جہاں کہ تعمین ہر دو یہی فرض ہوا نفل اُن جو کچھ قرأتِ قرآن سے آسان معلوم ہووے وہی پڑھے البتہ غلط

لله نكالى عنها فان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اوتى بيتك ان فؤاد

الْقُرْآنُ كَلِمَاتٌ أَوْ سَاجِدًا أَوْ قَائِمًا الرَّكُوعُ قَعِظُوا فِيهِ لِلَّهِ وَالْأَمَّا السُّجُودُ فَخَيْرٌ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تُكْرَهُ

فَإِنَّكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ
 انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے اپنے رُکوع اور سُجود میں پاک ہے تو

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَجَمَدِ الْاَلَمِ اَعِزَّنِي مُتَّقٍ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

سَمِعْتُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُدَبِّرُ

یَقُولُ لَمْ يَكُنْ جِبْرِيلَ لَمْ يَقُولْ تَمَتَّ لِلَّهِ مَرْحَلَةٌ حِينَ رُفِعَ صُلْبُهُ مِنْ رُكُوعِ
 دُفْنِ بَحْرِ عَجَبِ كَرَامَةِ دَقِيقِ بَحْرِ كَيْفَةِ حُجْرَةِ لَبَّاءِ لَقَائِهِ بَيْنَ تَقَرُّبِ كِيَاكِ جَبَلِ بَلَدِ كَرَمَةِ اِيْمَانِي بَيْتِهِ رُكُوعِ

پھر کہیں ٹوٹے ہوئے کسی اور شخص کو ہی متعلق ہے پھر غیر متعلقہ جب چمکنے لگے کہ کوئی اور شخص ہے پھر کہیں کہتے جب

کَلَامًا خَفِيًّا وَيُكَذِّبُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ مِّنَ الشَّيْءِ لَعُنَ لَهُمْ مَّقْعَدُهُمْ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

و روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم اذ افرع رأسه من الكوة قال اللهم ربنا انك احمد وما

لَسْمُوتٍ وَلَا رِجْزٍ وَلَا مَاسِيَةٍ ۚ مَنْ شَاءَ بَعْدَهُ أَهْلُ النَّارِ ۚ وَالْجَنَّةُ ۚ

ما قال بعد وكننا لك عبيدا اللهم لا وانعم ما اعطيت ولا معط لما منون

اور انفقہ ذالجد منہ الجدار رواہ مسلم وعین بن عباس رضی اللہ عنہما
روایت کیا اسکو مسلم نے اور ثابت بن عباس رضی اللہ عنہما سے

[illegible]

جبکہ میں اردو سے اپنا سہارا کھانوں اور سجدے کے سوا کچھ نہ رہا۔ اس کو ابن حبان نے اپنے صحیح میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان پڑھنے کی بات کی تو فرمایا کہ اگر تم لوگ میری دعا مانگوں گا کہ تم کو عافیت ملے۔

لے تو رد دفع تھا و تمہیں اس کی صورت یہ کہ ختم ہو کر چھوٹی انگلی ہے اور بیضر جو اس کے پاس کی انگلی ہے اور درمیان کی انگلی کو بند کر کے اور انگوٹھی
 ۵۵ کے پاس کی انگلی کو بے سہا باندھ کر کہتے ہیں مگر انگوٹھی کے سر کو کسی کی جڑ میں رکھے ۱۲ ائمہ تو اس اشارہ باصبع الباہیۃ اشارتیں ملائی
 قاری حنفی نے ہم کو ایک سال
 پاس کی انگلی سے نہایت
 تحقیق کے ساتھ صحیح و سچ
 سے ثابت کیا ہے کہ سب ایک
 ساتھ اشارہ کرتا یعنی رفع
 سب ثابت ہے اور علامہ
 کی ذاتی حنفی حنفی میں ایک
 چھوٹی انگلی کا پاس میں
 کہا ہے کہ رفع سب سے منع
 اور حرام ہے۔ ملا علی قاری
 حنفی نے نہایت سخی کے
 ساتھ اس کا رد کیا ہے اور
 کہا ہے کہ فعل مسنونہ کو منع
 کہنا حق تعالیٰ سے بدو بخوار
 شامی جو حنفی مذہب کا نہایت
 معتبر شافعی ہے وہیں لکھا ہے
 کہ رفع سب ثابت ہے اور
 یہی ہمارے اماموں کا مذہب
 اور ہم پر عمل کرنا اولیٰ ہے
 ائمہ تو اہل حق و انصاف
 صاف ظاہر ہے کہ ملا علی
 سفت ہو اور یہ کہ دعائے
 دل کے کواجات ہے کہ جو
 جی چاہے دنیا یا آخرت کی
 دعا مانگے۔ اور ایک لفظ
 میں اس سے جو دعا جاری
 لکھ اور بخاری کے ایک لفظ
 میں ہے جو حنفی عالم ہے غرض
 کہ دعا مانگنے والے جو چاہے
 مانگے کوئی پابندی نہیں کہ
 ایک ہی عالم کے اور بعض
 علماء کہتے ہیں کہ ان علماء میں
 سے کوئی دعا شرع سے حوالہ
 کہیں میں مذکور ہیں اور بعض
 کہتے ہیں کہ وہ دعائیں ہیں
 جو قرآن کریم میں مذکور
 حدیث میں مسنون ہیں
 ابن ہریرہ نے کہا ہے کہ ان

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا

يُزِيدُكُمْ إِلَّا بِرُكْعَةٍ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْعَتَيْهِ أَخْرَجَهُ لِمُثْلِهِ وَهُوَ

أَقْوَى مِنْ حَذِيثٍ وَائِلَ آيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ

قَبْلَ يَدَيْهِ أَخْرَجَهُ الْأُتَمَّةُ فَإِنَّ لِرَأْسِهِ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

خَرَجَتْهُ وَذَكَرَهُ الْخَارِجُ مَوْثُوقًا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ لِلشَّعْرَةِ وَضَعَهُ يَدَيْهِ

عَلَى رُكْبَتَيْهِ أَيْسَرُ وَأَيْمَنُ عَلَى يَمِينِهِ وَعَقْدًا ثَانِيًا وَخَمْسِينَ وَالثَّانِيَا صَبِيحَةً

السَّابِقَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رَوَاتِهِ لَهُ وَقَبْلَ صَابِعِ كُلِّهَا وَأَشَارَ بِأَيْتِي سَلَى

الْأَيْهَامُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ التَّقَاتِ الْيَنَارُ رَسُولُ

لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَ

الصَّلَاةُ وَالصَّلَاتُ أَسْلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ هَذَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخْبِرَ مِنْ ذَلِكَ عِلْمًا أَعْجَبَ إِلَيْهِ فَيَقُولُ آمَنَ عَلَيْكُمْ وَ

الْفُطْرُ لِلْخَارِجِ وَلِلنَّاسِ كَمَا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَفْرَضَ عَلَيْنَا الشَّهَدُ

وَأَحْمَدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ الشَّهَدُ وَأَمَرَ أَنْ يُعْلَمَ النَّاسُ

أَوْ رَأَى بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ الشَّهَدُ وَأَمَرَ أَنْ يُعْلَمَ النَّاسُ

أَوْ رَأَى بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ الشَّهَدُ وَأَمَرَ أَنْ يُعْلَمَ النَّاسُ

أَوْ رَأَى بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ الشَّهَدُ وَأَمَرَ أَنْ يُعْلَمَ النَّاسُ

أَوْ رَأَى بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ الشَّهَدُ وَأَمَرَ أَنْ يُعْلَمَ النَّاسُ

۵۷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیثیں مذہب و تکلیف اور غیر جیسا کہ درجی صحیح حدیثوں سے ثابت ہے راحت اور آرام بھی پہنچتا ہے۔ چنانچہ اگر کافر یا منافق ہو تو ان کو قبر میں عذاب و تکلیف ہوتی ہے اور اگر مومن اور متقی ہو تو اس کو قبر میں اور آرام ملتا ہے۔ یہ یقیناً کسی ایک حدیثوں میں صحت مذکور ہے۔

بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُولُ اللّٰهُ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَاتِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْرِ الَّذِىْ لَا تَنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي

رَوَايَةِ سُلَيْمٍ اِذَا فَرَّغَ اَحَدُكُمْ مِنَ الشَّهَادَةِ الْاٰخِرَةِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دَعَا اَدْعُوْ

بِهِ فَاَقْبَلْتُ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّ اَشْرَافَ النَّفْسِ الرَّحِيْمِ عَلَيْكَ

وَعَنْ وَاَيْلَ بْنِ جَحْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَكَانَ يَسْتَمِعُ عَنِّيْ يَمِيْنُ السَّلَامَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَعَنْ شَيْخِ الْاِسْلَامِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَاهُودُ اَوْ دَاوُدُ اَبْنَا

حَبِيْبٍ وَعَنْ اَلْعَبْدِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُرُكْلِ صَلَاةٍ مَّكْتُُوْبَةٍ اِلَّا اَللهُ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ

لَهُ اَللهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللهُمَّ لَا تَزِمْنَا اَعْطَيْتَ

وَلَا مَعْطٰى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَحِيْمِ مِنْكَ اِلْحَادٌ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ

بِهِنَّ فِىْ دُرُكْلِ صَلَاةٍ اَللهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخَلْلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ

۱۔ حال کی تکفیر
۲۔ جو کہ جو نہ ہوں گا کیا ان کی
۳۔ اور ان کی اور ان کی
۴۔ اور ان کی اور ان کی
۵۔ اور ان کی اور ان کی
۶۔ اور ان کی اور ان کی
۷۔ اور ان کی اور ان کی
۸۔ اور ان کی اور ان کی
۹۔ اور ان کی اور ان کی
۱۰۔ اور ان کی اور ان کی
۱۱۔ اور ان کی اور ان کی
۱۲۔ اور ان کی اور ان کی
۱۳۔ اور ان کی اور ان کی
۱۴۔ اور ان کی اور ان کی
۱۵۔ اور ان کی اور ان کی
۱۶۔ اور ان کی اور ان کی
۱۷۔ اور ان کی اور ان کی
۱۸۔ اور ان کی اور ان کی
۱۹۔ اور ان کی اور ان کی
۲۰۔ اور ان کی اور ان کی
۲۱۔ اور ان کی اور ان کی
۲۲۔ اور ان کی اور ان کی
۲۳۔ اور ان کی اور ان کی
۲۴۔ اور ان کی اور ان کی
۲۵۔ اور ان کی اور ان کی
۲۶۔ اور ان کی اور ان کی
۲۷۔ اور ان کی اور ان کی
۲۸۔ اور ان کی اور ان کی
۲۹۔ اور ان کی اور ان کی
۳۰۔ اور ان کی اور ان کی
۳۱۔ اور ان کی اور ان کی
۳۲۔ اور ان کی اور ان کی
۳۳۔ اور ان کی اور ان کی
۳۴۔ اور ان کی اور ان کی
۳۵۔ اور ان کی اور ان کی
۳۶۔ اور ان کی اور ان کی
۳۷۔ اور ان کی اور ان کی
۳۸۔ اور ان کی اور ان کی
۳۹۔ اور ان کی اور ان کی
۴۰۔ اور ان کی اور ان کی
۴۱۔ اور ان کی اور ان کی
۴۲۔ اور ان کی اور ان کی
۴۳۔ اور ان کی اور ان کی
۴۴۔ اور ان کی اور ان کی
۴۵۔ اور ان کی اور ان کی
۴۶۔ اور ان کی اور ان کی
۴۷۔ اور ان کی اور ان کی
۴۸۔ اور ان کی اور ان کی
۴۹۔ اور ان کی اور ان کی
۵۰۔ اور ان کی اور ان کی
۵۱۔ اور ان کی اور ان کی
۵۲۔ اور ان کی اور ان کی
۵۳۔ اور ان کی اور ان کی
۵۴۔ اور ان کی اور ان کی
۵۵۔ اور ان کی اور ان کی
۵۶۔ اور ان کی اور ان کی
۵۷۔ اور ان کی اور ان کی
۵۸۔ اور ان کی اور ان کی
۵۹۔ اور ان کی اور ان کی
۶۰۔ اور ان کی اور ان کی
۶۱۔ اور ان کی اور ان کی
۶۲۔ اور ان کی اور ان کی
۶۳۔ اور ان کی اور ان کی
۶۴۔ اور ان کی اور ان کی
۶۵۔ اور ان کی اور ان کی
۶۶۔ اور ان کی اور ان کی
۶۷۔ اور ان کی اور ان کی
۶۸۔ اور ان کی اور ان کی
۶۹۔ اور ان کی اور ان کی
۷۰۔ اور ان کی اور ان کی
۷۱۔ اور ان کی اور ان کی
۷۲۔ اور ان کی اور ان کی
۷۳۔ اور ان کی اور ان کی
۷۴۔ اور ان کی اور ان کی
۷۵۔ اور ان کی اور ان کی
۷۶۔ اور ان کی اور ان کی
۷۷۔ اور ان کی اور ان کی
۷۸۔ اور ان کی اور ان کی
۷۹۔ اور ان کی اور ان کی
۸۰۔ اور ان کی اور ان کی
۸۱۔ اور ان کی اور ان کی
۸۲۔ اور ان کی اور ان کی
۸۳۔ اور ان کی اور ان کی
۸۴۔ اور ان کی اور ان کی
۸۵۔ اور ان کی اور ان کی
۸۶۔ اور ان کی اور ان کی
۸۷۔ اور ان کی اور ان کی
۸۸۔ اور ان کی اور ان کی
۸۹۔ اور ان کی اور ان کی
۹۰۔ اور ان کی اور ان کی
۹۱۔ اور ان کی اور ان کی
۹۲۔ اور ان کی اور ان کی
۹۳۔ اور ان کی اور ان کی
۹۴۔ اور ان کی اور ان کی
۹۵۔ اور ان کی اور ان کی
۹۶۔ اور ان کی اور ان کی
۹۷۔ اور ان کی اور ان کی
۹۸۔ اور ان کی اور ان کی
۹۹۔ اور ان کی اور ان کی
۱۰۰۔ اور ان کی اور ان کی

۱۔ سلام کی حدیث کی چندہ صحابیوں نے مختلف حدیثوں سے یہ بات ثابت کی اور ان حدیثوں میں صحیح اور ضعیف اور قوی حدیثوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔
۲۔ اور ان کے ہیں اگر روایت دلائل میں اور روایت میں اس سے دور نہیں ہو کہ ان میں اور ان میں ان کے نزدیک وہ کہہ کر بھی مذکور ہے۔

سلسلہ سلسلہ الکاظمیہ حضرت ابن قیم رحمہ اللہ کے احادیث کے اقتوال اور انصاف بیان میں اہل جمال سراہا سلسلہ کے ہیں جو قرآن و حدیث میں اہل رحمہ میں ہیں اور سلسلہ سلسلہ

۵۹۔ ان میں سے خاندانِ جانیس ۱۲ گھرانوں کی شخصیتیں تھیں۔ ان کے دربار میں کئی کئی گھرانوں کے افراد بھی آتے تھے۔ جبکہ سرجن خاں اقوال غازی، آصف علی خاں، محمد علی خاں اور ملا علی خاں کی یہ دو سب سے زیادہ مشہور شخصیات تھیں۔ مگر جو

[illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَلَامًا وَأَنَا رَافِعُ يَدِي إِلَى اللَّهِ وَالْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالُوا فَإِنْ لَمْ تَسْطِعْ فَقَاعِلًا فَإِنْ لَمْ تَسْطِعْ فَعَلِي حَبِيبُ الْأَنْفَامِ وَلَا تَجِدَ الْوَلَدَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اے نبی صلی علیہ وسلم! سادہ قرئی یہاں آیا اور کہا کہ میں نے اپنے رب سے سنا ہے کہ اگر تم میری قوم کو چاہو تو میری قوم کو چاہو اور اگر تم میری قوم کو چاہو تو میری قوم کو چاہو۔

وَرَاهُ قَوْمٌ يَمَاءُ وَاجْعَلْ جُودَكَ احْفَظْ لِي رُوحَكَ وَارَاهُ اَيْمَانِي
اور نہیں تو پھر اشارہ سے روہ اور کرنا سجدہ زیادہ بہت اپنے رگوں سے روایت کیا اسے پہنچنے کے

لَسْنَا قَوْمٌ وَلَكِنْ نَحْنُ اَبْنَاءُ وَاقِفَةٌ

بابُ تَجْوِذِ اللَّهِ هُوَ غَيْرُهُ مِنْ سُبْحُودِ السَّلَاةِ وَالشُّكْرِ

باب سہوئے مجذوروں کے اور راستے سوا کا مجذوروں کی حالت اور تشکیک

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمادیا علیہ السلام و آوہ و سلم

وَسَلَّمَ صَلَاتِهِ بِهِ. الظُّهْرُ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَهُوَ يُجْلِسُ قَامَ
ظہر کی سوا کر کے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں اور نہ بیٹھے اور کوشے پر ہوئے

الناس معاً حتى إذا فضا الضلالة وانتصرت الناس لسلامة البر وهو
لو أن آبى من صانعه بها نكاح اداكى نماز اور منظر رحى لوگ سلام پہننے کے مجھ کی حضرت م نے

لفظ البخاری وفي رواية ليس يكذب في كل سنة وهو جالس وسبحه

لَا تُسْمِعُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجَلُوسِ عَنْ نِيْهِ رَزَقَهُ اللهُ عَالًا

میں نے اس کے لئے ایک اور نسخہ بھی لکھا ہے۔

کے لئے اور ان کے سوا اور موقعوں میں مثلاً رجب عرفہ سب سنت ہیں اور دہلوں کے آجس میں جمع کر کے اور ظاہر سب کے لئے چھ یا تیر یا بی اسی

[illegible][illegible]

انھیں یہ بھی دیکھا کہ پھر دعوت اسلام کی اہل ہنوں نے قبول کی اور ان کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر وہی سال صفر سال ۱۰ھ کو مکہ مکرمہ میں جبکہ مکہ مکرمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر

۱۲۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صلوۃ اللیل مثنیٰ صحیح ہے اور میں یہ زوائد صلوۃ اللیل نہایت مثنیٰ صحیح
فقط ہے۔ ۱۲۔ اس حدیث سے غار حیدر کی بری صلیت ثابت ہوئی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نماز کے بعد ۴۶

فصل سات کی نماز ہے۔
اور قرآن کریم میں بھی
مستطاب فرمایا ہے۔ اِنَّ
اَشَدَّ عِلْمًا بِمَا اَشَدَّ
وَمَا اَوْقَمَ قِيلًا۔ یعنی یہ
لو اشدنا (نماز صحت) فقر
کو نہایت درست کر دیا
ہے اور سوکت (شرع غلبہ
کی وجہ سے) جو بات مکہ
نکلتی ہے وہ نہایت درست
ہوتی ہے۔ واثقی یہ نماز
ایک عجیب کیفیت کی ہے
جو کہ اس وقت انسان تیار کیا
افکار سے فارغ ہوتا ہے
اور تنہائی میں اپنے مالک
کے آگے سر جھکا کر توبہ
کے قلب میں ایک خاص
نورانیت پیدا ہوتی ہے
اس نماز کا لفظ ہی اول
بجائے میں جو اسے عادی
ہیں ۱۲۔ اس سے قول صلعم
الوتر حق الہم حدیث سے
یہ نکلتا ہے کہ وتر واجب
اور حقیقہ کا ہی فرض ہے
اور جمہور علماء کہتے ہیں
کہ واجب نہیں بلکہ عقد
علیٰ کرم اللہ وجہہ کے جو
ابھی آتی ہے ۱۲۔ اس
حدیث سے معلوم ہوا
کہ نماز وتر کی پانچ رکعات
اور تین رکعات اور ایک
رکعت پڑھنا سب جائز ہے
اور پانچ رکعات اور تین
رکعات اور ایک رکعت
پڑھنے والے سب عامل
بالسنۃ ہیں۔ حنفیوں
نے تین رکعات کو پسند
کیا ہے۔ اور بعض ایک

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَلَمَّا أَصَلَ أَحَدُكُمْ الرُّكُوعَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْحَكْ عَلَى حَبْرٍ لَا يَمُوتُ
نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں سے دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے تو ہنسے دانتی کر دے
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لِلَّهِ تَعَالَى
روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما
عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا صَلَاةُ الْبُكْرِ مَثْنَى مَثْنَى
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازرات کی دو دو کرتیں ہیں
فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى لَكَعَةً وَاحِدَةً تَوْتِرَةً مَا قَدْ صَلَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پھر جب ڈرے کوئی تم میں سے صبح ہونے سے پہلے ایک رکعت کہ طاق کرے اسکے لیے جسکو وہ پڑھ چکا ہے متفق علیہ ہے۔
وَالْحَمْدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَقَالَ لِنِسَاءٍ
اور ابن جبران کی روایت میں ہے اور صحیح کہا اسے ابن جبران نے نمازرات کی دو دو رکعت ہے اور کہا نساء نے
هَذَا أَخْطَاءٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہ خطا ہے ۱۲۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللَّهُ عَلَيْهِ قِيلَ لَهُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ أَخْرَجَ
اللہ علیہ وسلم نے افضل نماز بعد فرض کے نمازرات کی ہے ۱۲۔ روایت کیا اس کو
مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ لَا تُضَارَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مسلم نے۔ اور روایت ہے ابوالویس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر یہ غیر خدا صلی
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ خَوْفٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مَرَّاحٍ أَنْ يُؤْتِرَ بِمَنْ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہے ۱۲۔ ہر مسلمان پر جسکو اچھا لگے کہ وتر کرے یا نہیں
فَلْيَفْعَلْ وَمَرَّاحٍ أَنْ يُؤْتِرَ بِلَاكٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَرَّاحٍ أَنْ يُؤْتِرَ
تو کرے اور جو اچھا لگے کہ وتر کرے نہیں سے تو کرے اور جس کو پسند ہو کہ وتر کرے
بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ وَرَوَّحَهُ
ایک سے ۱۲۔ روایت کیا اسکو چاروں نے ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ابن جبران نے اور زجاج دی
النَّسَائِيُّ وَفَقَّاهُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَيْسَ
نسائی نے موافق ہونے کو اسکو۔ اور روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وتر
أَوْ تَرْجَعُهُ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَةِ سَنَةٍ هَارِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
واجب نہیں کیا گیا فرض کی صورت پر دیکھیں وہ سنت ہے مقرر کیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
وَالهِ وَلَمْ يَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنٌ وَابْنُ حَكَمٍ وَصَحَّحَهُ وَعَنْ
وہ اسکو نہ روایت کیا اسکو نسائی نے اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو ابن حاکم نے اور صحیح کہا اسکو۔ اور روایت ہے

رکعت کو بھی جائز رکھتے ہیں۔ ہر ایک کے پاس دلیل موجود ہے۔ اس میں بحث و فکر اگر ناغہ قبول ہے ۱۲

[illegible]

۱۰۰ اور صلہ واجب ہے جب ان کے توہم میں اگر توبہ میں جماعت میں کمال ہوا تو کہ جب اذان سنائی گئی تو کسی میں سے ضروری ہے اور اس کی بھی جگہ ہے کہ اذان کا یہ سننا جماعت میں حال نہ ہونے کے لیے مقرر ہے اور جب سنائی گئی تو کوئی عذر نہ دے اور یہ سن کر جماعت کے ضروری اور

الصلوة فاحرق عليهم موتهم والدي نفسي بيده لو يعلم احدكم انه يجزئ

مؤکد ہونے کی وہ باتوں میں سے ایک بات ہے مگر یہ کہ اس میں اذان سننے کی ضرورت ہے اور جس حد میں اس میں نہیں ہے وہ بھی سپر سن کر اس میں سے کہ قاعدہ ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ اس شخص کو

عزاً سمیناً او من فائز حسنة من كثر هذا الحياء مشقوا على اللفظ للتحريك

اور یہ بات ہے اسی سے کہا کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت بھاری نہاد مشاققوں پر

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله انقل الصلوة على المنفقين

صلوة العشاء و صلوة الفجر ولو يعلون ما فیرها لا تؤموا و لو حبوا

منفق عليه عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لو رجل غمی

نماز عشاء کی ہے اور نماز فجر کی اور اگر جائے وہ خوبی جو ان میں ہے تو آئے ان دونوں کو اگرچہ کہنوں کے

فقال يا رسول الله ليس قائد يقودني الى مسجد فخصرك فلما ولي

دعاء فقال اهل نعمة النداء بالصلوة قال نعم قال فاجب له مسلم وعين

عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وقال من سمع النداء

فلم يك يات فلا صلوة له الا من عذر رواه ابراهيم والارقطي واد

جبان والحاكم ولا سادة على شرط مسلم لكن ربح بعضهم وقفا

وعن يزيد بن الاسود رضي الله تعالى عنه ان حلة مع رسول الله

صلى الله عليه وآله ولم صلوة الصبي فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وآله

والله واذا هو برجلين يصليان فداهما فجيئهما ترعد فراصمهما

فقال لهما ما منعكما ان تصليا معا قال قد صلينا في حالنا قال

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

فلا تغلرا اذ اصلتما في حالكما ثم اذ ركعتم الا مام ولم يصل فصليا

صلوٰۃ توفیٰ علیہ السلام وادخلہ صلوٰۃ فکلمہ اور صحیحین وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف سے فرمایا کہ اپنی صفیں سے ہر ایک کو
ایک ایک کر کے دو پرچہ لکھا، اللہ تعالیٰ تم میں سے جو ایک ایک آدمی کو لکھتا ہے، اگرچہ پینے لوگوں کو دیکھا کہ پنا کدھا اپنے پاس کے (خاموشی کے) کدے سے ۷۲

الرَّجُلُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْوِينِهَا بِإِذْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
مروسی مروی حکایت میں آئے اور نہ بیٹھے گریں آئے اس کی مسند پر لکھا ہے کہ اسے روایت کیا ہو سکتا ہے

وَأَبُو جَاهِلٍ خَيْرٌ مِنْ جَابِرٍ وَلَا تَوْثِقُ امْرَأَةٌ رَجُلًا وَلَا أَعْرَابِيٌّ مَجْرًا وَلَا
ادھان ماجہ کے لیے ہے جابر بن عبد اللہ سے اور امامت کے تحت مردکا اور نہ گاؤں کا رہنے والا ماجری اور نہ

فَأَبُو مُؤْمِنًا وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ وَعَنْ نَسْرِ بْنِ رِجْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ
بدھو رنگ ہون کی اسناد اس کی ضعیف ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَارِئُوا بَيْنَهُمَا وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ وَأَبُو دَاوُدَ
وسلم سے فرمایا کہ تم لوگو! اپنی صفوں کو ملو اور ان کے درمیان نزوی کر دو اور گردنوں کو برابر کر دو۔ روایت کیا اس کو ابوداؤد

وَالنِّسَاءُ وَحَسْبُ مَا نَزَّحَبَانِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اور نسا نے اور صحیح کہا اس کو ابن عباس نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ خَيْرَ صَفْوَةِ الرِّجَالِ وَهَا وَشَرَّهَا آخِرُهَا وَ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صفوں میں مردوں کی وہ صف ہے جو پہلی ہو اور بدترین آخری وہ صف ہے جو چوتھی ہو

خَيْرُ صَفْوَةِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا وَهَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ زَيْنَبِ بْنِ
بہتر صفوں میں عورتوں کی آخری کی ہے اور بدترین اولی کی ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات

فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَمِينِي وَرَأَيْتُ فُجَحًا
سو گھوما ہوا میں بھی ان کے چہرہ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے ملے ملے دیکھ کر اچھے

عَنْ زَيْنَبِ بْنِ مُثَنَّى عَنْ أَبِي نَسْرِ بْنِ رِجْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ
ابنی زینب بن مثنیٰ سے اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ وَبَيْنِي وَخَلْفِي وَأَمَّ سَلَامٌ خَلْفَنَا مَثْفُوعٌ عَلَيْهِ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سو گھوما ہوا میں ملے اور ان کے ان کے پیچھے اور ام سلمہ پیچھے آجاسے یہ متفق علیہ ہے

وَالْفُطْرَةُ لِلنَّجَارِيِّ وَعَنْ ابْنِ بَكْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ تَرَى إِلَى النَّبِيِّ
اور فطرتہ نجاری کی ہے اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی طرف

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَأَى فَرَكَةً قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال میں کہ ایک رکوع میں اس نے رکوع کیا پہلے طے سے صف میں جب فرمایا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ رَأَى أَنَّ اللَّهَ حُرَّصًا وَلَا تَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ ابْنُ
ان کو جی ہے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کہے اللہ تعالیٰ میری حرص ملے اور ابوبکر زیادہ روایت کیا اس کو بخاری نے اور زیادہ کیا ابوداؤد

فَرَكَةً دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ شَى إِلَى الصَّفِّ وَعَنْ وَاحِدَةَ بْنِ مَعْبُدٍ
فَرکہ کے بعد صوفیہ کے چھوٹے کا بیان صف کے اور روایت ہے واحد بن معبد

نے روایت کیا ہے اور خود اس کا کلام اس کا اور اس کے بھی روایت کیا ہے در اس حدیث کی سند میں سترہن جو مشتبہ ہے (جو کہ ضعیف ہے) اور اللہ کی حدیث اس کی
امام کی حدیث ہے اسے انصاف کی حدیث ہے یہ بھی غلطی کے لائق ہوگی اس کے نزدیک حدیث صحیحہ بھی لائق غلط اور مقام غریب حق میں ظالم اس پر چلنے
انی حرص اس حدیث کے لئے ہر گز ہے۔

۴۵ جس شخص نے صفت کے پیکر کیلئے نماز پڑھی اور حضرت علیؓ نے اسکو دوبار نماز پڑھنے کا حکم دیا ایک متعلق بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کسی نے صفت سے علیحدہ کر لیا تو اس پر سزا ملے گی۔
 ۴۶ پھر ہمارے ہاں صفت سے علیحدہ کر لیا ہو کر نماز پڑھ لیا اسکی نماز درست نہ ہوگی اور یہ واسطے آپ نے اس شخص کو نماز کے دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا امام احمد رحمہ اللہ

اور بعض روایات کا بھی یہی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو دوبارہ پڑھنے کا حکم اسلئے دیا کہ اس نے صفت سے علیحدہ کر لیا ہو جائے وہ نماز درست نہ ہوگی۔
 ۴۷ قرآن اور احکام فقہانوں سے فقہان کا حکم فقہانوں کے ہاں ہے علماء کا حکم علماء کے ہاں ہے۔
 ۴۸ خاتم النبیین کا یہاں ہے کہ اس کے ساتھ پڑھ کر یا اس کے بعد پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۴۹ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۰ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۱ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۲ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۳ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۴ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۵ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۶ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۷ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۸ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۵۹ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔
 ۶۰ اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہوگی یا پھر اس کے بعد پڑھ کر ہوگی۔

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَهُ لَصِيفٍ وَحَدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنًا وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ وَلَهُ عَنْ طَلْقٍ صَلَواتُهُ مَنْفَرَدًا خَلْفَ الصَّيْفِ
 اور حسن کہا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے اور اس کی راویان میں ہے کہ نماز میں جو شخص کی پیچھے صفت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اس کو اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثٍ وَابِصَةً لَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَوَاهُ جَدْرَتُ رَجُلًا
 اور ترمذی نے اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ لَا قَامَةً فَأَمْسُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَأَلْوَقَارُ وَلَا تَسْرِعُوا فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا قَاتَكُمُ فَاقْتُمُوا مَشَقَّ عَلَيْهِ الْفَطْرُ لِلْبَحَارِ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَرْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحَدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَرْكَى
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَمَوْحِبٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ وَعَنْ يَزِيدَ وَرَفَقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا أَهْلَ دَارِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 دَاوُدَ وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَكْثَرُ فَمَوْحِبٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنًا وَصَحِيحًا بَزْجِيَانُ
 اور اس کی راویان میں ہے کہ اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

نہیں کہ اگر کوئی بار بار دہرائے جائے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 بلکہ اگر کوئی بار بار دہرائے جائے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔
 یہاں تک کہ اگر کوئی بار بار دہرائے جائے تو اس کی نماز درست نہ ہوگی اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔

سُتُطِعَتْ وَلَا فَاوِيمَ زَمَاءُ وَاجْعَلْ سَجُودَكَ اخْفِضْ مِزْرَ كُفْرِكَ

[illegible]

مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ لَمَّا رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعَهُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ

[illegible]

Al

۱۷۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غمان کو لہا کرنا اور غلبہ کو ٹھکرا کر اپنے اصل مقصود نماز نہ بنے۔ اب جھکی بیٹھنے امام اور خطیب خطبہ پڑھنے میں بہت زیادہ دقت گذار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز میں معمول سے زیادہ دیر چڑھ جاتی ہے اور کام کاج والے لوگ بھی تنگ آ جاتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

وَقَصَّرَ حُلَّتِي عَنْتٍ مِنْ فَقِيهِهِ رَوَاهُ مُسْلَى وَعَنْ إِمَامِ هِشَامِ بْنِ حَارِثَةَ

اور علیہ کاچہرہ بھی ان کی دعا کی علامت ہے جس نے دعوت کیا ہے سلم۔ اور اس پر شام نیت دعا کی رضا اور دعا سے انھیں

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ قَالِكَ مَا أَخَذْتُ قَوْلَ الْفِرَاقِ الْحَدِيثِ الْأَعْدَدِ سَابِقِ

کہا انہیں سب کا حق و انصاف آں الجملہ کو
مگر رسول اللہ علیہ السلام

پڑھنے سے اس کو ہر چیز میں تفریق جب لوگوں کو حاصل ہوتا ہے

[illegible]

وَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ بِنُوْحٍ إِذْ قَالَ لَهُ قَدْ أُتِيَ غَايَةُ مَعْلَمِي فَقَالَ أَتَدْرِي قَالَ لَا يَعْنِي شَيْءٌ إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِسْلَامِ فَقَالَ نَارُ اللَّهِ تُوقَدُ مِنْ شَجَرٍ الْأَلَمِ يَقُولُ لَكَ اللَّهُ قَوْلًا فَخَرَّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِ وَكَانَ مِنَ السَّاجِدِينَ

سَقَاؤُ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ نَصَبٌ لَيْسَتْ لَهُ بِجَعَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ

سنة وهو يقدر حديث إلى هزيمة رضي الله تعالى عنهما

وَقَالَ لِمَاجِيكَ أَتَيْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا أَخَاطَبُ

نورانیہ ہے کہ جسے ہوا ہے، فتن و جہم کے دن یہ کہے کہ پیدہ رہ

حالا کہ نام ہے

اور عابر بنی عبد قحطالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے کہا جو کچھ میں نے

معدن و البی حوالہ علیہ السلام و یجب قتل علیہ السلام

م. فصلی از نقد متفق علیه و سخن ابرو عیسی علیه السلام و الهی محمد ص

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ فِي صُلْبِهِ أُمَّةً لِيُخَوِّفَ بِهِ أُمَّةً أُخْرَىٰ

وَأَمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ بَشَّرَ بِمَوْتٍ يَمُوتُ فِيهَا، يَمُوتُ فِيهَا.

مَنْ رُبُّكَ الْأَعْلَى وَهَذَا الَّذِي كُنْتَ تُنَادِي بِهِ خَاشِعَةً وَرَسُولُ رَبِّكَ الْأَعْلَى

[illegible][illegible]

غیر کی۔ وہ بچہ جو نہ روئے نہ مارے سے بے نتیجہ ہو گیا۔ درجہ پنجم میں کہ جسے کوئی غار جانتا ہو،

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسافر پر جمعہ فرض نہیں اور اس سے پہلی حدیث میں جو طارق بن شہاب سے مروی ہے بیان ہے کہ چار قسم کے لوگوں پر نماز جمعہ ۸۴

الْمَنْ كُوِّرَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمَسَافِرِ جُمُعَةٌ رَوَاهُ الطَّبْرَا

بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوْدَعَهُ الْمَسِيرَ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَلَا شَيْءُ مِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَعَنْ ابْنِ

حَزْمَةَ وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ شَهِدْنَا الْجُمُعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فَقَامَ مَتَوَكِّئًا عَلَى عَصَا أَوْ قَوَّيْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةُ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَدَقَتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ

وَجَاءَهُ الْعَدُوُّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتَّ قَائِمًا وَاتَّسَمُوا

لَا نَفْسَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَجَاءَهُ الْعَدُوُّ وَجَاءَتْ طَائِفَةٌ الْآخَرِ

فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي يَقِيتُ ثُمَّ تَبَتَّ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لَا نَفْسَهُمْ ثُمَّ

سَلَّمَ بِهِمْ مَقْفُوعًا عَلَيْهِمْ هَذَا الْقَاطِعُ مَسْلُومٌ وَوَقَعَنِي مَعْرَفَةُ لَا بُدَّ مِنْهُ

عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالََا

صَلَّى ابْنُ خُوَاتٍ سِتْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَابْنُ عُمَرَ سِتْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

مَنْ كَانَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ

مَنْ كَانَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ

مَنْ كَانَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ

مَنْ كَانَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ أَنْ يَكُونَ فِي مَكْرَهٍ

فرض نہیں غلام جو قریب
نہ نور یا قریب جہاد
نہ ملنے سے معلوم ہوا کہ
مسافر کے لوگ نماز جمعہ سے
مستثنیٰ ہیں یعنی نماز
جمعہ فرض نہیں۔ اس مسئلے
میں کسی کا اختلاف معلوم
نہیں ہوتا۔ اور کسی طرح
اندھوں اور لنگڑوں پر نماز
جمعہ فرض نہیں چاہیے
سین قتال نے فرمایا ہے
نہیں کے الفاظ میں جو ذکر
کئے ان کے جوہر آیت مذکورہ
ملا۔ اقسام میں سے جو یہ
نہ نماز پڑھنا ہوئے نماز
جمعہ فرض نہیں باقی لوگ
جو نماز جمعہ میں شامل ہوا
نہ نماز فرض وقت ادا
ہو جائے گا کہ نماز پڑھا
پڑھنا فرض نہیں۔ اس
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
خلیفہ پر جمعہ وقت لاکھ
یا مکان یا کسی قسم کی کوئی
چیز یا قریب لینا اور اس پر
سہارا لگانا مسنون ہے۔
ذات الرقاع اسکو
اسی لئے کہتے ہیں کہ مسلمان
اس لڑائی میں تھے پانچ
تھے اور پانچ میں سوراخ
پڑ گئے تھے پس باقی بر
مذقاع یعنی پچھتر تھے پین
تھے۔ اسی طرح قاتل ہوا
سے ابی موسیٰ کی حدیث
سے اسکا نام معلوم
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نہ نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھا
اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ

میں ہے کہ اپنے کمرہ کو دو رکعتیں پڑھا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ
ظہر توں سے نماز خوف کو ادا کیا یہ جیسو قہ ہوئے کے ملا سے جو صورت مناسب ہو اس صورت کے ساتھ امام نماز پڑھائے

۸۶۔ عہدِ غیاثِ عینِ مہلہ و سکونِ حسین جگرِ معروف کا نام ہے جو کہ سنہ ۱۰۷۰ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔ دشمنی نے کہا پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ جَمِيعًا وَأَهْ مُسَلِّمًا وَأَرْبَى دَاوُدَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ

اسلام پھر اہم سب نے رعایت کیا۔ اسے مسلم نے اور ابورواؤ کو بے ابو عبید اللہ نے ذریعے سے اسکی شہادت مرقی نے اور (اسی بیان پر)

أَلَهَا كَانَتْ بِحُسْفَانٍ وَلِلشَّامِ مِنْ وَجْهِ أَخْرَجَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ

کہ یہ نادر عثمان میں بھی ملے اور نشانیاں ہیں دوسرے اسناد سے چار برہمنی احمد نقالی عنہ سے

(پہلے) مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابوں کی ایک جماعت کو درودِ کثرت

داود عن ابی بنوہ رضى الله تعالى عنہ ومن خذیفہ رضى الله تعالى عنہ

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم صلى صلاة الخوف بهذا الحديث
 مروي بغير شيء عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في صلاة الخوف

وَهُوَ اَرْكَعٌ وَلَمْ يَقْضِ اَرْكَعَ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّاحُ

ابن حبان ومثله عند ابن خزيمة عن ابن عباس وعن ابن

عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی صحیح ۱۶۶۸ھ میں لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَاةُ الْخَوْفِ كَعَتَّةٍ عَلَى أَيْ وَحْدِكَ أَنْ رَفَاةُ الْإِزَارِ بِسُنَا وَضْعِ جَفِّ

ناتواؤن کی ایک گفت ہے جس طرح پر جو میں

بَابُ مَلَاوَةِ الْعَيْكَيْنِ

یہ باب ملازم عیدین کے بیان میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه السلام الفطر يوم يَفْطُرُ النَّاسُ الْأَفْطَى يَوْمَ يُفْطِلُ النَّاسُ رَوَاهُ

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ فَقَدْ أَفْرَغْتُ مِنْ أَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفِ سَلَامَةٍ.

ارد ابی حمیر بن النضر بن عبد اللہ بن قحطانہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچوں سے

دراگر کسی شخص سے یہ بات سنا لے تو اس پر زور نہ پڑنا چاہیے کہ حکم کرنا جائز نہیں۔ بلکہ ناگزیر عمل اور اظہارِ توبہ کی راہ پر چلنے سے اپنے دوسرے لوگوں کی موانعت لازم ہے ۱۲

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کے لیے اذان اور اقامت سنوئی نہیں۔ اس میں بعض مکتوبوں میں اگرچہ الصلوة کو عید میں نہ کہے
میں آیا ہے چنانچہ انہیں ۱۱ شعبہ کی اپنے باب رحمہ اور ابن مسیب اور طاؤس سے ملاقات اور ان سے ملاقات ہے اور ابن مسیب اور طاؤس ۸۸

السبعة وعشرون عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لا اذان
ساؤنہ نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ولا اقامة اخرجنا ابو داود واصطفا في البخاري وعن ابي سعيد
اور اقامت کہ لا روایت کیا اسے ابو داود نے اور اس کی اصل بخاری میں ہے۔

رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

قبل العید شيئا فاذا رجع الى منزله صلى كعتين ركعة ابن ماجه
عید کے پہلے کوئی نماز اور جب لوٹ کر اپنے گھر میں تو دو رکعت نماز پڑھتے روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اسناد

حسن وعنه كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يجزئ يوم الفطر
حسن ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر

ولا يصلي الى المصلي واول ثلثي يوم الفطر ثم يصرف فيقوم
اور عید اٹھنے کے دن طرف عید نماز کے اور دوسرے پہلے عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے

مقابل الناس والناس على صفوفهم فيعظهم ويأمرهم مستقيم
دوسرے لوگوں کے اور لوگ اپنی صفوں میں ہوتے پھر عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے

عليه عن عكرمة عن شبيب عن ابيه عن جده قال قال النبي صلى
علیہ ہے۔ اور عکرمة شبيب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے ہوا اپنے دادا سے روایت کرنا کہ نبی صلی

الله عليه وآله وسلم لا يشكر في الفطر سبعة في الاولى وسبعة في
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرا کہ عید فطر کی پہلی رکعت میں سات بار سبحان سبحان پڑھتے اور دوسری

الاخرة والفرقة بعدهما كاتير ما اخرج ابو داود وقال لا يرد
میں آیا ہے اور فرات دونوں میں سے بھیجے ہے روایت کیا اسے ابو داود نے اور فرات نے

عن البخاري صحيحه وعن ابي واقفة الليثي رضي الله تعالى عنه
بخاری سے صحیح ہے لیثی کے اور ابن واقفہ لیثی رضی اللہ عنہ سے

قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يصلي الا ثلثي الفطر ثم يصرف فيقوم
کہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرا کہ عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے

مسلم وعنه جابر رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى
مسلم سے اسے اسے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الله عليه وآله وسلم اذ كان يوم العي خالف الطريق اخرجه
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے

بخاري وكاني كاد وسيا بن عمر رضي الله تعالى عنهما فتوة وعن
بخاری کے اور ابو داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کے لیے اذان اور اقامت سنوئی نہیں۔ اس میں بعض مکتوبوں میں اگرچہ الصلوة کو عید میں نہ کہے
میں آیا ہے چنانچہ انہیں ۱۱ شعبہ کی اپنے باب رحمہ اور ابن مسیب اور طاؤس سے ملاقات اور ان سے ملاقات ہے اور ابن مسیب اور طاؤس ۸۸
ساؤنہ نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور اقامت کہ لا روایت کیا اسے ابو داود نے اور اس کی اصل بخاری میں ہے۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
عید کے پہلے کوئی نماز اور جب لوٹ کر اپنے گھر میں تو دو رکعت نماز پڑھتے روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اسناد
حسن وعنه كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يجزئ يوم الفطر
حسن ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر
اور عید اٹھنے کے دن طرف عید نماز کے اور دوسرے پہلے عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے
دوسرے لوگوں کے اور لوگ اپنی صفوں میں ہوتے پھر عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے
علیہ ہے۔ اور عکرمة شبيب سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے ہوا اپنے دادا سے روایت کرنا کہ نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرا کہ عید فطر کی پہلی رکعت میں سات بار سبحان سبحان پڑھتے اور دوسری
میں آیا ہے اور فرات دونوں میں سے بھیجے ہے روایت کیا اسے ابو داود نے اور فرات نے
بخاری سے صحیح ہے لیثی کے اور ابن واقفہ لیثی رضی اللہ عنہ سے
کہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرا کہ عید فطر کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے
مسلم سے اسے اسے۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن نماز پڑھتے پھر نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے
بخاری کے اور ابو داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

LA9

۸۹۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید کے لیے عید گاہ کی طرف پیدل جانا سنت ہے۔ آج کل بعض مالدار اور عوامی لوگ عبادت الہی کے اندر بھی انسانی مالدار کی راہوں

امارت کی شان دکھلاتے ہیں کہ نماز عید کیلئے بھی کھڑے اور قنوں میں بیٹھ کر جاتے ہیں عید کا آجادی سے کوئوں دو درمیں ہوئی کہ اتنی درمیں پیدل کی تحفیں

۱۷۷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص اور چرنے عید کے دن سلمان نماز عید ادا کر کے کسی تو دو سو سے روئے نماز عید ادا کرے اور یہ بھی مجرم ہو کہ قیودت کی وجہ نماز عید کو کسی دوسرے پر چھو لینا چاہیے ورنہ عید کا جس کو چھو کر پڑھنا سنت ۱۷۸

کسوف اور خسوف میں علماء کا اختلاف ہے، وہ دو وقتاً اور ہفتا میں منتقل ہوا ہر ایک فقط ایک ایک کسوف مختص ہے قرآن مجید میں خسوف کا استعمال قریش آیا ہے اور حدیث شریف میں خسوف الشمس واقع ہوا ہے اور کسوف بھی آفتاب کی طرف منسوب ہوا ہے اور وقت میں کسوف کا استعمال شمس میں اور خسوف کا قرص چھن ہے اور اسی بنا پر سفیال فقہاء کا ہے کہ کسوف کو آفتاب سے خاص کرتے ہیں اور خسوف کو چاند سے اور کسوف کے معنی مغیر ہو جانا اور سیاہ ہو جانا ہے ۱۷۹ قولہ عاذ باللہ

کما امام حنفی کا کہنے کے نماز میں

ہیں اور چاند ہیں کی سنت ہے کیونکہ دلال کے واجب ہونے کی بنا پر ہیں نیز اور عرفاء و دھار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَسَلِّمْ
 الْمَدِيْنَةُ وَلَهُمْ يَوْمَازٍ يَلْعَبُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اَبَدُ لَكَ اللهُ بِهَا خَيْرًا
 رَمَهُمَا يَوْمَ لَا أَفْضَلُ وَيَوْمَ الْفِطْرِ يُخْرَجُ الْبُؤْدُ وَكَوَالِ النَّسَائِيِّ بِإِسْنَادٍ
 مُّجِيدٍ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْزِلٍ
 مَّا شَاءَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَحَسَنٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 اصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمٍ عِيدٍ فَصَلَّى فِيْهِمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَوةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ الْبُؤْدُ وَكَوَالِ النَّسَائِيِّ

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

کہن کی نماز کے بیان میں ہے

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ
انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِلْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يُكْسِفَانِ بِلَوْتٍ أَوْ دُلَّ
لَمْ يَكُنْ سُبْحٌ وَلَا عَصَا وَلَا نَارٌ وَلَا قَبَرٌ وَلَا حَيَوْنٌ فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تُكْشَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِدْعُوا حَتَّى تُكْشَفَ مَا بَيْنَكُمْ وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ

۱۰ قرعۃ السجود: ابو سلمہ میں روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کاتبیہ بغیر خدا جلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگوں کے طرف میں گاہ کے واسطے طلب
ہینے کے پس قازر پڑھی ساتھ صابون کے دو رکعت پکار کر پڑھی ان میں قرأت اور سانس ہوئے قبلہ کے دھارنے لگے اور اٹھاتے دوڑا ہاتھ اپنے لیے دھالے اور ۲۴

الْفُقْرَاءُ أَنْزَلْ عَلَيْنَا الْغِيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتُ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَغِ الْأَجْرُ

مَدَنی دین اور مادی دین کے درمیان فرق

پہر آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور انکو بخشا نہ دیا یہاں تک کہ آپ کی نعلینوں کی سفیدی نظر نہ آئی پھر آپ نے لوگوں کو سرفروشی سے روک دیا

اور اپنی جا درگاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: (میں نے) اپنے اترے اور درگاہ نماز کی ہے

پیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک سید بی ظاہری پروردہ گرجی اور چلی اور برسی روایت کیا کہ

ابوداؤد نے اور غریب کہا اور اسناد کی اچھی ہے اور جلد میں نہ کا قلم ہے (میں نے یاد کیا) میں

حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: **مَنْ جَاءَ إِلَى الْقَبِيلَةِ يَدْعُو أَوَّلَ صُلْبِهَا** لعائین

جہر فہمہ بالقرآنۃ وللہ روطی من مرسس ابی جعفر الباقری
نہاد لہ قرآن سے یہی اور ارفطی میں، یوحصف باقری مرسس حدیث میں (یوں) ہے

حَوْلَ رِجَاءٍ مَا لِيُتَحَوَّلَ الْقَطْرُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ جَلِيلًا

دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَقَامَ يُخِطِبُ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَالْقَطْعُ

السَّيِّئَاتِ فَادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْنِيَنَا فِرْعَوْنَ وَيَهْلِكَ

اَحْكُمْتُ وَفِيهِ الدُّعَاءُ بِمَسَاكِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: إذا قحطوا يستسقى بالعباس بن

عند المطر وقال اللهم انا كنا نستسقي بركك بنسنا فاستسقنا

اور فرماتے اے اللہ (جسے ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلہ سے مینہ مانگتے تھے) جس کو ہم نے پرستنا تھا

در بہ تیرے بس ایسے جی کہ جی کا وسیلہ لائے ہیں تو ہمیں بارش برسا پہر لوگ بارش برسا لے جاتے روایت کرا لے بخاری اور

حضرت علیؓ نے یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کے ساتھ جو یہی چاہے اور یہی کرے، میں اس کے ساتھ ہوں۔ اور یہی ہے حضرت عباسؓ کا یہ قول کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں اور حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوں۔

پھر چاروں طرف سے آگ سے محفوظ رہے۔
ہوئے۔ چاند کے ۱۲ حصوں میں سے
سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہستی قائم کیے
صرف دعا کی اور ان کے کوئی
تلاذ نہیں پڑھی۔ سیدنا اسے
امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ کثرت
ہستی صرف دعا کے لئے ہے۔
ہو جاتی ہے۔ ورنہ وہ غلبہ میں
کوئی نیا کار نہیں کہتے تھے بلکہ ان کا
مطلب یہ تھا کہ سنتیں ہستی
تلاذ ہو جائیں اور صرف دعا کے
یعنی دونوں جو سب سے اول
سے سرفرازی میں لکھا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہستی طلب بار بار
چند صورتوں کے ساتھ کی ہے
اول یہ کہ ہستی کہتے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں تسبیح لائے اور دونوں کو
دو رکعت نماز پڑھائی اور ان کو
خطبہ اور وعظ سنایا اور ہم یہ
جموعہ کے روز جمعہ کے درمیان
ہر رکعت کے دعا کی۔ مومن
یہ عرف صبر پڑھنے کے لئے
دعا کی اور موت آئی۔ خبر
ہمیں پڑھا اور نہ ہی جموعہ کا
روز تھا۔ واقعہ یہ کہ ہستی
کا ہے۔ چنانچہ ہم یہ ایک روز
آپ سے مسجد میں بیٹھ کر
بے ادعا تھا۔ مگر جس
سے دعا ہوئی۔ مسجد کے
دروازہ سے پہنچا اور رکعت
مقام، چاند ازین میں آپ سے
بابر کہنے دعا کی سنتیں
بعض عزت میں جگہ میں
سے باقی ہوئے۔ مگر یہ
وہی نہیں ہے جو سب سے
ہوئی۔ وہ اپنے ہاتھ سے دعا
کی اور اپنے جب کسی بار کہنے
دعا کی تو حق تعالیٰ نے یہ
فضل و کرم سے بار بار
کو نماز فرمائی۔ اس سے
بروز میں ہے، اس بات کو
صحیح اور سن بات

یعنی یہ بارہاں عالم قدس اور طہارت سے نازل ہوئی ہیں اور اس عالم کشف کے اجزاء کے ساتھ ابھی آلودہ نہیں ہوئیں بعض

أَنِسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَصَابَنَا وَخَنُ نَعْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

انص رحمہ اللہ قالی عنہ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا یہی صحیح ہے کہ اودھیم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کہتے ہیں: "تو اس نے اپنا کپڑا اتار دیا یہاں تک کہ اس کو بارش پہنچی اور فرمایا کہ یہ ایسے رب سے اپنی

آپ سے یہ روایت کیا اے مسلم نے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطْرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَارِيحًا

اُخْرَجَاهُ وَعَزَّ سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْمَجِيدِ

سنتقام میں (اس طرح) دعا مانگی لئے اللہ کو اسے ہم کو یاد سے جو کاٹو ہو خوب کڑوئے والا جلدی برسے والا چھتے بجلی والا کہ

روایت کیا اس سے تم دم بھیجی پھر فی ہندو اہلبیت پانی والے عجب پر دم اور موت کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُسْقِ فَرَأَى نَمْلًا

سُتَاقِبَةُ عَلَى ظَهْرِهَا رَافِعَةً قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ تَقُولُ لَهُمْ إِنِّي أَلْخَلَقْتُ

آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور کہتی تھی اے خداوند ہم ایک مخلوق ہیں

یہی ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور ان کو مقرر کیا کہ تم اس کے لئے ہو۔

کہ روایت اسے احمد نے اور صحیح کہا اسے عالم نے۔ اور النش رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے کہ نبی

سَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَسْتَسْقِ فَاشَارِطُهُمْ كَفِيرًا إِلَى السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ مُسَرِّعًا

باب في السياس

ماہ لباس کے بیان میں ہے

عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْجَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے ابو عامر اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ

اور وہ اسکے حکم سے دین پر پانی برسا دے۔ خلافت دین سابقہ سر موی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو ہاتھوں کو سمایا کیجیے کرتے۔ جب کسی مصیبت سے بچنا چاہتے تو انھوں کی پیشین گوئی کی طرف رہتے تھے اور ان کیلئے دعا کرتے۔ وقت کا ٹھکانا میت کو ایسے ہی کیعرف کیا جاتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غصہ نہ کرے کیل کو دور فرماتے۔ ۱۲

۱۷ قولہ فرما کہ : کہ خرمہ زنا ساقی میں نام کپڑوں کا تھا کہ بنا ہوا اون اور بارش میں سے لیکن مرد اس جگہ بیٹھیں اس لیے کہ وہ مباح اور حلال ہے و بیہوش ہے ، یعنی نے اسکو پہنا ہے اور اوپر اس کے حمل کی گئی ہے حدیث البوداؤد کی جو کہ عبد اللہ بن سعد سے ہے ۹۴

صلى الله عليه وسلم وليكون من امتي اقوام يستحيون الخروا خير رواه

اس نے رویت کی ہے
باب مسجد سے کہ ہمارے
مسجد نے دیکھا میں نے نماز
میں ایک مرد کو سفید
خچر پر کہ اوپر اس کے تمامہ
تھا خرمیہ سے اور کہتا
تھا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حجے
پہنایا ہے روایت کیا
اسکو ترمذی اور ضاعی
نے اور ذکر کیا اسکو بخاری

۵۲ "مسک الختام" سے
اصحیٰ سے معلوم ہوتا ہے
کہ ریشمی لباس مردوں
کے لیے حرام ہے۔ البتہ چادر
گفت کے برابر گداری
وغیرہ جائز اور مباح ہے
جیسا کہ حضرت عمرؓ
کی روایت سے
معلوم ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ
تفصیل سے دیکھئے۔

علاج کسبہ تنگی
کا کفر جمعہ ہوتا ہے۔
پہلے یہ حرف ش کی
ادایت میں ہے کہ کفر
کے لئے اللہ علیہ وسلم نے
بید الرحمن بن عوف
کو فرمایا کہ وہ
جو لوگوں کی کسرت سے
نکلتے جن میں میرا ہونگی

یہیں رئیس کے مرنے سے
کی اجازت فرمائی
بعض علماء نے کہا ہے
یہ رخصت صرف سفر کی
میت میں ہے کہ انکو
میت غزوات میں جبکہ
ہوں سے جوؤں کی
مریت سے خارج کی
کتابت کی تو آپ نے یہ

ازت فرمایا کہ

۹۵۔ قولہ محض فرین الخ کا الہام نہ نکالنے میں تعقیق و بیکاری ہے۔ درمیان میں دونوں کے اس طرح کہ متع وہ سرخ کیڑا ہے جو کسی کار نہ نکا ہو اور وہ سباج وہ سرخ

أَنَّهُمْ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةٌ أَنْ يَرَىٰ أَنَّهُ يُعْبِدُهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْإِمَامُ مُقَاتِلٌ وَعَنْ

یہ کہ انکا اثر اُسیر دیجھا جاتے روایت کیا اسے پہلی ہے اور دوسری

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بَشِّرَ النَّفْسَ وَالْعَصْفَ زَوَاةً مَسِيَّةً مَوْعِنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهِيَ

رہنمائی اور کس کے رہنے ہوئے کپڑوں کے پٹے اور دانت کی اور مسکاتے اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأی علی بن ابی طالب علیہ السلام ثوباً معصفاً

وقال أمك أمرك هذا رواه مسلم وعنه أمي بنت أبي بكر رضي

یہ قول کیا تھی ان کے سامنے حکم دیا ہے: روایت کیا ہے مسلم نے۔ اور روایت کی اسناد میں ابی بنہ رومی

لِلّٰهِ نَعْلَمُ اَعْمٰهُمُ اَنّٰہَا اَخْرَجَتْ حِمَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لقد تعالیٰ عنہا سے کہہ نکالا کہ میں نے جیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

مسلّم زاد کائنات عنہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حتیٰ وفات

مسموم ہے اور اس کے خمار سے نہ کہ اس کے تھلاؤ جیسا کہ غلط فہمی اکثر عامیوں کے ہوں تک کہ وہ

سستیف ہاؤز اد الخاری فی الادب المفرد و کار یلیسم اللہ

کتاب کی کتاب

عَمَّ الْوَهْدَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرما رکھو، عیسیٰ علیہ السلام

لذلوں کے لئے والی موت کا بہت ذکر کیا کرونگے روایت کیا اسے نزدیکی میں سنا ہے

عمر بن الخطاب سے ابن عباس نے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ

علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جسے موت کی آرزو نہ رہے سب سے بڑھ کر نازل ہوئی چوہہ درگزر

یا مالک ان کا نشان ہے جیسا کہ محدث میں ہے من احب لہما للہ احب اللہ لغاۃ اور مسطور دن کے فتنے کے خوف سے

۱۰۔ ممنوع نہیں ۱۱۔

ہے جو رنگ بنیں کیا گیا کسم
سے ۱۲ مک ۵۲ فولہ دیا

مغرب دیا ہے اور دیا
کاڑھے ریشم کو کہتے ہیں ۳۳

۵۴ ذیل لفظوں سے بحث

یہیں دلیل ہے اور پر اس بات کے کہ مستحب ہے اچھا کھانا

اور واسطے نماز جمعہ کے ۱۲

۱۵ امام محمد بن اسماعیل
جاری کی ایک مستقل کتاب
۱۶ ۱۷ موت کے

یاد کرتے سے یہ مطلب
ہے کہ انسان، مں بات

ہے اور اپنے اعمال کا پیرہ

مجھے بس ابوالہاسے درستی
 دے کے مدد سے دے
 دینے لگا ہوا ہے تو یہ

سائبروچا رہیمہ درود

۱۲۔ کام آجی ۱۲

مذہب و دین کا یہ سب سے بڑا اصول ہے۔

سے مصیبت کے لیے

منع ہے

ہی سے، خوش

ہوے کی سلامتی ہے
ہے اور اللہ ہی ہے

تسکی روز و کمر ما جانتے

Year	Percent
1950	7.0
1960	8.5
1970	10.0
1980	11.5

۹۶ قولہ تعالیٰ موتکم، انہ مراد اس سے یہ ہے کہ جو قریب جان بچنے کے ہوا کے پاس لا الہ الا اللہ پڑھا جاوے اور کہا امام شریعت نے

كَانَ لَا يَدُومُنِيَا فَلْيَقُلْ لِلَّهِ حِسْنِي مَا كَانَتِ الْحَبْلُ وَخَبَالِي وَوَقِي

وہ عزادار ہی خوشحال اور نیکر ہو جاتا ہے۔ (پس) کھیلے اور خوب ننگے پہرے لیے زندگی گزیرتا ہے۔ لیکن وہ کھانا اور نمونہ کڑے پہنچے۔

كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّمُتَّفِقٍ عَلَيْهِ عَنِ زَيْنِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

عَزَّالْتُمْ صَبْرًا ۚ اللَّهُ عَلِيمٌ ذُو الْإِلْهِ ۚ وَقَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْحَيَاتِ

رواہ الثلاثہ وصحیحه ابن حبان وعن ابی سعید وابی ہریرۃ رضی

روایت کیا اسے شیعوں نے تو یہ بھی کہا اسے ابن جبران نے - اور ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما

اساتے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ ﷺ علیہ السلام نے فرمایا: "مؤمنین کرو اپنے مریضوں کو"۔

روایت کیا ہے مسلم نے اور بھاروں نے اور مفضل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ

تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انزلوا علی مولی

یہ روایت کیا اسے ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے۔ اور روایت ہے امام مسلمہ رحمہ اللہ

اللَّهُ تَكَلَّمَ بِهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

إِلَى سُلَيْمَةَ وَعَلَى نَفْسٍ بَصِيرَةٍ فَأَخْبَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا أَمِضَ اتَّبَعَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہم نے ان کو کھانے کو بلایا تو ان سے کہا کہ تم لوگ اپنے لئے کچھ ہی دعا کرو

ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جو آپ نے فرمایا اللہ ابواسمہ کو بخش دے اور بلند کر

در اسکی قبر میں خراچی اور روٹنی کر دے اور قلعہ ہو اس کے

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

یہ سید جین نوری بھی بابر حجازی متفق علیہ عنہا رضوان اللہ علیہما اجمعین

یہ سب باتیں اور وہ سب طرح کی باتیں ہیں اور اس سے دیکھنے والوں کو شاید ایک غٹ اور جھٹ

۹۷ ۱۵۱ احادیث میں دلیل ہے اس امر کی کہ میت کو جو سہ دینا جائز ہے اور مسلمان میت ظاہر ہے ۱۲ مسک ۱۵۱ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت بعد مرنے کے تو حق کا زیور بارہا جتا ہے یہاں تک کہ اس نے کوئی اسکا وارث وغیرہ ادا کرے اور اس میں ترغیب اور تنبیہ ہے اس امر پر کہ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ رَأَاهُ الْجَحَارِيُّ وَعَنْ أَبِي

ہر روزہ رعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نفس المؤمن معلقة یدائینہ

سُحْقَىٰ يُقْضَىٰ عَنْهُ رَافِعًا أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

وَرَفَعِي اللَّهُ عَنْهَا إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِلَّهِ صَلَاتِي وَنَسِيْتُكَ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

عَنْ رَأْسِهِ فَمَاتَ اَغْسَلُوْهُ بِمَاءٍ وَوَسَدُوْهُ كَيْفَ نَهَى فِي تَوْبَتِهِ مُتَّفَقٌ

عَنْ حَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَا لِلَّهِ مَا نَذَرِي جُزْءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلِّ كَمَا جِئْتَ مَوْتَانَا أَمْ لَا أَحَدٌ يَشْرِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

وَعَنْ أُمِّ عَصِيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى

لِلّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نَعْبُدُ اَبْنَاءَ قَوْمٍ قَالِ غِصْلًا لِّدُنَا اَوْ خَمْسًا

وَأَكْثَرُ مَنْ ذَلِكُ إِنْ رَأَيْتَ ذَٰلِكَ بِمَاءٍ وَرَسُولٍ رَأَىٰ جَعَلَ فِي الْأَرْضِ

وَمِنْ شَيْءٍ مَزَكٍ فَرَقْنَاهُ أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقُّهُ فَقَالَ أَشْعَرُهَا أَلَا تَسْمَعُونَ

شَفَقَ عَلَيْنَا فِي رَأْيِهِ إِنْ يَمْلِكُنَا وَمَوَاضِعُ الْوَصْفِ وَفِيهَا رَفَعَتْ

فَضْرُوعُهَا ثَلَاثُ قُرُونٍ فَالْقَيْنَا خَلْفَهُ وَخَلْفَهُ

فَخَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

تَلْتَمِشُوا ابْنِ بَيْضٍ يَحْيَى لَيْتَ مَنْ كُرِهُتُمْ لَيْسَ فِيهَا قَيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

یہ حدیث تعلق علیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مرا عبد اللہ بن ابی جہل بنہ کے ساتھ تھا تو ان سے کہتا تھا کہ تم لوگ اس سے بچو کہ وہ تم کو قتل کر دے گا

اللَّهُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

أَعْطِنِي قَيْصَكَ الْكَفَنِيَّةَ فَأَعْطَاهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ حدیث تعلق علیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مرا عبد اللہ بن ابی جہل بنہ کے ساتھ تھا تو ان سے کہتا تھا کہ تم لوگ اس سے بچو کہ وہ تم کو قتل کر دے گا

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُسُومُ

شَابِكُمُ الْبَيْضُ فَأَنْهَاهُمْ مِنْ خَيْرِ نِيَابِكُمْ وَكُنُوا قَوْمًا كَرَامًا كَرَاهَةَ الْخُسْفَا

یہ حدیث تعلق علیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مرا عبد اللہ بن ابی جہل بنہ کے ساتھ تھا تو ان سے کہتا تھا کہ تم لوگ اس سے بچو کہ وہ تم کو قتل کر دے گا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

فَلْيُحْسِنِ كَفَنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ رِجَالٍ كَانُوا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سَلَّيْهُمْ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيْمَنُ

أَكْثَرُ أَخَذَ الْقُرْآنَ فَبَقِيَ مَنُ فِي الْحَدِّ وَلَمْ يُعْصَلْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

رَوَاهُ ابْنُ خَرِشٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَعَالَى الْوَأَفِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسَلِّبُ سِرَّيْهِمَا وَرَوَاهُ أَبُو

دَاوُدَ وَعَنْ كَيْسَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَهَا لَوِيتَ قَبْلِي فَعَسَلْتُكَ أَحَدٌ رَوَاهُ أَحَدٌ وَابْنُ فَاجٍ وَصَحَّحَ ابْنُ جِبْرِانَ

یہ حدیث تعلق علیہ سے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب مرا عبد اللہ بن ابی جہل بنہ کے ساتھ تھا تو ان سے کہتا تھا کہ تم لوگ اس سے بچو کہ وہ تم کو قتل کر دے گا

۹۹ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جائز ہے کہ مرد اپنی بی بی کو غسل دے جیسے کہ ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کو جائز ہے کہ عورت اپنے خاوند کو غسل دے ۱۲ مسک

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اور روایت ہے اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عَنْهَا أَوْصَتْ أَنْ يُغَسَّلَ بِهَا عَلَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَعَنْ

عنه ما تروى من حديث علي بن رضى الله عنه عن ابي ان كوشل دین لہ روایت کیا اسے دارقطنی نے اور روایت کی

بُرَيْدَةَ فِي قِصَّةِ الْغَامِدِيَّةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُجُوعِهَا

بریدہ رضی اللہ عنہا سے غامدیہ کے قصہ میں جس کے لئے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپس کرانے کا

فِي الْيَوْمِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرِ

روزانہ کی حد میں اس رادھی کہتا ہے کہ اسے صبح اور شام کے بعد نماز جنازہ پڑھ کر پڑھ کر اور دن کی کسی روایت کیا اسے مسلم نے اور جابر رضی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کرایا گیا یا اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مرد جس نے اپنے

نَفْسَهُ بِمَشَاقِصٍ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

انکو تیرے مار ڈالا تھا تو اس پر اسے نماز جنازہ کی نہ پڑھی روایت کیا اسے مسلم نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْمَرْءَةِ الَّتِي كَانَتْ تَقْتُلُ نَفْسَهَا فَسَأَلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى

اس عورت کے قصہ میں روایت ہے جو خود میں جہاز و دیکر کی تھی دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَاتَتْ فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنَبُوْنَ فَمَا كُنْتُمْ تَصْعَقُونَ

ان کا حال پوچھا تو صحابیوں نے عرض کیا کہ وہ فوت ہو گئی ہے پوچھا کیا تم سے یہ نہ ہو سکا کہ تم کو خبر دے دو گویا انہوں نے اسے لڑکھو

أَمَرَهَا فَقَالَ دَلُونِي عَلَى قَبْرِهَا فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیا کہ اس کی قبر بتلاؤ اور نماز جنازہ پڑھو انہوں نے متفق ہو کر اس کی قبر بتلائی

ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْعَبْوَةُ ظَلَمَتْ عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُبَوِّرُهَا لَهُمْ

پھر اسے فرمایا کہ یہ قبریں اندھیروں سے پر ہو چکی ہیں اور اہل ایسے کے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے میری نماز سے جہنم کو

بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

بوستن کر دیتا ہے کہ اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْبِي عَنِ النَّبِيِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَحَسَنُ

والہ وسلم مسخ فرماتے تھے موت کی خبر دیتے تھے کہ روایت کیا اسے احمد اور بخاری نے اور حسن کہا اسے بخاری نے اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الْبَيْتِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِ إِلَى الْمَصَلِّ فَصَلَّى بِهِمْ وَ

گھر میں آئے اور نماز کی اس دن جس میں اس کا انتقال ہوا اور بعد گاہ میں اسی جگہ پر نماز کی اور

كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

جابر کہ میں اس پر کہیں بہ حد متفق علیہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

لخصاً ہے جو مسلم کی اکثر روایات کے نزدیک صاف اور لا محکمی تھے ساتھ ہی معلوم ہے اور اس صورت میں حدیث احمد بن حنبلہ سے اور ابو سلمہ نے بذات خود عورت غامدیہ کا جنازہ پڑھا اور ابو داؤد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی کی روایت ہے صاف صاف و کلام بصیرت بجمول ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں و لم یصل علیہا کے ساتھ تصریح ہے یہ روایات دلالت کرتی ہیں آپ کے جنازہ نہ پڑھنے پر لہذا امام نے صلوٰۃ علیہ الحمد و میں خلاف کیا ہے امام مالک کے نزدیک کہ وہ اور امام احمد کے نزدیک کہ اس کا نام اور اہل فضل کو نہ پڑنا چاہیے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ امام شافعی کے نزدیک ہے قول صحیح و المراد ان اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا وہ نہ تکلیف ہوگی اور حقیقت میں صحیح ہے کہ آپ کی تعظیم اور تکریم محفوظ اور محفوظ ہے نیز لینی منوع وہ ہے کہ کہیں بھی نہیں بازاروں میں اور درود پڑھنا وادہ محمد مجملہ گاؤں بہ گاؤں یا بلند

نظارہ پر کہہ رہا ہو کہ بیکارے کہ فلان مسردا مر گیا ہے۔ جاہلیت میں نبی کا دستور تھا۔ منع نہ کہ اس قرابت وغیرہ صلی رکھ کر دوس تاکہ جنازہ میں شامل ہو سکیں ۱۲ مسک ختام

کتاب الجنائز

الحمد لله رب العالمین سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی شفاعت مسلمان کے حق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ۱۰۰ بار دعا کا ایک حصہ قوی تر اور ظاہر موافق حدیث یہ ہے جا کر ہے بلکہ کراہت ۱۲ بار مسلمان نام ۱۲ بار ۱۱ بار ۱۰ بار ۹ بار ۸ بار ۷ بار ۶ بار ۵ بار ۴ بار ۳ بار ۲ بار ۱ بار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ مَيِّتٍ يَفْقُومُ

تسبیح میں نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ فوت ہو جس کو کھڑے ہوں

عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَسْتُرُ كُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ

اے جنازہ پر ایسے چالیس شخص جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں مگر قبول کرے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت فرمائی جائے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نماز پڑھنے میں سنے

وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ قَامَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا

بچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر جو کھڑی تھی اپنے نفاس میں تو آپ اس کے برابر کھڑے ہوئے

مُتَّقٍ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نماز پڑھی رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹوں پر مسجد میں لکھ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يَكُونُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَرْبَعًا

عبدالرحمن بن ابی لیلے سے کہنا زید بن ارقم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے

وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خَسَّافٍ فَقَالَ كَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انہوں نے ایک جنازہ پر چار تکبیریں کہیں پھر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أَلَهُ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ هَارِوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَرْبَعَةً وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیریں کہیں پھر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَنَسٍ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ سِتًّا وَقَالَ تَبْدَرُمِي رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ

کہ انہوں نے سهل بن حنیف پر چھ تکبیریں کہیں اور فرمایا کہ یہ بدیہی ہے روایت کیا اسے سعید بن

مَنْصُورٌ وَاصْلًا فِي بَيْتِ بَخَارِيٍّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ

منصور نے اور اسکی اصل بخاری میں ہے اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَرْبَعًا وَيَقْرَأُ بِهَا تَحِيَّةَ الْكِتَابِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور پہلی تکبیر میں سورۃ فاتحہ

فِي الْكُبْرَةِ الْأُولَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بڑے کتبے سے روایت کیا اسے شافعی نے ضعیف اسناد سے اور طلحہ بن عبد اللہ

بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے

فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعَالَى ثَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ

سورۃ فاتحہ پڑھی تو فرمایا اس کو میں نے اس پر سو بار پڑھا ہے تاکہ تم جان لو کہ یہ بھی ستر بار پڑھنا ہے اسے بخاری نے اور عوف بن

کتاب حدیث میں ہے

ہے قرأت فاتحہ کے

وہو پر نماز جنازہ

میں کہہ کر سنت سے پڑھا

سینچ صلی اللہ علیہ وسلم

وہو کا طریق باتوں

کا اور کئے تھے بعضی امر

وہو کا سلف خلف سے

اسکے وجہ کی طرف

اور بعض عدم مشورہ

کے قائل ہیں اور وہ ہیں

انکی حدیث عبدالرحمن

مسعودی کی ہے کہ وقت

نماز رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قراۃ

فاتحہ الکتبہ کلمۃ

الکبیرۃ بل قال کبرۃ

میں لانا ہمارے خیر میں

اطاعت الکتبہ کلمۃ

لیکن انصار میں اس

حدیث کو کسی کتاب کی

طریق مقبول نہیں کیا

تاکہ صحت حدیث عدم

صحت سے معلوم ہو

نماز میں قول صحابی

سے اور وہ نامی ہے

اور ابن عباس میں

بہر جہت مقدم ہوگا

زمانی بہ اور نیز بن منذر

سنان مسعودی سے

قرأت فاتحہ الکتبہ

مسعودی نے کہا کہ مشورہ

تعلیٰ کی ہے کہ ان کے

کتاب نام ۱۲

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَتَسَلِّمُوا ۚ إِنَّهُ كَانَ شَرُّكُمْ عَلِيمًا ۖ

واللہ سے کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یاد کر لیتے ہیں اس لئے کہ

اچھی دیکھو اسے یہ گنتی ہے اللہ مجتہد کو اس کو اور رحم کر اس پر اور آرام دے اس کو اور جفا نہ کر اس سے اور اچھی کہ مناجاتی ہے کہ

مخلوہ واعسلہ بالماء والتیلہ والبدیدہ وبقاہ من الحماہ منی لنبوب
 فروغ کر اور وعدے اس کو اور برف اور اونوں سے اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے سفید گناہ

الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنِيِّ أَبْدَلُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ

وَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ وَقِفْتَ الْقَبْرِ وَعَدَ أَبِ الْقَارِ وَأَهْلُ مُسْلِمٍ وَعَنْ

اور دہل کر اس جنت میں ادھکا اسے فرمے کہ تھمتہ سے اور درج کے عذاب سے اور تیری تیسری اور روایت ہے کہ

۱۰۰

وہاں سے لوگوں کو بلایا گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ جو اس وقت تک اس خط کو نہیں لے سکتے تھے، اب اس خط کو لے کر آؤ۔

وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَذَكَرْنَا وَأَنشَأْنَا الدَّمَّ مِن آخِيتِنَا مِنَّا فَاجِبٌ عَلَى الْإِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّتْهُ مُسْلِمًا فَقَدْ عَلِيَ الْإِيمَانُ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَقْدِرْهُ

اور جس کو تم سے فوت کرے اسے ایمان پر
 بَعْدَ لَا رَاحَةَ مُسْلِمًا وَلَا رَاحَةَ وَعَدَمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقدمہ میں مذکور روایت کا اسے مسلم نے اور چاروں نے (اور اسی سے روایت یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جب جنازہ کی نماز پڑھو گے تو اس کے لیے دعا خالص کرو گے روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور

اور یہ بھی کہا اسے ان جہان ۲ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

اللَّهُ حَكِيمٌ ذَا بَالٍ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تَكْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ

نقد مونیہا البیوان تک سب کذاک فشر تصعونه عن زقار کم

سب کے طرف اس کو پکارا گئے اور اگر وہ کے برخلاف (یعنی یہاں سے) جدی میں آگئے تو وہاں سے بھی پکارا گئے۔

یہ بڑی شفیق علیہ السلام اور اسی سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے دفن کرے میں دیر نہ کرنا چاہیے۔

۱۷ احتمال ہے کہ آپ
نے دعا بھر سے پڑھی ہو
اور یہ بھی احتمال ہے
کہ عوف نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھ کر یہ دعا یاد
کر لی ہو فقہاء ملتے ہیں
آہستہ دعا پڑھنا خوب
سے اور دھن گنت ہیں کہ دنیا
کو نہ لانے کو اختیار رہے چاہے
آہستہ پڑھے چاہے تند
آواز سے پڑھے اور بعض
کہتے ہیں کہ دن کے وقت
آہستہ پڑھے اور رات
کے وقت تند آواز کے
ساتھ بہر صورت ضروری
ہے کہ ہاتھ نہ روکے سے
دعا کی جائے ۱۷
نماز یا نہ نماز میں مستحکم
آپ مروی ہیں کہ کسی
حق میں آپ نے کوئی دعا کی
اور کسی کے حق میں کوئی
غرض نہ جو بھگت مسلم
سے مروی ہے اس کے
پڑھ لینے کی اجازت اور
گنتی لکھ ہے کسی ایسے میں
دعا کی تخصیص ضروری
نہیں بعض ائمہ نے ایسے
دعاؤں کو آپسند کیا ہے
جس کا بخیر خیر اس حدیث
واجب دعا کو پسند
کرے ہیں ۱۷
خافضہ صوفیہ نے ایسی
کو نہ سیکے ہیں دعا لینے
کسی کے دکھانے نہ تھے
کا خیال نہ ہر خافضہ صوفیہ
اپنی خوش کردہ دعا میں
تین اور دعا ہے کہ اگر

کتاب الجنائز

۱۰۲
 لہذا یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے اور پوری روایتوں میں ہے اور جو شخص جنازہ پڑھ کر دفن کرنے سے پہلے چلاؤ کہ وہ ایک قیاط اجر کے کر پھر آیا بیٹھ اس کا اجر دفن ہونے کے پہلے دینے سے کہتر ہے۔ اس حدیث کو بارہ صحابیوں نے روایت کیا ہے اور ان کی

من شهد الجنائزۃ حتی یصل علیہا فلہ قیاط وممن شهدہا حتی تکفنت

فلہ قیاطان قیل وما القیاطان قال مثل الحبلین العظیمین متفق

علیہ وسلم حتی توضع فی الخد والیخاری من تبع جنازۃ مسلما لہا

واحتسابا وکان معہ حتی یصل علیہا ویقرع من دفنہا فانیہ برجمہ بقیاطان

کل قیاط مثل جبل حدو عن مسالو عن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اندر ای نبی صلی اللہ علیہ وسلم وایا بکر وعمر بن شوزام

الجنائزۃ رواہ الحسنۃ وصحیہ ابن جابر وأعلہ الشالی وطائفة

یا لرسال وعن ام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت نضنا عن

اتباء الجنائز وکم یعزم علینا متفق علیہ وعن ابی سعید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

اذا رايتہم الجنائزۃ فقوموا من تبعہا فلا یجلیس حتی توضع متفق علیہ

عن ابی اسحق از عیہ اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادخل المیت

من قبل جل لقبر وقال ہذا امر السنۃ اخرج ابو داود وحسن

ابن حجر عن ابی اسحق عن ابی اسحق عن ابی اسحق عن ابی اسحق

وضعتہ فی القبر فقولوا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم

یسنہ کہ ہے۔ ہر دم یہ کہ برادہ آدمی جس بڑے یا بے یلے اور سوار کو جنازہ کے لیے جیے جانا چاہیے تو پوری رحہ اور علماء کی ایک
 پیچیدہ کہ کرنا کہ ہے کہ نہ سوار تین بھی ہوں نہ مرد آگے جلیں۔ درنہ جنازہ کے پیچھے شخصی رحہ وغیرہ کے قائل ہیں۔

کہ روایت میں غلطی ہو
 من لا یرکب ولحدہ ہما
 وظم من حدہ ہما
 ایسے دفن کرنے کو جس
 پہلے دینے کا اجر دیا
 کے بارے میں ایک قیاط
 کا احد ہوا ہے ہر ایسے
 مسلم کی ایک روایت میں
 وضمہ ہما مثل احد ہما
 دونوں میں سے جو چاہے
 ہوا کہ ہے اور اس میں
 نے دفن کرنے کی روایت
 ہے کہ قیاطان میں لہجہ
 افضہا فی منزلہ یوم القیۃ
 نقل من حدہ ہما
 حدہ ہما دینے کا اجر دہ
 قیاط کہا جائے کہ میں
 چھوڑتا ہوں قیاط
 دن احد کے ہوا ہے ہر
 انوکھ سے جنازہ کے
 اس طرح جانے و ہوں کو اس
 سے ہے یا بیٹھ اور اس
 یا بائیں طرف بیٹھ جائے
 اس کے متعلق علماء کے مانج
 قول ہیں۔ اول یہ کہ جنازہ
 کے آگے جہت قبضہ ہر سوار
 اسے سب بیکار و پستے
 اخص۔ نہ کہ فعل ہے اور
 جمہور ملہ اور روایت میں
 اور امام احمد اور امام
 رحہ کا بیان ہے کہ جب دوم
 کہ جنازہ کے پیچھے چلتا
 بہتر ہے اور امام ابو حنیفہ
 رحہ اور امام مالک رحمہ
 نہ بیٹھ سوار کہ آگے
 پیچھے ہوں۔ ہاں میں رحہ
 موقع ہر چہ دست ہے
 اور اس میں برابر ہیں
 امام شافعی نے فرمایا کہ
 ہر دفن کا ہی قائل ہے۔

۱۰۳ اس میں دلیل ہے اس پر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محدث بنائی گئی۔ احمد اور ابن ماجہ نے اسناد حسن سے روایت کیا کہ میری دو آدمی تھے ایک محدث بنایا کرتا تھا اور دوسرا شوق مجاہد سے دونوں کی طلب میں کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ جو نہ پہلے آوے وہ اپنا

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْلُخْهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

وَأَعْلَى الدَّارِ قُطْنِي بِالْوَقْفِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ بِحُظْمِ الْمَيِّتِ كَمَا كُنْتَ بِحُظْمِ

رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَزَادَ مِنْ حَوْلِ بَشِيرٍ

بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ

وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي

عَدْنَانَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ

وَالْأَعْلَى الدَّارِ قُطْنِي بِالْوَقْفِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ بِحُظْمِ الْمَيِّتِ كَمَا كُنْتَ بِحُظْمِ

رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَزَادَ مِنْ حَوْلِ بَشِيرٍ

بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ

وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي

عَدْنَانَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ

وَالْأَعْلَى الدَّارِ قُطْنِي بِالْوَقْفِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ بِحُظْمِ الْمَيِّتِ كَمَا كُنْتَ بِحُظْمِ

کام شروع کرے پس
پہلے کھدائے والا آیا
اور اس میں اس پر بھی نہیں
ہے کہ کھدائی سے پہلے
حق سجاد و نقائے اپنے
جیب کے لیے وہ کھدائی
پسند فرمائی گئی جو فضل
انہیں ہے ۱۲
جس سے کھدائی کا
بانت کے جس سے ہوتا
ہو کہ کھدائی کا
علیہ السلام کی قبر مبارک
کی مٹی کی کسی قدر
اور بعض علماء کہتے ہیں
کہ کونان کی مٹی پر
بناستون سے کلاس
کے پاس میں کسی ایک
اخبار و آثار صحیحہ مدنی
میں اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے
سنگ کی قبر مبارک کے
بعض دیکھنے والے یہاں
کہتے ہیں کہ مٹی کی
اور حضرت ابوبکر ص
اور حضرت عمر رضی
قبروں کو دیکھا کہ وہ
مٹی کے گڑھے میں ہیں
اور بعض کہتے ہیں کہ وہ
بقدر ایک یا کثرت کے
مٹی سے بلند نہیں
بہت مٹی کے ان روایات
میں اس طرح تلخ مٹی
ہے کہ یہ مٹی قبر مبارک
بقدر ایک یا کثرت کے
مٹی اور دلیہ میں
عبد ملک کے مٹی
میں جب وہ سب بارک
کی دیوار مٹی تو مٹی

دیوار کی درستی کرائی اور قبر مبارک بشکل گومان بنوادی ۱۲

۵۰

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ...

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ... وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

فَرَأَيْتُ عُمَيْرَ بْنَ مَعَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ...

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ... وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

إِنَّا أَنْتُمْ نَصْرُؤُا إِلَيْهَا خَرَجَ ابْنُ مَرْجَانٍ وَأَصْلُهُ فِي مَسَلٍ لَيْسَ...

أَنَّ يُقْبَلَ الرَّجُلُ فِي الدَّلِيلِ خَرَجَ ابْنُ مَرْجَانٍ وَأَصْلُهُ فِي مَسَلٍ...

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ لَمَّا جَاءَهُ جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتِيلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ...

عَلَيْهَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتِيلٌ...

أَجْمَعُوا الشَّيْءَ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ...

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْقُبَا...

يَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى هَٰلِكَ لَيْلَا يَرْزَأُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِذَا رَأَوْا...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

أَبُو عَمِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ... وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا يَحْزُونَ نَسَأَ اللَّهُ لَنَا وَكَرَّسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

منہج اورد... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ فِي اللَّهِ وَلِيُّهُمْ الْأَشْجَارُ أَثَمًا بَلَاغًا ۚ

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ الْمُخَيْرَةِ نَحْوَهُ لَكِنْ قَالَ مُتَوَدِّدُ الْأَحْيَاءِ

کتاب التزکوة

تراپ زکوٰۃ کے بیان میں

عن أبي جعفر عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ أَنَّ اللَّهَ

قَدْ اقْرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَاتِهِ فِيْ اَمْوَالِهِمْ تَوْخَنَ مِنْ اَعْيَانِهِمْ فَادْرَاكَ

فقراءهم متفق عليه والنظا البخاري وعنه ابن فضال الله تعالى عنه

اِنَّ اَبَاكَ وَالصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَتَبَ لَهُ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ اِنَّكَ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُ
جو فرما کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں پر اور کئے ساتھ

اَمَّا رَسُوْلُهُ فَاِذَا رَفِئَ الرُّبُوعُ وَعِشْرِينَ مِنَ الْاَيْلِ فَمَادُوْهَا الْخَمْفَةَ

کُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسا وَعِشْرِينَ إِلَى الْخَمْسِ تَلْكَ لَيْلٍ فِيهِ رُفْدُهُ
 اگر پانچ گاو یا بکرہ کی عمر جب پہنچے پانچ و عیشتر تک تو ان میں سے ایک کو ہلا دینا چاہیے۔

مَخَاضُ نَسِيٍّ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَإِنْ لَمْ يُولَدْ ذَكَرًا فَادْبَحْهُ سِتًّا وَتِلْكَ

فَإِنْ رَجَعْتَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاذْكُرْهُ ۖ إِنَّكَ تَكُونُ مِنَ الْمَذْكُورِينَ

فَقَدْ جَاءَهُ طُورُهُ الْجَبِينُ فَأَذَا بَلَغَتْ وَاجِدَةً وَبُسَيْنَ إِلَى

وین من متو ایچما

عندك جزاءة وهنالك حقة فامنا نقبل بسم الله الحقة ويحس
 فارہیں وہ اور کے نام بتائی وائیں سے تمہاری یا کے اور ساء کے دو

[illegible][illegible]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرم کے مال تجارت اور زکوٰۃ فرض ہے۔ نیز یہی مذکور ہے فقہائے سنی اور امام شافعی ۱۱۲

نَعَاةُ ابْنِ دَاوُدَ وَاللَّهُ أَرْقَطُنِي وَكَفَى الْحَاكِمُ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ

حدیث کیا ہے ابو داؤد اور دارقطنی سے اس حدیث کا ترجمہ کیا ہے۔ امام دارقطنی نے یہ حدیث صحیح قرار دی ہے۔
اللَّهُ نَعَاةُ ابْنِ دَاوُدَ وَاللَّهُ أَرْقَطُنِي وَكَفَى الْحَاكِمُ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ

ابن شریک نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث کیا ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
سَلَّمَ قَالَ وَفِي الرِّكَازِ الْخُشْنُ مَشْقُوعٌ عَلَيْهِ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
جَدَّه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي كَنْزٍ وَجَدَهُ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
رَجُلًا فِي خَيْرَةٍ إِنْ وَجَدَ تَنَاقُصًا فِي مَسْكُونَةٍ فَعَرَفَهُ وَأَزْجَاهُ تَنَاقُصًا

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
فَرِيَّةً تَنَاقُصًا فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُشْنُ مَشْقُوعٌ عَلَيْهِ خَرَجَهُ أَسْرَاجَهُ بِأَسْنَادٍ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَخْلُصَ مِنَ الْمَجَازِ الْقَبْلِيَّةِ الصَّدَقَةُ رَأَى ابْنُ دَاوُدَ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
بَابُ مِمَّنْ قَاتِلُ الْفُجَّارِ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
وَأَمَّا وَلَيْتَ زَكَاةُ الْفُطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
وَأَمَّا وَلَيْتَ زَكَاةُ الْفُطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ

حدیث کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے زکوٰۃ دے گا وہ اس کے لیے ایک روزہ کی اجر ہے۔
وَأَمَّا وَلَيْتَ زَكَاةُ الْفُطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرم کے مال تجارت اور زکوٰۃ فرض ہے۔ نیز یہی مذکور ہے فقہائے سنی اور امام شافعی ۱۱۲

بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْهُمْ عَنِ الطَّوَالِ فِي هَذَا الْيَوْمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدِی

ضعیف اسناد سے یہی ہے کہ لوگوں کو لایہ بردار کر کے آئے دن پیرتے ہیں اور روایت ہے ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کُنَّا نَطْبِئُهَا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہم صدقہ فطر دیا کرتے تھے زمانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ
ایک صاع طعام سے کہ ایک صاع بھوسے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع انگور سے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ
یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے ایک صاع جو سے کہ ابو سعید نے کہا میں تو بھی لکھتے جاؤں گا
أَخْرَجَ كَمَا كُنْتَ أَخْرِجُهُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جو نکالا کرتا تھا زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وَلَا بِي دَاوُدَ وَلَا أَخْرَجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
اور ابو داؤد میں لایوں ہیں کہ میں ہر شے ایک صاع لکھتے جاؤں گا اور ابن عباس رضی اللہ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ
تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا فرض کیا فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کا (باعث)
طَهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَهْرَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ أَدَّاهَا
طہارت کے واسطے روزوں کے بیہودہ کلام اور سہالی کی باتوں سے اور واسطے کہانہ بن جانے مسکینوں کے ہر جس نے
قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مُقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهُوَ
نماز سے پہلے ادا کر لیا تو وہ صدقہ مقبول ہے اور جس نے نماز سے پہلے ادا کیا تو وہ صدقہ ہے
صَلَاةٍ فَتَمُوتُ الصَّدَقَاتُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ
(عام) صدقوں سے روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

الْحَيُّ بِرَأْسِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

تَفِيقُ بَيْنَهُمَا مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ حَامِدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

دائیں ہاتھ نے خرچ کیا کہ جس حد تک غنہ سے غنہ میں نہ ہو کہ اس میں سے

۱۵ یعنی اب تو جس کو زیادہ محتاج دیکھے اس کو دے وہ دیکھتے برعکس ہوتا ہے اسی واسطے آپ نے اس کو ایسا فرمایا ۱۲۔ ۱۱۵ کے معنی یہ ہے کہ جو فقیر کو لکڑہ یا سالی کو چشمہ پیرا تا جس میں شہر کی رضا عادیہ معلوم ہوئی ہے ۱۲۔ ۱۱۵ تو وہ جو گناہ میں

ہر ایک کو خدا تعالیٰ کے
 ایک نور اور ایک نور
 ایک کے نور میں
 کو شریک کر دے
 اور شریک اور شریک
 حدیث سے معلوم ہوا
 کہ جو شخص بلا ضرورت
 لوگوں کو ایسے سوال
 کرتا ہے کہ اس کے پاس
 مال زیادہ ہے جو
 تو وہ قیامت کے روز
 ذلیل اور خوار اور غنا
 اور غنہ میں مبتلا اور
 گرفتار ہوگا اور جو
 محتاج ہوں حاجت
 کے وقت تکے رسول
 کی اجازت سے چنانچہ
 قبضہ رہ نہ سکی
 کہ چنانچہ رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا اے قبضہ سوال
 کرنا حرام ہے اور ان
 سے مال جمع کر کے
 والا حرام کیا ہے
 صرف تین خصوصیات
 لیے سوال کی اجازت
 سے اول وہ فقیر
 پس کہ نہیں درود
 ایک روئے کے لیے
 ہی محتاج ہے اور اس
 کی قوم کے میں آدمی
 کہ دین کے فطانیہ
 محتاج ہو گیا دوم
 وہ شخص جس کا مال گناہ
 آؤں سے بڑا ہو گیا
 تیسرا شخص جس پر

قَالَ عَنْهُ اَخْرَقَ اَخِي خَدِيكًا قَالَ عَنِ اَخِي قَالَ اَنْتَ
 اس نے کہا میرے پاس اور ہی ہے آپ نے فرمایا اپنے علامہ پر صدقہ کر دیرم اس نے کہا میرے پاس اور ہی ہے فرمایا اب تو خوب
 ابصر واہ ابو داؤد والنسائی وصحیح ابن حبان والکلبی وعن عائشہ
 کہنے والے سے روایت کیا اسے ابو داؤد والنسائی نے اور صحیح کہا سے ابن حبان اور حاکم نے اور روایت سے عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا انفق
 رتبہ اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب عورت اپنے گھر کے
 المیزان طعمہ یا غیر مفسدة کان لھا اجرھا بما انفق و لزوجھا
 طعمہ سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو تنہ ہوگا اس کو ثواب اسے خرچ کرنے کا اور شوہر کو
 اجرہ بما النسب و الخازن مثل ذلك لا ینقص من اجر بعض شیئا
 اے کہاں نہ اور خزانچی کو ہی اس کی شے ہے نہ کہ جس کا کوئی دوسرے کے ثواب سے کہہ
 متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جات
 یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت سے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا ابی زب
 زینب امرأة ابن مسعود رضی اللہ عنہا قالت یا رسول اللہ انا انصرفت الیوم
 لکن مسعودی بیوی میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے البتہ آپ نے حکم دیا ہے آج
 بالصدقة وکان عندی خلعة فاردت ان اصدق بہ فزعم
 صدقہ دینے کا اور میرے پاس ابورسے میں ارادہ کیا میں نے اسے صدقہ دینے کا تو عبد اللہ بن
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ وولده اخ من تصدقت بہ علیہم فقال النبی صلی اللہ
 مسعود نے کہا کہ وہ اس کی اولاد زیادہ حقدار ہیں ان لوگوں سے جن کو میں صدقہ دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم صدقہ قل بن مسعود زوجک وولدک اخ من تصدقت
 والدہ وکلمے فرمایا صحیح کہا ہے ابن مسعود نے یہ اتنا ہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہیں ان لوگوں سے جو تو صدقہ
 بہ علیہم رواہ البخاری وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال
 کہے روایت کیا ہے بخاری نے اور روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یزال الرجل یسأل الناس حتی یاتی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے
 یوم القيمة و لیس فی وجھہ فرغہ حمیم متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ
 دن آویگا اور اسے موت ہر ایک کو موت کا فریاد ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت سے ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رتبہ اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگوں سے
 الناس مواکم تکثر انما یسأل حمراف لیستقل اولیستکثر رواہ
 وکما رتبہ سے ان کے مال یا مال بڑھانے کے لیے تو وہ مالک یا بے چکار یاں ہر جا سے کہے چاہے زیادہ سے روایت کیا اسے

۱۱۶ **ابو احمد** نے اپنے ہاتھ سے مزدوری کر کے کھانے کی فضیلت اور سوال کی خدمت ثابت ہوئی ۱۲۰۰ھ قمری غلامی میں لکھی ہوئی ہے۔
 اگر کسی نے فقیر کو زکوٰۃ کے طور پر کوئی چیز دی اور اس فقیر نے اس شخص کو جس کو کوئی عینی حرام تھی ہر کے طور پر دیدی تو اب غنی کو لینا حرام نہ ہوگا کیونکہ

۱۱۷ **ابو نعیم** کے کہنے سے جسے چاہی دیکھو اور کسی حدیث پر کسی حدیث سے ۱۱۸ معلوم ہوگا اگر کوئی ایسے شخص کو جو مال کھانے کی طاقت اور قدرت رکھتا ہو صدقہ لینا جائز نہیں۔ ان مالوں کو آفت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کرنا کہ تم چاہتے ہو تو اس شخص کو صدقہ دینا ہوں گا مطلب یہ کہ تمہاری طاقت حال و فقر معلوم ہوتا ہے کہ تم مال کمانے کی قدرت رکھتے ہو اگر حقیقت تم مال کمانے ہو تو تمہاری یہ حد جائز نہیں اور اگر تمہاری حالت دراصل غنی نہیں اور تم صدقہ لینا چاہو ہو تو میں نہیں صدقہ دیتا ہوں اور بعض کہنا کہ مطلب یہ کہ صدقہ لینا تمہارا کوئی حرام اگر تم حرام کھاتے ہو تو میں جو تم کو حرام دیتا ہوں لیکن یہ حکمت بعد از موت اور نہ بکے فرمانی کہ تم ایسے پست متاؤ دین میں کوئی حرام کھانے پر بھی ہوجاؤ اور ان کلمات کا مطلب نہیں کہ آپ نے کوئی حرام کھا کے اس کو حرام دیا ہے بلکہ اس میں غی کے بعد کوئی حد نہیں اور نہ واسطے مندرست کام کرنے کے روایت کیا اس امر کا

مسند و عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان یأخذ احدکم حبلہ فیاخی بجمۃ الحطب علی ظہرہ فیدعیہ فیکف بہا وجہ خیر لہ من ان یشال الناس عظمیٰ او منعویۃ
 اور روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۱۹ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۲۰ **رواہ البخاری عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السائل ید وشریکہا الرجل وجہہ الا ان**
 اور روایت ہے سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲۱ **سؤال الرجل سلطانا او فی غیرہ لا بد من رواۃ الترمذی و صحیحہ**
 اور روایت ہے ترمذی سے ۱۲۲ **سؤال کرے حاکم کو یا سوال کرے اسے کہ میں جو ضرورت اسکو روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو**

بَابُ قَسْمِ الصَّدَقَاتِ

عن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا الخمسۃ لعلہا او
 روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲۳ **رجل اشتراہا مالہ او غارم او غازی فی سبیل اللہ او مسکین تصدق**
 روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲۴ **علیہ منہا فی ہذہ منہا لغنی رواۃ احمد و ابو داود و ابن ماجہ و صحیحہ**
 روایت ہے احمد و ابو داود و ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس امر کا ۱۲۵ **الحاکم و اعلیٰ بالارسال و عن عبید اللہ بن عدی بن حیار**
 روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن حیار سے ۱۲۶ **ان رجلا من جلدناہ انہما اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۲۷ **ساکرین من الہکۃ ففعل فیہما البصر فزاهما جلدین فقال ان**
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۲۸ **شئہ اخرجکمما ولا حظ فیہما لغنی ولا لفقیر یکتسب رواۃ احمد و**
 روایت ہے احمد و ابو داود و ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس امر کا

اور اس علم کے ذریعہ سے کہ اگر کوئی شخص مال کو صدقہ لینا چاہے لیکن اس میں غی ہو تو اس کو حرام دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص مال کو صدقہ لینا چاہے لیکن اس میں غی ہو تو اس کو حرام دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص مال کو صدقہ لینا چاہے لیکن اس میں غی ہو تو اس کو حرام دینا چاہیے۔

۱۱۶ تاوان اٹھانے سے یہ مرد اسے کہہ لیا کسی قوم کے درمیان آپس میں طرانی شروع ہے اور وہ ایک دوسرے کے خون پہلے ہیں پس ایک شخص اٹھنے کے کدہ آئے درمیان صبح کر اڑے اور اٹھنے درمیان جو فتنہ اور فساد برپا ہے اس کو مٹا دے پس وہاں تک کہ کتاب ہے کہ تھمارے جو آدمی درو گئے ہیں تم انکے دے خون

ہائے نوادہ ہیں میں طانی
نکر و اور انکے خون پہا
اپنے ذمہ لیں اور ان کا
ضامن بننا ہے اور اس
سے وہ مرد عی جو جاتا
نویسے شخص کے یوسف
نک سوال کرنا جائز ہے جہت
نک اس کو اس قدر وہ یہ
وصول ہو چکے ہیں
عناں ہوا ہے ۱۲۔
۱۳ یعنی اس کا
کوئی ناکافی آفت بیج
جائے اس کا ذمہ ل
رہہ ہو جائے اور ان
سیس کے یوسف ہو جائے
جیسے مثلاً مکان کو آگ
لگ جائے اور گھر کا مال
و سب بھل کر لکھ کا ڈیہر
ہو جائے یا جو گھر کا نام
مال کا سبب جہاں لہجہ
پس اس شخص کے یوسف
ضرورت سوال کرنا جائز
ہے ۱۲ ۱۳ حدیث
سے معلوم ہوا کہ یہ
کم آدمی اگر کوئی میں
مقبول ہوگی ہی نام فی
کا ذمہ ہے اور دیگر سبب
کے نزدیک و غصہ کی نہاد
نہی سنی ہے یہ شخص کہ
نسبت ہی جو پہلے ملدا
شہور تھا بھر غصہ اور
مکدست ہوکا لیجی جب
اس کی قوم میں یوسف
مداہرہ کھلا آدمی یہ
یہ میں کو ذمہ یوسف

قَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ إِهْلَاقٍ رَضِيَ
ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے قبیسہ بن محمد بن علقمہ بن ابی ریحہ نے روایت کی ہے
اللَّهُ تَعَالَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ
المرتبائے عنده انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا
لَا يَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ يَحِلُّ حَالَهُ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَصِيبَهَا
انہیں تین شخصوں کو (ایک) وہ آدمی جو قرضدار ہو جائے لے تو طلال ہو جائے اس کو سوال یہاں تک کہ چلو جس کو اٹھا
ثُمَّ يَسْأَلُ رَجُلٌ أَصَابَتْ جَائِحَةٌ أَجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى
پھر سوال کرنا رہے (دوسرا) وہ آدمی کو جو بیوی اور بچے قرض سے الیں کہ مٹا ہو جائے اس کا تو حلال ہو جائے اس کو سوال یہاں تک
يُصِيبُ قَوْمًا مِنْ عِيْشٍ رَجُلٌ أَصَابَتْ قَوَاهُ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي
چلو اس کو اس مال کہ قرض سے اس کی گران (یسر) وہ شخص کہ کوئی ہوا اس کو قرض تمام کر کرے ہوں میں آدمی (دو) کو
أَجْحَى مَرَقَةٍ قَدْ أَصَابَتْ فَلَا نَافَةَ فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَصِيبَهَا
عقل کے لئے اس کی قوم سے کہ فلائے شخص کو بے شک قرض ہو جائے تو حلال ہو جائے اس کو سوال یہاں تک کہ مجاہدے میں
قَوْمًا مِنْ عِيْشٍ فَمَا سِوَاهُمْ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَمِعْتُ يَأْكُلُهُ
اتنا مال جس سے میں گران نہیں ہو جاوے اور سوال ان شخصوں کے سوال کرنا اسے قرض حرام ہے اور جو سوال کرنا ہے
صَاحِبِهِ سَخَّرَ رَأَاهُ مَسْبُورًا وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ خُرْمَةَ وَابْنُ جَبَانٍ
دو حرام کھانا ہے روایت کیا ہے مسلم نے ابو داؤد اور ابن خرمہ اور ابن جہان نے اور
عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْكَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الضَّيْفَةَ لَا يَسْتَعْرِضُ لَهَا حَمَلٌ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کر کے لے مانتا نہیں
إِنَّمَا هِيَ أَوْ سَاخِرُ النَّكَاسِ وَفِي رَوَايَةٍ قَوْلُهَا لَا يَحِلُّ لِحَمَلٍ وَلَا لِرَأْسِ الْحَمَلِ
وہ تو نہ کوئی لڑکے بالوں کی بی بی ہے اور ایک روایت میں یہ ہے اور ذمہ اور سوال کر کے سے سوال نہیں
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا
روایت کیا ہے مسلم نے اور روایت ہے جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے
وَعُمَانُ بْنُ عَفَفَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
عثمان بن عفان بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑی گئے کہا یا رسول اللہ
اللَّهُ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خَيْسٍ خَيْرًا وَتَرَكْتَنَا وَخُنَّ فَمِنْ مَثَرَةٍ
اس نے اپنے جہر کی (لوٹ) کے یا بنو ہاشم بنی مطلب کو دیا اور ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم اور یہ ایک
وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ
ہیں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو مطلب اور

ہاں کے یوسف مردوں کو راجا کرے وہ بعض علماء نے کہتے کہ میں آدمی کی شہادت کی کوئی ضرورت نہیں بھلا قریشیوں کی طرح دو آدمی کی شہادت
چھوٹی ہے۔ در حدیث میں جو تین آدمیوں کی شہادت مذکور ہے یہ کسی اور مذہب ہے۔ خود ہنر نہ داند فتنے قربت کے درجہ میں حضرت صدیق اکبر

۱۱۹ بعد روزہ رکھنے اور افطار نہ کرنے حکمت۔ شیخ شرجی مؤلف ہیں لکھا ہے کہ اگر کو ایک شہر میں چاند دیکھا جائے اور دوسرے شہر میں بادِ جوہِ ملائش آئندیت سے معلوم ہو کہ چاند کے یکجہریں روزہ رکھنا اور افطار کرنا چاہیے اگر بر و غبار کی وجہ سے تیس کو چاند نظر آئے تو یہ ہے تیس ان کے بعد

ابن خزيمة وابن حبان وعنه ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال

[illegible]

فَافْطُرُوا فَاَنْعَمَ عَلَيْكُمْ فَاقْدَرُوا لَآلِ مَتْنِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْعَمَ عَلَيْكُمْ

فَأَقْدِرُوا الْثَلَاثِينَ وَالْبَحَارِيَّ فَأَكْمَلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ وَلَكِنْ فِي حَدِيثٍ

بی ہر تہ فاکیلو اعدہ شعبان ثلاثین وعین ابن عمر رضی اللہ
 وایت سے کیوں ہے ہر شعبان کی تیسر، دن کی تیسری پوری کرلو تے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنا سے انہوں نے کہا لوگوں نے ایک دوسر کو جاننا پس میں دیکھا یا ہمارے نے خبر نہ آخفتن سے اندر علیہ السلام و

الحاکم و عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن أعرابيا جاء إلى

در حاکم نے اور روایت سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک (عربی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

نَبِيُّ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ بِحُجَّتِهِ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ بِحُجَّتِهِ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَأْتِ بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ بِحُجَّتِهِ عِنْدَ اللَّهِ

عَمَّ قَالَ فَادْنُ يَا بَلَاءُ أَنْ يَصْحَ مَوَاعِلُ زَوَاةِ الْخُمْسَةِ

عَلَيْكُمْ بِأَنْ خُذْتُمْ وَأَنْ تَحْيَا وَتَمُوتَ وَتَعْلَمَ أَنَّكُمْ لَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ہم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان اربعہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
 المؤمنین حصہ منہم لای عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جس نے

[illegible]

اور نہ ہی ہے اور نہ اس کے متعلق ہونے کی کوئی طرف اور صحیح یہ ہے کہ بن نہ رہے

روزوں کی صبح سے پہلے لازم ہے، دررہیبیہ

بہ قولہ فی ذلک ایام من فیہ فطرہ وادھون اجزیئہ روزہ کی گزری ہوئے اس پر مضمون ہے کہ اگر تین غلو قدر کی دن میں بھی جائز ہے اور یہی تھا ۱۲۰
ہے اکثر ایاموں کا لیکن نام ہمارے کے ہیں کہ ان سے پہلے نہ کر لی ویت نہ ہو جس کے روزہ میں ۱۲۰ سے ذریعہ میں نام ایک کہانے کہہ کے کر لیں

وَابْنُ جَبَانٍ وَابْنُ رَافِعٍ لَمْ يَقِضُوا مِنْ اللَّيْلِ وَعَنْ عَائِشَةَ

اور ابن جہان نے صوم شروع نہ کیا اور رافعی میں دنوں میں سے جس نے رات کو روزہ کی نیت نہیں کی اس کو روزہ ہی نہیں اور عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاتِ يَوْمٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن

فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِ إِذَا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا

اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے تم نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر روزہ سے ہو تو آج کے روزہ سے دوسرے دن ہمارے

أَخْرَفْنَا أَهْدَا لَنَا حَبِيبٌ فَقَالَ لَرَبِّهِ فَلَقَدْ أَصْبَحَتْ صَائِمًا

پاس آئے پھر ہم نے کہا جس ہمارے لیے یہ دیکھ آیا ہے کہ وہ آپ نے فرمایا مجھے دیکھا اور میں صبح کو روزہ سے نکلا

فَاكُلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

پہر پہلے نہ کیا روایت کیا اس نے مسلم سے اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ لَنَا مِنْ نَبِيِّنَا عَجَلًا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہمیں گئے لوگ نبی پر جب تک افطار چندی

الْقَطْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّيْنِ بْنِ خَدِيجٍ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

کیا کہ متفق علیہ اور زین بن خدیج روایت سے ابو ہریرہ کے کہ نبی صلی اللہ

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَنْ يَجْعَلَ فِطْرًا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے وہ ہے جو افطار چندی کیا کریں کہ

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَانِ فِي الشَّوْكِ بَرَكَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلْمَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوقی کھاؤ لیکن بے برکت ہے میری برکت علی علیہ سے اور روایت ہے سلمان

ابْنِ عَامِرٍ الرُّضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ایک دن کے ہو کہ کچھ اور
گھر اور دھوکا بنا کر
قوت کو کہتے ہیں کہ
جھاڑو کا گھر کہتے
میں لگا دیتے ہیں کہ
میں جاتا ہے کہ کچھ
میں صوم شروع ہوا کہ افطار
کرنا غلو روزہ کا بغیر غلو
کے جائز ہے اور یہ نہیں
ہے کہ غلو کا لیکن روزہ
خفیہ کہتے ہیں کہ جب
ہے تمام کرنا اور افطار
نہیں افطار کرنا اس کا
مگر ساتھ غلو عیان
کے اور فطر کے کہ اور
واجب فطر افطار
کر ۱۲۰ حدیث
سے معلوم ہوا کہ روزہ
افطار کرنے میں واجب
سورج ڈوب جانے کا
یقین ہو جائے جب تک
کرنا چاہیے اور وہ کسی
روایت میں ہے کہ نبی
اور نصاریٰ افطار میں
اس قدر دیر کرتے ہیں کہ
ستارے کثرت کے ساتھ
نظر آتے مگر غرض کہ
افطار میں چندی کرنا واجب
ہے کہ یہود اور نصاریٰ کیا
مخالفت ہو جائے سر
مصنوع میں کہہ
کہ افطار میں دیر کرنا
بدعت کا ہے اور کہنا
ہے ۱۲۰ سے
انوصالہ الخ صوم ہمارا
اس وجہ ہیں کہ روزہ نماز

کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا جس سے بڑا نبی صوم کرتے ہیں کہ انام الاشیعہ نے اور شافعی نے اور مالکی نے
نے کہ روزہ ۱۲۰ سے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چہرہ عذر مسلم کرنے کے وقت موجود نہ ہو اس میں عقد مسلم جاری ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔

مَعْرُوفٌ لِّلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَأْتِنَا أَنْبَاءُ مِنْ أَهْلِ النَّجَافِ

پھر خدا نے ان کے عذر مسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس گروہ آئے تھے شام کے گروہوں سے

فَلَمَّا سَلِمْنَا فِي الْحِطَّةِ وَالشَّعْبِ وَالزَّيْبِ وَفِي رَوَايَةٍ وَالزَّيْبِ إِلَى الْجَلِ

تو ہم آنکھیں کھولیں اور جو

مَنْ قِيلَ أَكُنْ لَمْ رَدِّهِ قَالَ أَلَا كُنَّا كُنَّا لَهُمْ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

وقت میں تک کسی نے کہا یا اے اللہ کی قسم جو تیری ان دونوں نے کہا ہے میں نے ان سے یہ بات سنا ہے کہ اب کیا میرے بھائی اور

أَبْنَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

البربرہ

مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَهَا

جس نے لیا لوگوں کا مال اور اگر سے کی نیت سے اور اگر سے لگا اس سے اللہ اور جس نے لیا مال اس کا

يُرِيدُ أَنْ يُلْغِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تلف کرنے کی نیت سے تلف کر دے اللہ جسے روایت کیا ہے بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُلْتُ قُلْتُ لَهُ بُزْمٌ مِنَ النَّجَافِ فَلَوْ

خالی عذما سے کہا ہے یا رسول اللہ تو نے کہا ہے بڑا ہی انسان سے

يُعْثِفُ إِلَيْهِ فَاخْذُ رِيضَةً ثَوْبَيْنِ بِسَمْتِ الْيَمِينِ فَاسْرِفْ فَاكْسِلْ إِلَيْهِ

آپ سے کہیں شکل طر سے ہے اور سے روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ اس وقت

فَاتَمَّ أَخْرَجَهُ الْحَارِثُ وَالْبُرَيْقِيُّ وَرَجُلَانِ ثَقَاتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

تو یہ سب اسے حالہ رہی تھیں اور وہ دو میں سے ہوا ہے اور یہاں ہے ابو ہریرہ رضی

ان کے نزدیک فضیلت

نے لیے یہ شرط ہے کہ میرا

مجموعہ نیک وقت وہ میرے

اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے

تو ایک یہ شرط ہے کہ وہ

جو عذر کے وقت سے لے کر

میرا کہ عذر ہو بلکہ میرا

ہو کہ قولہ فلو بخت

یہ حدیث دلیل ہے اس بات

پر کہ کوئی چیز زمین لینا یا

دینا اس شخص کے لیے واجب

لمحاضہ اور اگر کسی کی چیز

ہے تو اسے فدا کرنا

یعنی فدا کرنا جاری کے بدلے

جان و مال کی چیز پر لینا اور

اس کا دوسرا نام لینا ہے

کے سے دست بے گروہ

والا خواہ اذن دے تو خدا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوئے ذرا پیدا ہوجانے سے آدمی بالغ ہو جاتا ہے۔ غالباً اس میں سب کا اتفاق ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بلوغ سے پہلے احکام شرعیہ فرض نہیں ہوتے۔ تقریر مختصر ہے تو اس خمس عشرۃ الذمہ ذکر اس حدیث کی یہاں یہ ہے کہ جس کی عمر پندرہ برس کی نہیں ہے اور جس کی عمر پندرہ برس کی نہیں ہے اور جس کی عمر پندرہ برس کی نہیں ہے۔

يَوْمَ الْاِنْخِدَاقِ اَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاجَازَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيَّ فِي رِوَايَةِ ابْنِ مَرْثُومٍ

فَلَمْ يُجْزِنِي وَلَمْ يَكُنْ بِلَفْظِ ابْنِ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَعَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَرَضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

قَرْظَةِ فَمَا كَانَ مِنْ آيَاتٍ قَتَلَ وَمِنْ لَمْ يَنْبِتْ خَلًّا سَبِيلَهُ فَكُنْتُ مِنْ

لَمْ يَنْبِتْ خَلًّا سَبِيلَهُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَحَدَّثَهُ ابْرُحْمَانُ وَالْحَكَاكُ وَعَدُو

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ يَقَالَ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ عَطِيَّةُ الْإِبْذَنْ زَوْجَهَا وَفِي لَفْظِ الْأَجْوَدِ

لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَا لَهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عَصَمَتْ بِأَرْوَاحِ أَهْلِ وَأَصْحَابِ

السَّانِ إِلَّا الذَّمَّ وَحَدَّثَهُ الْحَكَاكُ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ خَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سَأَلَ

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثُ رَجُلٍ حَالَةً فَخَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ

وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى مَالَه فَخَلَّتِ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَصِيبَ

قَوْمًا مِنْ بَشِيرٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ وَرَجُلٌ

مِنْ قَوْمٍ لَفَزُوا أَحَابَتَهُ فَلَا تَأْذَنُ فَخَلَّتِ لَهُ الْمَسْأَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بَابُ الْقَضَاءِ

صلیہ کا بیان ہے

کی نہیں ہے اس کی
بیچ وغیرہ کا تصرف جائز
نہیں اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ حد بلوغ کی زیر
برس ہے اس حدیث کے خلاف روایت
سے معلوم ہوتا ہے کہ
عورت اپنے ناناوندگی
اجازت کے بغیر اپنے
مال میں بھی تصرف نہیں
کر سکتی۔ جبوروں علماء
بجانب میں کہ عورت
اپنے مال میں شریکی
اجازت کے بغیر تصرف
کر سکتی ہے۔
چنانچہ جب آپ نے
عمر قتل کو حد قرار دیا
تو دیا تو وہ اپنی باتوں
اور دیگر باتوں سے
نکلیں اور حضرت بلالؓ
ان کو چار دین مسکھا
کر کئے گئے۔ مرنے
فاروق اس حدیث کے
مطابق یہ کہتے ہیں کہ
موت کو شہر کی اجازت
کے بغیر اپنے مال میں
بھی تصرف کرنے کی
اجازت نہیں ہے۔
اس حدیث کی ایک
قسم ہے صلح مسد کی
کو فرقے ساتھ صلح مرد
کی عورت کے ساتھ
صلح حاجت دفع اور
جاعت اہل حق کے
درمیان اور متفقین
(میں) میں ایک دوسرے کے
تخص (تو) کے دہشت گرد
صلح سے تعلق غرضت

وہی کو صلح دار الصلح میں ذکر
کے جو ملاک اور معنوں میں توافق ہو۔ اور یہی شرطیں ملاحظہ
رہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے عروین عوف مزی رمی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ معمر بن عوف سے

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمَّا قَالَ الصَّلَاةُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَصْلَحُ حَرَّمَ حَلَالَ

وَأَحِلَّ جُنَاحًا وَالْيَسِيرُونَ عَلَىٰ شُرُوطِهِمُ إِلَّا شَرَطًا حَرَمَ حَلَالًا وَأَحَلَّ

حَرَامًا زَوَاهُ الزَّيْمَةُ وَحُجَّتُهُ وَانْكُرُوا عَلَيْهِ لَأَن رِّوَايَتَكَ بِرَبِّكَ عَدِلَ اللَّهُ

ابن عمرو بن عوف ضعیفٌ وکأنه اعتبر بکثرة طرقه وقد صححه ابن حبان

مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَالَ لَا يَمْتَنِعُ جَارُكَ أَنْ يَغْنَزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ابن حبيب الساجدي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَيْهِمُ الْوَيْلُ لَا يَجِدُ لَهَا مَرِيءًا أَنْ يَأْخُذَ أَحَدٌ خِيَةً بِعَوَازِ طَيْبٍ لَيْسَ مِنْهُ

رواۃ ابن جبران و الحاکم و ابی یحییٰ ہما
و اسبت کہا اسے میں جان اور حاکم نے ابی یحییٰ میں
ابن جبران

پاک حوالہ دہان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ يَرْفُضْهُ يَكْفُرْ

دور و پیش میں واقع علم آباد میں الخواصم **ع** کو لے جا کر تخت (دار کس) کے ساتھ آہستہ آہستہ سے بڑھتا بڑھتا قلعہ کا گھم

[illegible]

۱۲۹۔ تو متفق علیہ اور مسلم میں ابن عمر سے مروی ہے کہ تلاش کر تبعد کیا کر کے دیکھیں میں اگر ضعیف ہو کوئی تم میں سے یا جانور ہو دیکھو
 عشرہ اور آخر سے ہزار تک کے نو پچھلے سات و قن میں مطلوب نہ ہو جاوے بیٹے فرد کو کشش کرے ۱۲۹۔ حجۃ الوداع میں لکھا ہے کہ لیلۃ القدر

رو میں۔ ایک رات ہے جس پر ایک کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 یفرق فیہم فی کل لیلۃ اسی لیلۃ میں تمام قرآن کریم لکھ دیا جاتا ہے اسکا پڑنا دل پر ہوتا ہے اسکی لیلۃ ہفتہ شب ضرورت تیس سال تک نازل ہوتا رہا ہست تمام سال میں بھی کسی میں سے اور کبھی کسی میں سے آتی ہے خاص رمضان مبارک میں اسکا اضافہ ہوتا ہے البتہ رمضان مبارک میں اسکا ہیکل غالب گمان ہے اور نزول قرآن کریم سبقت اتفاقاً رات رمضان میں واقع ہوگئی تھی۔ دوسری وہ رات ہے جس پر اولاد اور فرشتے زمین کو طوفان میں سے نکلنے کا حکم دیا گیا تھا باذن ربہم پس اس لیلۃ میں مسلمان عبادت اور ذکر الہی میں مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے انوار کا کھنکھاتہ فرشتے ان سے فرشتے ہوتے ہیں شیطان دور ہوا جاتا ہے ہر انکی دعائیں اور عبادتیں مقبول اور قبول ہوتی ہیں اور رمضان مبارک کے آخر عشرہ کی طاق باتوں میں کوئی ہے کبھی کسی تاریخ سے ہوتی ہے اور کبھی کسی تاریخ میں۔ لیکن رمضان مبارک کے اندر ہی ہوتی ہے جس کو علماء یہ کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر عام کا ہر

تَوَاحُاتٍ فِي السَّبْعِ الْاَوَّلِ اَخْرَجْنِي كَانَ مَخْرَجِيهَا فَلْيَخْرُجْ هَذَا السَّبْعِ الْاَوَّلِ
 روایت نہیں آخر کی سات تاریخوں میں ہر جو اسکا تلاش کرے ہالہ ابو ذرؓ اسکا تلاش کرے آخر کی سات تاریخوں میں
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ
 یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے معلوم ہے ابی سفيان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں
 رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَ الرَّايزِمِيُّ وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي تَعْيِينِ مَا كَانَ اَرْبَعِينَ فَوْقَ
 روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور رازم نے اسکا موقوف ہونا ہے اور اس کی تعین میں چالیس قلوب پر اختلاف کیا گیا ہے
 اَوْ دُرِّ لَهَا فِي فَمِ الْبَارِئِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ
 جن کو یہ بیان کیا ہے فم الباری میں۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اُرِيكَ اَنْ عَلِمْتُ اَنْ لَيْلَةَ لَيْلَةِ
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتلائے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر
 الْقَدْرُ مَا اَقُولُ فِيهَا قَالَ قَوْلِي اَللَّهُمَّ اَنْكَ عَفْوٌ وَ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي
 کوئی ہے تو اس میں کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ تعالیٰ سے دوست رکھتا ہے معاف کر لے تو معاف کر دے
 رَوَاهُ الْحَمْدُ غَيْرَ ابْنِ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ
 روایت کیا اسے پاچھوں نے سوا ابو داؤد کے اور صحیح کہا اسے ترمذی اور حاکم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید
 الْحَدَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خُذِي رَأْسِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَمْ لَا تَشْدُ اِلْحَالَ اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْمَسْجِدِ
 وہاں سے فرمایا لہجے باندھے ورت نہیں پس ظرف تین مسجدوں کے (ابن مسجد الحرام (دوسری) میری مسجد
 هَذَا اَوَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 یہ (جو زمین میں ہے) (دوسری) مسجد اقصیٰ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔
 كِتَابُ اَلْحَبَابِ فَضْلُهُ وَ بَيَانُ مَنْ فِي ضَعْفِهِ
 کتاب حب کے بیان میں اور باب حب کی فضیلت کا اور اس میں مختصر بیان جس پر حب فرض ہے۔
 عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 روایت ہے ابو مرزوقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 لَمْ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَ اَلْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ
 فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک پیڑ کے (گناہوں کا) کفارہ ہے اور حج مقبول کو بدلہ جنت
 اِلَّا الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا
 ہی ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے پوچھا یا

پھر کوئی ہر لیلۃ میں ہر گھنٹہ میں کدہ تھا کہ ان عشرہ میں کوئی کدہ دوسری لیلۃ القدر دکھ کرے جس اور صحابہؓ اور تابعین کے متفق جو اصف ہو کہ ایک ہر گھنٹہ میں جنت دیکھا اسکی لیلۃ القدر کی تاریخ میں کوئی ہے جس میں اس کو کبھی سے امام الوصفہ کا یہ قول ہے کہ لیلۃ القدر تمام سال میں ہر گھنٹہ کی ہے کبھی کسی میں سے اور کبھی کسی میں سے مگر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عموماً ماہ رمضان میں ہی آتی ہے۔

سے نقلی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔ حج کی فرضیت میں تو کیا اختلاف نہیں ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ النَّسَائِيَّهَا قَالَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آپ کے فرمایا میں نے آپ کے

بِهَا ذَكَرَ قَالُوا فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَ

اسی اسناد صحیح ہے اور اس کی جرح (جاری) میں ہے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

أَسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اسی اسناد صحیح ہے اور اصل اس کی صحیح (جاری) میں ہے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ قَالَ أَلَيْسَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجَبْتُهُ

عز سے انہوں نے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرابی اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر دیتے

عَنِ الْحُمْرَةِ أَوْ أَجَبْتُهُ فَقَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِدَ حَبْرَكَ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَالرَّاجِزُ

عمرہ کے حاکمات کیا یہ واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا بہتر ہے تیرے لیے روایت کیا ہے ترمذی نے اور راجح اسکا

وَقَفَّ وَأَخْرَجَ ابْنُ عَبْدِ بَرٍّ مِنْ وَجْهِ خَرَضِيْعٍ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ

موقوف ہونا ہے اور نکالنا اسے اس حدیث سے اور طریق سے وہ بھی ضعیف ہے۔ اور روایت ہے جابر

اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ وَعَنْ نُسَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعہ کہ حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔ اس کی روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ لَزَادُ وَالرَّاحِلُ رَوَاهُ الدَّكَّ

عز سے انہوں نے کہا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل کیا ہے اس نے فرمایا لڑنا اور سواری روایت کیا اسے

وَطَيُّ وَحُكْمُ الْحَاكِمِ وَالرَّاحِلُ رَسَالَةُ وَأَخْرَجَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

دارقطنی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور راجح اسکا مرسل ہونا ہے اور روایت کیا اسے ترمذی نے ابی اس حدیث

أَيْضًا فِيهِ أَسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ

اور اس کی اسناد میں ضعیف ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ نَابًا بِالرُّوحَاءِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا

صلی اللہ علیہ وسلم روکھا نابلہ بالروحاء نے فرمایا کون قوم ہے انہوں نے جواب دیا

الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَرَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْكَ مَرَأَةً صَبِيحًا

مسلمان پھر انہوں نے کہا آپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رسول پر اٹھ لائی ایک عورت آپ کے پاس ایک روز

فَقَالَتْ إِنْ هَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ

اور کہا کیا اس کے واسطے حج ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے اجر ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور انہی سے روایت ہے کہ فضل

ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آپ کے

مَنْ خَتَمَ فَعَلَّ الْفَضْلُ يُنْظَرُ إِلَيْكَ وَتَنْظَرُ إِلَيْكَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ختم (کے قبیلہ کی آئی) تو فضل دیکھنے لگا اس کی طرف اور وہ عورت اس کی طرف دیکھتی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرضیت میں علمائے سلف
وغلط کا اختلاف ہے کیونکہ
دلائل میں مختلف ہیں بعض
کہتے ہیں کہ حج و عمرہ دونوں
فرض ہیں اس لیے وہ -
فرض دو واجب نہیں -
اور امام شافعی اور بخاری
اور ضعیفہم اس کے وجوب کے
قائل ہیں یہی قول راجح ہے
اور اس حدیث کی ایک ماہر
اسی طرف توجہ ہے نیز حضرت
علی زعمانیہ زہری مالک
طاہس و اس حسن بصری
یہی قول مروی ہے
تو اس سبیل سے
یہی اصل حدیث اللہ تعالیٰ
کے زمان میں منقطع علیہ
سبیل میں سبیل سے کیا مارا
تو اس وقت اس قدر حال ہو
کر جانے اور اسے نہ نکال
کو کافی ہوا اور ساری پر
سوار ہو کر چلا اور اسے
مہم میں لکھا ہے کہ معتبر
نہ اور حاکم میں وہ مال
ہے جو حج و عمرہ (فصل)
دین و نفقہ سے فاضل ہو
اور جو مال جو حج و عمرہ سے
زائد نہیں نوصاحب مال
پر حج عمرہ کی چیزیں اور حج
مستحب بیت اللہ
کے قریب رہنے
والا ہے اور کعبہ تک
چلنے کی حاجت
رکھتا ہے اس کے
حق میں راحلہ کی
شہر مہینہ ہے
کیونکہ عرفہ اور کعبہ
استقامت شہر

کرتی ہے۔ اتق مع زیادة يسيرة ۱۲ اللهم اغفر لهما تقبوا لمن سعي فيه۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رب سکنت مذات خود چکر لائی قدرت سے مایوس ہو جائے جیسا کہ نہایت بڑا آدمی کی سکر جن میں دہلہ
 اس ملاقات پیدا ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی یا ہر قسم کی کوئی بیماری لاحق ہو جائے کہ اس سے شفا پانے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو کسی طرف سے دوسرا
 شخص حج کر سکتا ہے اور

وَاللهَ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَفَاتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 اور اللہ وسلم میرے لئے جسے فضل کے منکود دوسری طرف

إِنْ رِزْقَهُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَ ابْنِي شَيْخًا كَيْتًا لَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْضِ
 اگر حق تعالیٰ اس نے اپنے بندوں پر حج میں لازم کیا ہے میرے باپ کو ایسے خزانے کی حالت میں یا ایک منکود دوسری طرف

أَفَا حُجَّتُهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْفَطْرُ لِلْحَارِ
 کیا میں اس کی طرف سے حج کر دے آپ کو زیادہ مال ملے اور یہ نصہ حج الوداع میں تھا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور تجارت بخاری کی ہے

وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مَجْهَيْتَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور انہی سے روایت ہے کہ ایک عورت مجھینہ کی آئی

فَقَالَتْ إِنَّ ابْنِي نَذَرْتُ أَنْ حُجَّ قَدْ كُنْتُ حَتَّى مَاتَ أَفَا حُجَّتُهُ قَالَ
 کہ اور کہا میری ماں نے حج کرنے کی نذر کی تھی اور اس کے حج میں بھی کیا یہاں تک کہ مر گئی کیا میں اس کی طرف سے حج کر دے تو آپ نے فرمایا

نَعَمْ حُجَّ عَنْهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى مَكَ دِينَ كُنْتَ قَاضِيَةً أَقْضُوا
 ان حج کر اس کی طرف سے بھلا اگر ہوتا میری ماں پر حج فرض کیا تو اسے ادا نہ کرتا اور کرو حج

اللَّهُ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوُقُوفِ وَأَنَّ الْبَحَارِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 اور کہ اسے اس لیے کہ اللہ تم زیادہ ملائق ہے کہ اسے حج کی وجہ سے روایت کیا ابی بخاری نے اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا صَبِي حَجَّ تَبْلُغَ الْحَجَّتِ فَعَلَيْهِ أَنْ حُجَّ حُجَّةَ
 علیہ السلام علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے نے حج کیا وہ لوگوں سے پہلے اور بڑی عفت کو پہنچا تو اس پر حج واجب ہے کہ اگر لڑکا

أُخْرَى وَأَمَّا عَبْدٌ حَجَّ تَبْلُغَ حُجَّتِهِ فَعَلَيْهِ حُجَّةُ أَخْرَ وَاهِ ابْنِ ابْنِ شَيْخٍ
 ہے اور جس غلام نے حج کیا پر آزاد ہو گیا اس پر بھی حج کرنا لازم ہے روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ

وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَجَالَهُ ثَقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ اخْتَلَفَ فِي رَفْعِهِ وَاتَّخَذَ أَتَهُ
 اور بیہقی نے اور راوی اس کے لغت میں مگر اسے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ

مَوْقُوفٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 موقوف ہے اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو

يُحْطَبُ يَقُولُ لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذَوْ حَرِّمٍ لَوْ كُنَّا
 کہ غلبہ میں فرماتے تھے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ایک مکان میں کیلا ہو سہے مگر اس حالت میں کہ بوسان

الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي حَرِّمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اس کے محرم اور نہ سفر کرے کوئی عورت غیر محرم کے ساتھ ایک شخص نے کہا ہوا اور کہا یا رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم

إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي اكْتَبَيْتُ فِي غُرْفَةٍ كَذَلِكَ قَالَ أَنْطَلِقْ
 میری عورت تو حج کو نکلی ہے اور میں فلاں فلاں لڑائی میں لکھا کیا ہوں آپ نے فرمایا تو جا

فَحَجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْفَطْرُ لِلْحَارِ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر یہ حدیث متفق علیہ ہے اور تجارت بخاری کی ہے اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

درست نہیں اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس کے ساتھ فلاں مجھینہ کو حرام ہو جب فراموشی کے با علاقہ دودھ کے با سہراں کے ۱۲

اگر صحت کی امید ہو تو پھر
 دوسرے شخص حج کرنا
 اسے کافی نہیں ہے
 اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ میت پر اگر حج فرض ہو
 تو اور نقل ہو سکتا ہے
 حج ادا کرنا لازم ہے خواہ
 وہ وصیت کر جائے یا نہ
 اور اس میں نام عبادت
 مال ہے جیسے کفارہ وغیرہ
 اسکے ذمہ میں سب کا ادا
 کرنا ضروری ہے کیونکہ
 یہ میت کے ذمہ فرض ہیں
 اور اسکے فرض کا ادا کرنا
 ضروری ہے ابن عباس
 زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
 اور انام شامی بخاری نے
 ہے اور ان کے نزدیک میت
 کے فرض سے پہلے اسکے
 مال میں سے یہ سب ادا
 کیے جائیں اور خفیہ کہتے
 ہیں کہ اگر میت ادا نہ کرے
 کے واسطے وصیت کر دے
 تو اور نقل پر لازم ہے کہ وہ
 اس کی طرف سے حج کر نہیں
 دے آگے ذمہ لازم نہیں ہے
 اسے تو لے لے لے لے لے
 سے معلوم ہوا کہ میتا جب
 مرد اور عورت کا ایک
 مکان میں جمع ہوا حرام ہے
 اور بدو ان نجوم کے عورت
 حج و غیرہ کی سزا بھی
 جائز نہیں ہے اور ہا امام
 نووی نے کہ عورت
 کو بدو ان محرم کے
 کوئی سفر بھی لینے خواہ
 ہوا سفر سو گوارہ است

۱۳۳ قبلہ اہل الشرق العقیق مشرق والوں کے لئے کہ اگر ان کے باہر ترکہ جانب مشرق کے ہیں اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں سے ذات

فی رقبہ و فی البخاری ان عمرہ والذی وقت ذات عرق و عند احمد

ابن کثیر مرفوع ہے میں اور بخاری میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جنوں کے وقت عرق کو مہینات مقرر کیا اور احمد

والی داود والترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لینی

اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے عقیق کو مہینات مقرر فرمایا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت لاکھل المشرق الحقیق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق کو مہینات مقرر فرمایا ہے

باب وجوب الاحرام و صفتہ

احرام کے واجب ہونے اور اس کی صفات کا بیان

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال کخرجنامع رسول اللہ صلی

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا مجھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع و قنما من اهل بعرہ و منما من اهل

اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کو مکہ پر بعضوں نے ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھا اور بعضوں نے

حجۃ و منما من اهل بعرہ و منما من اهل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

حج اور عمرہ کا اور بعضوں نے احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بالبحر قانما من اهل بعرہ و منما من اهل بعرہ و منما من اهل بعرہ

و سلم نے ساتھ چلائے کہ بعضوں نے احرام باندھا تھا عمرہ کا وہ حلال ہو گئے اور جنہوں نے احرام باندھا تھا حج کا یا عمرہ

العمرة فانه يحل احتیاج ان یوم التحن متفق علیہ

عمرہ کا وہ لوگ حلال نہ ہوئے یوم النحر تک یہ حدیث متفق علیہ ہے

باب الاحرام و ما یتحقق بہ

احرام کا بیان اور اس چیز کا جو اس میں تحقق رہتی ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ما اهل رسول اللہ صلی

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا میں احرام باندھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

کے پس مشرق والوں کی جگہ احرام کی دوہیں ایک عقیق اور دوسری ذات عرق ہو کوئی دن و دنوں جگہ میں جس جگہ جگہ میں سے احرام باندھے گا وہ تو ہے حج الوداع تو حج کر نیلے تین قسم پر ہیں ایک نومعمرہ اور معمرہ ہے کہ نہ ہے حج کا احرام باندھا اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج اور عمرہ دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع جو دو متمتع وہ ہے کہ اول احرام عمرہ باندھے بیقات سے حج کے مہینوں میں اور افضل عمر کے لئے بحال لاوے ہرگز ہی رہے لایا ہے تو احرام باندھے کہ اور اگر ہی نہیں لایا ہے تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا ہے جب ہم حج کے آویں تو احرام حج حرم سے باندھے اور حج کرے کہ قولہ اہل البوئبہ حدیث روئے اس شخص کا جو کہتا ہے کہ احرام باندھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان سے اور ایک روایت میں ہے کہ درخت کے پاس سے اور کماہل میں کہ حدیث والہ کہ کرتی ہے ہر شخص احرام باندھتا ہے بیقات سے ہے اس سے اور اگر وہ احرام باندھا

پہلے اس سے ہیں کہا ابن منذر نے کہ انہوں نے علم لے کہا ہے کہ نہ ناجائز ہے پہلے کہ نفل صحابہ کا کہ جگہ مقرر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطیٰ میں مدینہ کے ذوالحلیفہ یہ چاہتا ہے کہ احرام بیقات سے پر باندھا جائے اور اہل علم کے نزدیک بیقات سے پہلے ہی احرام باندھنا جائز ہے ۱۲

۱۔ خیر القریٰنین یعنی یا اسکے بدلے فدیہ لے لیا یا اسکے قتل کر ڈالے۔ مک ۵۵۔ قوله لا اذخر یعنی اذخرا کہ نام ایک گہاس کا ہے سنا چاہئے ۱۵۱۱

مَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلًا فَهُوَ بِخَيْرٍ الظُّرَى فَقَالَ لِمَ بَشَأَ الْأَذَى خَيْرًا رَسُولَ

کونسی شخص مارا جائے کہ سود و فاقہ کا اختیار ہے اسے سوچنا جس زمانے کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اللہ ما لنا يجعله في بيوتنا فقال له يا رسول الله انك قد سئلت عني في كل شيء

بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے	کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ	و
۱۱	۱۲	۱۳
۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹
۲۰	۲۱	۲۲
۲۳	۲۴	۲۵
۲۶	۲۷	۲۸
۲۹	۳۰	۳۱
۳۲	۳۳	۳۴
۳۵	۳۶	۳۷
۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳
۴۴	۴۵	۴۶
۴۷	۴۸	۴۹
۵۰	۵۱	۵۲
۵۳	۵۴	۵۵
۵۶	۵۷	۵۸
۵۹	۶۰	۶۱
۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷
۶۸	۶۹	۷۰
۷۱	۷۲	۷۳
۷۴	۷۵	۷۶
۷۷	۷۸	۷۹
۸۰	۸۱	۸۲
۸۳	۸۴	۸۵
۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱
۹۲	۹۳	۹۴
۹۵	۹۶	۹۷
۹۸	۹۹	۱۰۰

۱۰۔ دینہ قال ان ابراہیم حرم ملہ و دوعاۃ ہدیہ و اداری حرمت امیہ
 ۱۱۔ دینہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا ہے اور دوعاۃ اس کے رہنے والوں کے لئے اور ہدیہ کو حرم کی

وَمِنْ ذُنُوبِهِمْ أَنِ اتَّخَذُوا صُورًا مِثْلَ صُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جیسر ایم علیہ السلام نے کہ جو قوم مغرب کی اور بینہ دعا کی اسکے صانع اور دے لیے دو کئی افس سے بجا برائیم نے دعا کی محی

ابوہم ۸۰۰ مل ۱۰۰ متفق علیہ سن بی

عَسَى أَنْ يَمْلَأَ اللَّهُ صُلْحًا رِجْوَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْوَالَهُ وَكَانَ الْمَدَنِيَّةُ حَرَامًا مَعَانِي

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَايَا مَدِينَةَ حَرَمٍ بِعَمِيرٍ

غير الى نور واه مستند

کات صفت

حج کی صفت اور نیکو میں داخل ہونے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا نَالِ الْغَاثِ وَالْفَاطِثِ

فَتَعْلَمُ أَنَّكَ لَعْنَةُ اللَّهِ الْكَافِرِينَ ۝

یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے لیے ایک چارے کا اور حرام باندھے اور اس کے لیے

مسجد میں نماز پڑھی پھر نضویا پر حضور اہوئے ہائیک کہ جب

[illegible]

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا مِّنْهُ وَلَا تَنْسَىٰ الْوَعْدَ فَإِنِ مِن شَيْءٍ لَّا تُحْكُمُ فِيهِ فَابْتَغِ الْوَعْدَ أَجَلَ أَهْلِهِ لَعَلَّكَ تَمَعُّذٌ مِّنْهُ وَتَذَكَّرَ أَجْرًا

نہایت اصرار سے شنگھ کی طرف توجہ دلائی اور فریاد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے اور اس کو حل کرنے کے لیے ہمیں ایک مشترکہ منصوبہ بنانا پڑے گا۔

۱۲۔ نکلا ہے یہ حد کچھ ہے شمال کی طرف ایک چوڑا سا گول پہاڑ ہے جس کا نام نور ہے۔ دیکھ کے لوگ اس کو پہچانتے ہیں ۱۲

۲۔ یہ حصہ سبکی روشنی کا سا ہے۔ گوکہ سید نامہ ایک کاوش کا ہے اور اسے جسے جنگل کے پہی ہیں ۲

لے رکھیں سے مراد ہے حجرا سو اور اسلام سے جو اسو کو جو بنایا سکو تا کہ نگاہ لڑا ہے۔ پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجرا سو کو کوسر
 ۱۳۳ دینا یا اسکو تہہ زکنا سنت ہے۔ علمائے لکھا ہے کہ اگر بلا رحمت اور یکو تکلیف دینے کے بغیر کام کر کے تو اسکا کرنا بہتر ہے اور اگر

زیادہ حجروں ہو تو اس سے
 کے اندر کیے واسطے کسی
 کو تکلیف نہ پہنچ جائے
 بلکہ اسکو ترک کر دے۔
 اس حدیث سے یہ بھی
 معلوم ہوا کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 طواف کے بقن پھیروں
 میں دل کیا۔ رمل سے
 یہ مطلب کہ طواف
 میں چلتے ہوئے تیزی کے
 ساتھ چلے اور کندھوں
 اس طرح ہلانے جس طرح
 کہ بیوان اور لڑائی کے
 وقت مقابلہ کے واسطے
 میدان میں نکلنے والے
 ہمارا پنے کندھوں کو
 ہلاتے ہیں اور اس وقت
 کے ساتھ طواف کر سکتی
 اصل یہ ہے کہ جب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
 کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
 کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تو کھانے کے مشرب کہنے لگے
 کہ مسلمانوں کو خیر
 (مدینہ کا قدیمی نام) کے
 تہہ سے لاؤ اور سترت
 کر دیا ہے اس آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مسلمانوں کو حکم دیا کہ
 اس قسم کی بہا ادا نہ
 چال سے اپنی قوت کا
 انہما کریں اور
 صفا اور مرد کے شریف کا
 درباروں کا نام ہے فقیر
 غلبہ کی صفات لکھنے
 رشید بن جو بچے تو رہے
 سبکی بلندی پر چڑھنے کے

اِذَا آتَيْنَا الْبَيْتَ اسْتَمِرُّوا لِرُكْنٍ فَصَلُّوا لَنَا وَشِئْنَا رَبَّائِمَا تَقِي مَقَامَ
 اِذَا رَهِيمَ فَصَلُّوا ثُمَّ رَجِعُوا إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَمِرُّوا ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا
 فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأُوا الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ اللَّهِ ابْنِ مَالِكٍ
 اللَّهُ بِهِ فَرَّقِي الصَّفَا حَتَّى رَأَى لَبِيَّتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّاهُ اللَّهُ وَكَذَرَهُ
 وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْبَحْرُ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَرَمَ الْأَخْرَابُ
 وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ
 قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ تَسَعَّى حَتَّى إِذَا صَعِدَ شِئْنَا إِلَى الْمَرْوَةِ فَقَعَلَ
 عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَفِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ
 الزَّوْيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
 بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ
 الشَّمْسُ فَجَازَحَتْهُ إِلَى عُرْفَةِ فَوَجَدَ الْقِبْلَةَ قَدْ صُرِبَتْ لَهُ بِمَرْوَةٍ فَنَزَلَ
 بِهَا حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مَرَّ بِالْقَصْوَاءِ فَرَجَلَتْ لَهُ فَاتَى بَطْنَ الْوَادِي
 فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا
 شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمُؤَيِّفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءَ إِلَى الْحَضْرَاتِ

آہستہ چلتے لیکن دروازہ سو قوت کیا۔ سنا کو منا اسلے کہ جس میں خوں گراے جس میں سے سب وجہ جو ہے بخیر وکے جس کے ہے
 فرقہ سائنہ ہر اون کے اور نہ ہم کے ایک میاثر کا نام ہے کہ جس میں حرم کی ماں تمام ہوتی ہے اور طواف میں سے ہے۔

۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک تنبیہ کے بعد جو عزم کتا ہے ہر وقت دعا کرنا مستحب اور سزاوارت ہے جو ان الفاظ کے ساتھ ۱۶ دعا کرے یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ کے ساتھ دعا کرے اور اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تنبیہ کے ختم ہونے کے

اللَّهُ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ بِإِسْنَادٍ

اسلے رھا اور جنت لے گئے اور پناہ مانگے تھیں رحمت اسی کی کہ دوزخ سے ملے روايت کرانے شامی نے ضعیف

حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اسناد سے - ابو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اموں نے کہا یا رسول اللہ صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَرِّثْهُمَا وَمِنْهُ فَتَحْرُوَانِي رَحَا لَكُمْ وَوَقَفْتُ

اللہ تعالیٰ والدہ کو مرحوم کے لئے اجر و ثواب عطا فرمائے اور اس کی روح کو جنت میں داخل فرمائے۔ آمین

ههنا وعرقه كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف رواه مسلم

اس بعد اہل حق و علم نے اس کو دیکھا اور یہی دعوت لیا اس نے کہ اگر مرد و عورت ہر ایک کو اپنی حکمت میں روایت کیا اسے سلیقے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى الْفِيلَةِ

اور دینے والے اللہ سے کہہ دیجئے کہ یا اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت

دخلاً من علها وخرج من أسفلها متفق عليه **عنه** **بن عمرو** **رضي الله عنه**

[illegible]

عنهما انه كان لا يقدم ملة الايات بدى طوى حى يصير ويجتسب و

۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

يَا كُودُكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ

۱۰۰

عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِحُجْرَةِ السُّودِ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِمَا

١٢٠

رواه الكاظمين في موفوف وعنه قال درهم النبي صلى الله عليه

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

عليه السلام يدعون ثلاث اشواط ويمشوا اربعا ما بين الرومين

[illegible]

منقول عليه وعنه قال لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم

١٠٠

یستاد من البیت عبد الرحمن ایما یبیین رواه مسند و حسن عمر

فانما هو الذي هو في

وَاللَّهُ لَعَالِيَهُمْ
لَا تَقُولُ لِي أَعْلَمُ بِمَا لَكَ بَيْنَهُمَا

Handwritten musical notation on a staff, featuring various notes and rests.

وَوَلَّى لَنَا رِيسَ رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآلِهِ وَارْثَتَهُ

لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَأْتِيهِمْ
بِأَمْرِ اللَّهِ لَكُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَأْتِيهِمْ

جس پر جرمہ عقیدہ کی
رہی کرتے پر ختم ہوتا
دعا کی جائے۔ **ع**
قولہ جمع الخ تمام مرد
کا ہے اور یہ تمام اسکا
اسلئے مقرر ہوا ہے
کہ آدم علیہ السلام اس
جوان علیہ السلام اسی
مقام پر آئے ہوئے تھے
اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ وفات کا تمام میدان
موقوف ہے پس اس کے
جس حصہ میں جو شخص
عرضہ کن نہ ادا تھا
کے بعد وہیں کی جگہ سے
پہلے ٹھہر جائے تو چاکر
دفعہ عزت ادا ہو جائے
ہے علمائے لکھا ہے مگر
کوئی شخص وقت مذکور
وہاں سے گزر جائے
اور اسکو یہ معلوم نہیں
کہ یہ عزت ہے یا سوتے
ہوئے گزر جائے تو
بھی دفعہ عزت کا فخر
اور ہو جاتا ہے۔ **ع**
اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے میں شریف
لانے کے وقت اسکی
بالائی جاتے جس کو
نقشبہ قلبیا اور کہ کہیں ہیں
اسیں داخل ہو سکتا اور
روانگی کے وقت اسکی
دوسری جانب سے
جسکو شیعہ سفلی کہتے ہیں
رہا نہ ہوئے۔ اسکے متعلق
عسا کا اختلاف ہے
کہ اس طرح اور تین

تو اس وقت کہ اسے اللہ تعالیٰ کی - ذی طری نہ کہ اندر کی بند بندہ کا نام ہے۔ **۱۱۰** تو اس شرط طواف کے مکہ پر ہے کہ کو کہتے ہیں **۱۱۱** اللہ غفر

۱۴۱ سورۃ قصص تفسیر آیتیں اپنی اپنے بال مذکور اور ہمارے اور مشہور نگار سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ تمام اعمال کیا

داود واسنادہ علی الشریطہ وسید و عن عمرو بن مضر بن رضی اللہ

تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من شہد صلواتنا

ہذا یعنی بالمزدلفۃ ثوبت معنا حتی تدفع وقد وقف بعروۃ قبل

ذلك لیلاً أو نهاراً فقد نحر حجة وقضى تفتته رواه الخمسة وحجہ

التریدنی وابن خزيمة وعن عمرو بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان الشریکین

کاواکف ضون حی ظلم الشمس یقولون اشرق ثیر وان النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم خالفتم ثم افاض قبل ان تطلع الشمس رواه البخاری

وعن ابن عباس اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لا تمیزل

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلی حتی رھی جمرة العقبة رواه البخاری

وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ جعل لبیت عن

یسارہ ومنی عن یمنیہ وروی الجمرة بسیم حصیات وقال فلما

الذی انزلت علی سورۃ البقرۃ متفق علیہ وعن جابر رضی اللہ

اللہ تعالیٰ عنہ قال رلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجمرة یوم

الحرجۃ واما بعد ذلك فاذا زالت الشمس اذ مسلم وعن ابن

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یری الجمرة الذی یسیم حصیات ویذیر علی

سورۃ البقرۃ منی اور ہمت ہوا و دیانات اور معاملات کے بیان پر مشتمل ہے ۱۴۱ سورۃ البقرۃ الدنیا اس جہز کو رہا نام اسے مندرجہ ذیل ہے سورۃ البقرۃ

نہ لائے اسکا چکر پورا نہ ہوا ان میں سے وقف عرفات تو بالاتفاق رکن اور فرائض ہے اور مزدلفہ میں ٹہرنا اور دعاؤں نماز میں شریعت جمہور کے نزدیک فرائض نہیں اگر کوئی شخص وہاں نہ پہنچ سکے تو یہی اسکا چکر پورا ہو جائیگا لیکن دم لازم آسکا اور ابن عباس اور صلف کی ایک جماعت مذہب ہے کہ وقف مزدلفہ کا رکن ہے پس جس شخص سے وقف مزدلفہ فوت ہوا اسکا حج فوت ہو جاتا ہے ۱۴۱ سورۃ البقرۃ منی اور ہمت ہوا و دیانات اور معاملات کے بیان پر مشتمل ہے ۱۴۱ سورۃ البقرۃ الدنیا اس جہز کو رہا نام اسے مندرجہ ذیل ہے سورۃ البقرۃ

سورۃ البقرۃ منی اور ہمت ہوا و دیانات اور معاملات کے بیان پر مشتمل ہے ۱۴۱ سورۃ البقرۃ الدنیا اس جہز کو رہا نام اسے مندرجہ ذیل ہے سورۃ البقرۃ

سلسلہ قول فیصلہ میں خدا کرے تھے میدان کی طرف ۱۱ جمعۃ القاری شرح صحیح البخاری ۱۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرے کے بعد سرکھڑن ۲۲۲

اِنَّ كُلَّ حَصَاةٍ تَمَّ بِتَقْدَامِ تَمِيمٍ فَيَقُومُ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَقُومُ طَوِيلًا
 بِدَعْوِ بْنِ قُرَيْبٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْوَسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْمُكُ فَيَقُومُ
 مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو قَائِمًا يَدِيهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْجِعُ جَمْرَةَ
 ذَاتِ الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ
 فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ
 الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ
 اَزْمَ الْحَقِيقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ
 مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَبَجَعُوا
 يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ أَشْعُرْ فَحُكْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا
 حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحُكْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ رَدِمَ وَلَا حَرَجَ
 فَمَسَّ بِرَأْسِهِ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا آخِرٍ قَالَ فَعَلَ وَلَا حَرَجَ مَتَّفِقٌ
 عَلَيْهِ وَعَنْ السَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْتُمْ قَبْلُ أَنْ تَحْلِقُوا وَأَمْرًا صَاحِبًا بِذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اور کرنا دانا دونو جا رہیں اور منہ ڈوانا افضل ہے علمائے کبار نے کہا ہے کہ حج عمرہ کے سر پہ بال نہ ہوں وہ بھی سر پہ آئینہ بھر لے۔ اس کے لیے صحیح ہے ان کے خاکے میں خار کاٹا کا کرنا ضروری تھا ایک آدمی حجہ عقہ کا دوسرا ذبح کرنا یا نحر کرنا ہی کا تعلق نہ تھا اور ان کے بالوں کو بھی بچھاؤں کرنا ضروری تھا جب میں اختلاف ہو کر سنیوں کا واحد اکثر علماء مثل شافعی اور احمد کے سنت کے قائل ہیں اور وہی یہی حدیث دلیل ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ہے جو میں ایسا ہی کیا جیسا صحیح میں ہیں۔ آپ نے میں آئے ہیں حجہ کے پاس آئے اور سر نہ کر چلائے یہ اسے اپنے مقام اور فرمایا سر نہ کر لے لے دیال آنا پس بھی ترتیب منقطع و مستمر سامنے میں لکھا ہے۔ حج و حلق اور حلق میں ترتیب مہم سے جب نفس در سیر لیل ہی صحت لا حرج دانی لکھے ہیں ورام ابو جعفر اور امام مالک کے نزدیک جب در مدنی حج سے رخصت ہوا ہے جب ہاتھ و نسیان کے مدلیں لیتے ہیں سر پہ بال نہ ہوں نہ ترتیب میں اور

نحر کرنا ہی کی واجب کرنا اس گمان عباسی نے معنی ۱ یعنی جرم سے اتم نہ سکتے تو ہرگز نہ فرماتے۔ فقیر کہتا ہے یہ تاویل ضعیف ہے اور فقہ صحابی انصاری صریحاً حج کے مواظ ہیں ہو سکتا علاوہ ترتیب جس نے کہا ہے روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولم یثبت عنہ یہ اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن کتابت نہیں

۵۵ تمام حریفان جو انیر حریف ہیں

حلال ہو جاتی ہیں۔ اور
عورتوں سے جماع کرنا

طوافِ افاضہ کے لیے
حلال ہوتا ہے۔

کہ چھاپا جو کہ بعد میں توڑ
سرمنڈوانا نہ چاہیے بلکہ

۱۲۱
وہ تہوڑے سے بالکتر
اس لیے سنسنیہ چہرہ

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عظیمہ وسلم کے پوچھا کہ
اجازت ہو تو میں
کے دلوں میں لوگوں کو

پانی پلے کے واسطے
کے میں شب باشی ایتھا

بلانے کا منصوبہ بنی مطلب
کے سپرد تھا اور اس وقت

حضرت عکاس ان میں
نہیں تھے۔ برہان حضرت

انکو تے ہیں رات بسر
کرے کر اجازت و ر

کہ وہ رستہ کہتے ہیں : ہنزد
سے چار کھنڈ گنہ گویاں

میرزا حسن خان

100

دور در - ۱۰۰
اکثر راسخه

میرے دوستوں کے پاس
میرے دوستوں کے پاس

قرآن اور اس کے دوسرے نازل ہونے پر ایمان رکھنا

لہ قولہ احمر یعنی عسکرا حرام باندھ کر کے کوٹے سے مشرکوں سے روکا جائے یہ میں حضرت علی علیہ السلام کا حکم سے نکل آئے۔

جب مشرکان کہتے تھے حضرت علی علیہ السلام کو کہ میں نے اسے اور عمرہ عیالانے سے روک دیا تو آپ نے فرمایا کوڑ کر دیا اور حرام سے باہر گئے اس مسئلہ میں کہ مختصر قرآنی کس طرح فرج کرے علماء کا اختلاف ہے۔
جہوہ علیہ کہتے ہیں کہ جس جگہ حرام سے باہر آئے اسی جگہ قرآنی فرج کر دیا۔
خوہ میں جو با حرام سے باہر کہتے ہیں کہ حرام میں داخل کرنا مذہبی ہے اور بن عباس اور ابن عمر کی جماعت کا یہی قول ہے کہ اگر حرام میں ہو جائے مگر ہو تو حرام میں نہ ہو جائے۔
جہوہ جگہ کاٹ دینا کہتے ہیں اسی جگہ فرج کیا جائے۔
اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض علی علیہ السلام کے قرآنی فرج کرنے کے متعارف ہیں اور بعض قرآنی فرج کرنے سے منع ہیں۔
قرآن میں یہ ہے کہ اگر حرام میں ہو جائے مگر ہو تو حرام میں نہ ہو جائے۔
کوڑ کر دیا اور اہل عذر کو دفعہ علماء کہتے ہیں کہ اگر حرام میں داخل ہو جائے تو فرج کی جائے۔
کلی ہی جگہ کوڑ کر دینا زمین جائیں سے ہے اور بعض سے کہتے ہیں کہ حدیبیہ کا کوڑ کر دینا میں داخل ہے اگرچہ حدیبیہ میں ہے پس ممکن ہے کہ آپ نے حل میں قرآنی فرج کی ہو اور بعض میں سے یہ ہے کہ حدیبیہ کا کوڑ کر دینا میں داخل ہے اور بعض میں چڑیوں سے ہوتا ہے اس میں ہی علماء کا اختلاف ہے۔
جہوہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ اور عمرہ عیالانے سے روک دیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامِعَ نِسَاءَهُ وَخَرَّجَهُنَّ عَنْهُنَّ

عَمَّا قَالُوا رَوَاهُ ابْنُ خَرَّجَهُنَّ عَنْهُنَّ عَمَّا قَالَتْ دَخَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَاءِ بَنَاتِ الزَّيْنَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ لَيْسَ

بِكَ لَكَ حَجٌّ وَكَذَلِكَ مَجِيئِي وَأَشَارَ بِرُجُلِي إِلَى حَيْثُ حَسَنُفٍ مُتَفَقِّ

عَلَيْهِ مَكْنُ عَمْرُو عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو كُنْضَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسَرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ

وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مَنْ قَابِلٌ قَالَ عَمْرُو فَسَأَلَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ

فَقَالَ صَدَقَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَحَسَنُفٍ الزُّرْقَانِي

کتاب بیوع باب ثلثون واربعة وثمانون

عَنْ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَمَّا قَالَتْ دَخَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَاءِ بَنَاتِ الزَّيْنَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ لَيْسَ

بِكَ لَكَ حَجٌّ وَكَذَلِكَ مَجِيئِي وَأَشَارَ بِرُجُلِي إِلَى حَيْثُ حَسَنُفٍ مُتَفَقِّ

عَلَيْهِ مَكْنُ عَمْرُو عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو كُنْضَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

خوہ میں جو با حرام سے باہر آئے اسی جگہ قرآنی فرج کر دیا۔
جہوہ کہتے ہیں کہ جس جگہ حرام سے باہر آئے اسی جگہ قرآنی فرج کر دیا۔
خوہ میں جو با حرام سے باہر کہتے ہیں کہ حرام میں داخل کرنا مذہبی ہے اور بن عباس اور ابن عمر کی جماعت کا یہی قول ہے کہ اگر حرام میں ہو جائے مگر ہو تو حرام میں نہ ہو جائے۔
جہوہ جگہ کاٹ دینا کہتے ہیں اسی جگہ فرج کیا جائے۔
اختلاف کا سبب یہ ہے کہ بعض علی علیہ السلام کے قرآنی فرج کرنے کے متعارف ہیں اور بعض قرآنی فرج کرنے سے منع ہیں۔
قرآن میں یہ ہے کہ اگر حرام میں ہو جائے مگر ہو تو حرام میں نہ ہو جائے۔
کوڑ کر دیا اور اہل عذر کو دفعہ علماء کہتے ہیں کہ اگر حرام میں داخل ہو جائے تو فرج کی جائے۔
کلی ہی جگہ کوڑ کر دینا زمین جائیں سے ہے اور بعض سے کہتے ہیں کہ حدیبیہ کا کوڑ کر دینا میں داخل ہے اگرچہ حدیبیہ میں ہے پس ممکن ہے کہ آپ نے حل میں قرآنی فرج کی ہو اور بعض میں چڑیوں سے ہوتا ہے اس میں ہی علماء کا اختلاف ہے۔
جہوہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ اور عمرہ عیالانے سے روک دیا۔

۴۶۰ تورا خذ ملک الیچینے فرمایا حضرت علیؓ علیہ السلام نے کہا اپنا اوٹ بھی لے لے اور جو قیمت اسکی تجھ کو لگتی ہے وہ یہی اپنے پاس رکھ وہ بھی تیرے مال ہو گیا ہے ۱۱۷۷

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر غلام کا بیچنا جائز ہے۔ اور ہر غلام وہ جو تاجہ جسکا مال اسکو کدے کر تو بیچے بعد آزاد ہے۔ امام شافعی رحمہ اور امام احمد اس حدیث کی وجہ سے اسکی بیع کو جائز کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک فرماتے ہیں کہ مدیر مطلق کی بیع جائز نہیں البتہ اگر مدیر مقید ہو یعنی اسکا قایوں کے ارادے میں اس بیاری سے یا اتنی حوصہ کے اندر مگر تو قایوں سے ورنہ آزاد نہیں تو ایسے مدیر کو بیچنا بلا تقاضا جائز ہے اور اس حدیث میں ہر مدیر کا ذکر ہے ممکن ہر کوہ مدیر مقید ہو اسکا مال و احتمالات سے مسائل نات نہیں ہو سکتے جب حدیث میں کوئی مقید واقع فقہ ہونی تو مگر احتمال سے نہیں مقید پیدا نہیں ہوتا۔ وحتما کو حدیث سے کمالی گزرتا ہے۔ امام شوکانی نے لکھا ہے بیع شراب اور دوا اور خمر اور دوا اور کئے اور بی کی جائز ہیں مگر شکاری کے بیع جائز ہیں۔ ورنہ بیع ضروری نہیں ہے۔ قول بعض ہستی برسرہ بیع مفسر عالمی مدنی نام ہے بیع و ایک آدمی کو بیع نفی سے ثابت کی جائے۔

جَمَلُكَ وَدَرَاهِمُكَ فَهُوَ لَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا السَّيِّئُ بِمُسْلَمٍ وَعَنْهُ
اوت ایسا سلہ اور دھمیں پانچ سو ۴۰۰ تیرا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ عبارت مسلم کی ہے۔ اور ابی سے روایت آئی
قَالَ اسْتَقْرِ رَجُلًا مِمَّا عِبَدَ اَللّٰهُ عَنْ دَرَاهِمٍ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ
کیا آدمی کو کیا ہم میں سے ایک آدمی نے غلام اپنا بیٹے دے کے فدا اور نہ تھا آگے پاس سوارائے اور مال تو
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلایا پہر بیچ یا اس غلام کو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے مینونہ بنتی سے اور
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْفَرْ اِنَّ فَاَرَةً وَقَعَتْ فِي السَّمَنِ فَمَاتَتْ
علیہ وآلہ وسلم کی بی بی سے کہ جو ہانگی میں گر پڑا اور اس میں مر گیا
فِيهِ فَمَسَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ
پہر پڑھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم تو آپ نے فرمایا بھنک دو اسکو اور بیچو تو جو سوا کر دو
كُفُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتَّسْلِي فِي سَمْنٍ جَاهِلٍ وَعَنْ ثِيَابَةَ
کیا تو اس کے فقیر کو روایت کیا اسکو بخاری نے اور زیادہ کیا احمد اور نسائی نے بیچ لے گئے ہونے کے اور روایت ہے ابی ہریرہ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب
وَقَعَتْ الْفَاَرَةُ فِي السَّمَنِ فَاِنْ كَانَ جَاهِلًا فَاَقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ
جو ہانگی میں پڑ جاوے پہر اگر جاہل ہو تو بھنک دو اسکو اور اس چیز کو جو آگے گرد ہے اور اگر گھبرا ہوا ہو
مَاتًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَقَدْ حَكَمَ عَلَيْهِ الْبُخَارِيُّ وَابُو حَاتِمٍ
تو مت نزدیک جاؤ اسکو روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد نے اور حکم کیا بخاری اور ابو حاتم نے اس پر ہند
بَابُهُمْ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ
وہ کہے۔ اور روایت ہے ابو الزبیر سے اس نے کہا ہے پوچھا جابر سے کہ کتا کی قیمت کیا ہے تو انہوں نے کہا
زَجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتَّسْلِي وَزَادَ
منہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا اسے مسلم اور نسائی نے اور زیادہ کیا
اَلَا كَلْبٌ صَيِّدٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَنِي بِيْرَةٌ فَقَالَ
سو اسکو شکار ہی کہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ انہوں نے کہا میرے پاس بریرہ آئی تھی اور کہا
اِنِّي كَاتِبَتْ اَهْلًا عَلٰى سَعْرِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَةٌ فَاَعْيَنَنِي فَقُلْتُ اِنْ
تجھ پر میرے مالکوں نے نو اوقیہ دے کر سے آزاد کیا اسطرح کہ ہر برس ایک اوقیہ ادا کروں تو تو مجھ کو مدد سے پر بیٹے کہا اگر میرے مالک
اَحَبُّ اَهْلِكَ اَنْ اَعِدَّ هَالَهُمْ وَيَكُوْنُ وَكَذَلِكَ لِيْ فَفَعَلْتُ فَذَهَبَتْ
بسن کر میں کہیں انکو ایک دفعہ حق دوں اور میری دلا میرے لئے جو تو میں کروں گی بھر گئی
بِيْرَةٍ اِلَى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَمْ يَمُوتْ فَاَوْقِيَتْ اَعْلَمُهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهَا رَسُولُ اللهِ
بریرہ اپنے اہل کے پاس اور انکو کہا تو انہوں نے پہر انکار کیا پہر وہ آگے پاس سے آئی اور رسول اللہ

موت کی بات متو کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو جس شرط پر اسقدر رویم بچھو ادا کیا اور وہ قبول کرے پہر اگر اس نے ادا کیا تو وہ آزاد ہو ہیں تو سیاسی کہے کہ میں پہر وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئیں اور کہا میں نے کتابت کی ہے سو دینے پر کہ ہر سال ایک اوقیہ یا کروں اور اوقیہ جا پس دہم کا ہو جائے۔

۱۲۹

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی حاجت سے زندہ پانی کو روکنا اور اسکو بیچنا جائز نہیں خواہ یہ پانی اپنی ملک زمین کے کسی کو بیچنے سے ہو یا غیر ملک اور بیع زمین کے اندر موجود البتہ وہ پانی جو برتنوں میں بھر کر رکھا ہے وہ اس حکم سے باہر ہے جیسا کہ گذر آیا۔ اگر کوئی شخص گھوڑے

رسول لله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع فضل الماء رواه مسلم ورواه

فی رواية وعن بيع ضرب الجمل وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن عيب النخل واه البخار ورواه

ان رسول لله صلى الله عليه وآله وسلم عن بيع حمل الجبله وكان يبيعا

اتباعه اهل الجاهلية كان الرجل يتاع الخمر وروى الى ان تنجم الناقة

ثم تنجم التي في بطنها متفق عليه في اللفظ البخاري وعنه ان رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم عن نهي عن بيع الكوك وعن هبته متفق

عليه وعن ابى هريرة رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى

الله عليه وآله وسلم عن بيع اخصاص وعن بيع الغرر رواه مسلم

وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ان شئ من طعام

فلا يبعه بكتالة رواه مسلم وعنه قال نهى رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم عن بيعتين في بيعة رواه احمد والنسائي وعنه ان رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيعتين في بيعة فله او كسهما او

الربا وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم لا يحل سلف وبيع ولا شرطان في بيع ولا

عليه وآله وسلم نهى عن حلال قرض اور بیع اور نہیں درست وشرعی کوئی ایک بیع میں

بیع زمین سے منع کر کے
نودہ اسکی ملک و بیع
میں اور ملک و بیع کر
سکتا ہے جب پھر بیعت
سے اور علیہ آدہ مسلم
ایسا حکایت و احسن
آپ سوال کیا تھا (بیع)
یا بیع سے لکھا جائے کہ
فروقت کیا کرو اور کسی
سوال نہ کریں
نقد جس الجبلہ سے اس
اوقتی کے بیع میں جو
بجی ہو وہ جو بیعت نسیم
لینے اسکی قیمت کی وہ
سلف اور اس حق سے
نہی ہے جو رازناہ
آپ نے جو بیعت ہے
جس قدر نہ نسبت بیع
یہ بھی ایک قسم کہ حق جو
اور اس میں ہذا اسکا
بیچا یا کسی دوسرے اسمہ
نہی جائز نہیں اور
حدیث سے معلوم ہوا
یہ بیعت نہی ہے
سلف و بیع میں
جس قدر نہ نسبت بیع
یہ بھی ایک قسم کہ حق جو
اور اس میں ہذا اسکا
بیچا یا کسی دوسرے اسمہ
نہی جائز نہیں اور

ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً باغ مضری سے کتا ہے کہ سگریہ تم ان کبڑوں پر ڈالو جس کپڑے پر یہ لکھا ہو اتنی قیمت سے تیر سو جائیگا اور بیع کی اندر پانچ
صوبہ میں بیع غریب و غفل میں بجائے جوئے غلام یا چارے کو فروخت کرنا سو میں اڑتے پرندوں یا پانی کے اندر چلیوں کو بیچنا۔ در بعض صوبوں ایسی ہیں کہ اگر کوئی
ان میں دیکھا جائے یا جائے مگر نہ جائز ہیں مثلاً خرید و مکان کی مینا کو غلام نہ مانا۔ مکان کا مابو اگر کر لیا اور ہند کی مینا کو بیچا یا مابو ہند کی مینا کو بیچا

۱۵۲

السلام على سؤر أخيه وعن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه

مسلمان اپنے بھائی کے نول پر سنا اور روایت ہے ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فُتِيَ بَيْنَ

وَالْبَدِيعُ وَالْوَلَدُ هَافٌ وَاللَّهُ يَكْنِيهِ وَيُنِجُ احْبَبْتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَعَنْهُ التِّرْمِذِيُّ وَالحَاكِمُ وَلَكِنْ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَهُ شَاهِدٌ وَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنْ يَبْعَ عَلَامِنْ خَوْزِنْ بَعْتَهُمَا فَقَرَّتْ بَيْنَهُمَا فَذَكَرَتْ

وَاللَّهُ يَكْفُلُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا أَدْرَاكُمْ مَا فَا رَجَعُوا مَا رَأَوْا

ابن ماجہ اور احمد و رجالہ ثقاہ قد صحیہ ابن خرمیہ و ابن الجارود

وَابْنُ حِجَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَعَنْ نَسْرِ بْنِ أَبِي نَسْرٍ

اللہ تعالیٰ عنہ قال غلام السعة في المدينة علي عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ إِلَّا الْأَقَلُّ مِنَ النَّاسِ

شَوْصَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ بِالْمَسْعَرِ الْفَاضِلِ بِسَطْرِ الرَّاقِ

وَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ الْقَوْلَ لِلَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِطَائِفِي بِمُظَلِّمِي خِيَمِي

رواہ الخمسة والنسائی وصححه ابن حبان **وعن محمد بن عبد الله**
 اور روایت ہے محمد بن عبد الله

سَيُجِئُكَ اللَّهُ إِلَىٰ عِلَاقَةٍ سَوِيَّةٍ لِّلَّهِ عَلَىٰ إِلَٰهِهِ وَتُمْ قُلُوبُكُمْ لَا تَحْكُمُ

۱۔ اس سے پہلے کہ وہ فرما دے کہ میں نے تم کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ تم میری بات مانو اور میری بات نہ مانو تو میں تم کو اس لئے مقرر کرتا ہوں کہ تم میری بات نہ مانو اور میری بات مانو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس خریدار کو بیچنے والا کو اختیار ہے کہ وہ تین دن تک خریدی ہوئی چیز کو رکھ لے یا واپس کرے اور اس حدیث کے مطلب میں علماء کا اختلاف ہے بعض ظاہر حدیث کے مطابق کہتے ہیں کہ صرف کجور کا صاع دودھ کو عین باقی کر کے

اور بعض کہتے ہیں کہ گندم کے صواہر طحا کا صاع دینا جائز ہے یہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ مسلم کی حدیث میں حدیث لاسنہ میں اسے گندم کے صواہر اس سے معلوم ہوا کہ جن روایات میں کجور کا ذکر ہے ان میں کجور نصیب کے لیے ذکر نہیں کی گئی بلکہ مثال بیان کر کے لیے مذکور ہوئی ہے۔ کجور عرب کا طعام عوام کجور ہی ہے۔ اسے لیس سنہ اور بعض روایات میں لیس ہفتی دروی ہے اور مطلب یہ ہے کہ دھوکا کرنا امان کو گول میں سے نہیں جو میری ہر اس کے مطابق عمل کرتے ہیں میرے علم میں اور جس شخص کی پیروی کرتا ہے میرا ورع ہے۔ اس کے لیے اس کے دلور کے دلور کے ساتھ کار فرما اور اس سے

الْحَاطِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيُّ
 صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں میں نے
 صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ يَصْرُ وَالْأَيْل وَالْغَنَمُ فَمِنْ بَنَاتِهَا بَعْدَ ذَلِكَ
 فَهُوَ خَيْرُ الْخَيْرِينَ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا إِنْ شَاءَ اسْمُهَا وَارْتَدَّهَا وَصَاعًا
 مِنْ ثَمَنِ مَثَقُوفٍ لِسِلِّ فَمِنْ خَيْرِ بَنَاتِهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَفِي رَوَاتِهِ لَهُ عَقْرُهَا
 الْبَخَارِيُّ وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَأَسْمَاءَ قَالَتْ الْبَخَارِيُّ وَالْقَوْمُ كَثُرُوا
 عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مِنْ أَشَدِّ شَأْنِ خُفَّةٍ وَرَدَّهَا
 فَلْيُرَدِّ مَعَهَا صَاعًا وَارَاهُ الْبَخَارِيُّ وَزَادَ الْأَسْمَاءُ عَيْلِي مِنْ ثَمَرِهَا
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ عَلَى صَبْرَةٍ
 مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَجَالَتْ أَصَابِعُ بِلَا فَقَالَ هَذِهِ يَا صَابِغُ
 الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتِ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا جَعَلَ ثَوَقُ الطَّعَامِ
 كِي يَرَاهُ النَّاسُ مِنْ غَشٍّ فَلْيَسْرِمْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ
 عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَمْ يَكُنْ مِنْ حَسَنِ الْعَنْبِ أَيَّامُ الْفَطَايِ سَتِي يَسْبِيحُ مَنْ يَتَخَذُهُ خَمْرًا
 فَقَدْ نَحِمَ النَّارَ عَلَى صَبْرَةٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْثَانِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ
 وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرما: یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

عندہ بی لائق خدمت ہے اس کے علی بصیرت یعنی دیدہ دلالت اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص شراب پانی سے بھرا گویا اور کوئی چہرہ جسے شراب پانی سے خیرینا تھا تب اسے تو بیچنے والے کو گھر میں دوسرے شخص سے شراب پانی کا واسطہ کے ساتھ بچہ رسٹ نہیں

۱۵۶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تابع اور شری جتیک اسی مجلس میں موجود ہوں جہاں پیچ کی گئی ہے اور وہ ایک دوسرے سے جلد ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ اس عقد بیع (سودے) کو قائم رکھے یا فسخ کر دے اور جب اس مجلس سے ہٹا کر ایک دوسرے سے

اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَارِئُ وَالْمُبْتَئُ

جدا ہو جائیں خواہ دونو
اس مجلس سے آشک
الک ہو جائیں۔

یا ان میں سے ایک
علاج جائے تو پھر خیار مجلس

باقی نہیں تھا اور بیچ لانا
ہو جاتی ہے۔ مگر اگر

بیچ کے وقت خیار کی
نظر کی گئی ہے یعنی

آج میں سے ایک نے
یاد تو نے یہ کہا تھا کہ

جئے تین دن تک اختیار ہے اگر میری مرضی ہوئی

نویں اس بیچ کو قائم رکھو نگاہ فنیہ کردو نگاہ

تاریخ ۱۳۰۵

دن تک اس میں بیچ کے قائم رکھنے مافقیہ کو نہ تھا اختیار

ہے اگر وہ لوگوں نے شرط کرتی
تھی تو وہ لوگوں کو اختیار ہی اور

اس خیال کو پذیرا نہ ہو سکتے
ہیں اور انہیں اس کے کسم

ایک سو چار نہیں کہ سوا
مرنے کے بعد اس خط سے

کہ کہیں دو مہر اسودے کو
دائیں نہ کر دے ہلدی سے

اُس سے الگ ہو گیا ہے
خیارِ شرط تو سب علماء

نزدیک جائز ہے اور
خارج مجلس کے ثبوت پر علماء

اما اختلاف بر امام تباخی
ادرا امام احمد است

صحابہؓ اور تابعینؓ اس کے
موت کے قائل ہیں جیسا کہ

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے
وہ جنتیہ درما تکبیرہ بخاری ہے

قال نبي محمد ﷺ
رغم من ربه الكاذب

لحود یا کفر پر مؤید روایت کے دفت پر کیا کرو ہو گا نہ کرنا چاہیے تاکہ دوسرے شخص سمجھ جائے کہ یہ سید اسامہ آ دی ہے اسکے ساتھ بیوی کے میں ناجائز مسنونہ کے
 طلاق بڑاؤ نہ کرنا چاہیے اسکے اس وحی سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کرنا سو د کھانے سے زیادہ بُرا ہے یعنی اقسام

۱۵۷۔ یہی جند اللہ علیہ الرحمہ نے اس کی اہمیت پر ان کو چھ چیزوں میں سے کچھ یاد دلائی تھیں اور چار کچھ اور ملک میں رہنے والے غلام کا یہ قول ہے کہ ان کے

عَلَى بَعْضِ الْأَتْبَاعِ الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ الْأَمْثَلِ يَسْلُ وَلَا تُشْفَوُ بَعْضُ

اور نہ چاندی بد کے چاندی سے
اور نہ چاندی بد کے چاندی سے

اور ان میں سے غالب کو ساتھ حاضر کر کے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عبد بن

الصلوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَبِالذَّهَبِ وَالذَّهَبِ الْفِضَّةُ وَالْفِضَّةُ وَاللُّبُّ وَاللُّبُّ الشَّعِيرُ وَالشَّعِيرُ

التمر بالتمر والماء بالماء مثلاً مثل سواء ليسوا بيدا بيد فاذ اختلفت

ہر جب یہ قسم بدل

فمن جرحه ما يوشك على بوجع رست بدست روايت كيا ات مسلم نے اور ورجح

وَأَلْهَمَهُ الْإِسْلَامَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

وزن ابوزن مثلاً (مثلاً) زاد واستزاد فہور یا دواہ مسلک و غیرہ

وہ جن میں برابر جنس میں برابر زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو بیجا کیلئے بت کیا اسے مسلم نے یہ روایت ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحتیہ عامل مقرر کیا تو لا باوہ آپ کے پاس غمہ کھجوریں لائیں اور

[illegible]

کہ خدا بہ تو جیتے ہیں ایک صاع ان کچھ روئ کے دو دیکر اور دو صاع تین دے کر پس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہ کیا کہ ایک درم سے بیچ کر دوسرے کو دے دے

یاد درست ہے اور لکھنؤ کا ظاہر جو کہ نزدیک رہا نہیں اور چھوڑ گئے ہیں کہ سو اسی چھ چھوڑوں کے اور کئی چیزیں ہیں ہی زیادہ

دوم ہو جنہ کے سلطان ایوانی پر عصبی ملی کہ باہد فاع اور جہاد کو تسلیم نہ کرے۔ حج عینہ کے قصور یہ ہے کہ نہایت کج فہم ہو کر ایسی ہی کوئی
سکوفض نہ دیا بلکہ یہ کہتا کہ میری باس ایک چیز میں جہیہ ہے کہ نہ اسکو ضرر رکے نہ دانیس سربز کر اور اسکو جس چیز میں ہر وقت کر دینا اور
دوم ہے کہ جنہ کے لئے اسے اور اس طرح جہاد کو دیکھنا اسکو نہ تو فہم نہ تھا نہ اسے اللہ اعظم

اسی یا اور کچھ نوکلیہ ہو
اسکے جدا کر رہا رہو
تو کر بیچے اس طرح اگر
بیچے چاندی کی چیز ہے
چاندی کے خواہ فیے
ہوں یا اور کچھ تو اسکا
بھی ایسی حکم ہے کاٹنا یا
سے رہا لازم آوے
اگر بیچے پسے کی چر چار
بدے چاندی کے خواہ
روپے ہوں خواہ ور کچھ
چاندی کی خواہ جز بدے
سو بیچے خواہ اشتراقی ہو
خواہ نو کچھ تو کاٹنا یا
نگینوں وغیرہ کا درمیان
اسلئے کہ خلاف جنس میں
کئی زیادتی درست ہے
اس میں کئی زیادتی سے
ربا لازم نہیں آتا۔
اس حدیث سے معلوم
کہ حیوان کو حیوان کے بچے
اور مار بیتیما درست نہیں
مصحفی میں لکھا ہے کہ ایک
جانور دو دو جانوروں کی
بے حیما درست ہے
خواہ ایک جنس کے ہوں
خواہ مختلف جنس کے
بشرطیکہ بیع نقد نقدی ہو
کسی طرف او یا نہ ہو اور
کو حیوان کے سوا ہونا
بیچے کی تمام مویشی و شکاری
کے نزدیک درست ہی نہ
ہو حالہ فقہائے مذہب
میں ہر مسرور لکھتے
اس حدیث سے مراد جو
کسی حیوان یا جانور کو
کے کچھ یا کسی نہ کسی
اور مشرقی میں مسلمان

[illegible]

۱۷۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفارش کے بدلے بلیہ قبول کرنا حرام ہے کیونکہ یہ رشوت ہے اور مجازاً سکور ہا کر گیا ہے۔ یہ جرم امت اس صورت میں

مِنْ رَوَايَةِ عَطَاءٍ وَرِجَالِهِ ثِقَاتٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ

عطا فی ہدایت سے اور ایسے ہادی لفظ میں اور بھی کہا ہے ابن القسطن نے اور ہدایت کے الی ہدایہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ مَنْ شَفَعَ لِحَيٍّ

[illegible]

شفاۃ ماہدیؑ لہ ہدیۃ علیہا فقیہہا فقد الی بابا عظیمؑ من ابواب

[illegible]

ابو بکرؓ اور احمدؓ اور ابو ذرؓ اور ابی السّیّدہؓ مقلد و متبعین اللہ بن محمدؐ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

رہی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا لعنت فرمائی پر معجزہ ہذا

المُرْشَى رَوَاهُ أَبُو وَدَّادٍ وَالتُّمَيْنِيُّ وَ

پہلے والے (دونوں) پر گئے یہ است کیا ہے، ابو واؤ اور رزمی نے (انجی کہا، سے) فتویٰ کی اور سی کی روایت کی کہ میں نے خدا کے

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ يَا حَبِيبُ حَبِيبَاتِ الْإِسْلَامِ يَا حَبِيبَاتِ الْإِسْلَامِ

علیہ وآلہ وسلم دیا سہو کہ اسباب تیار کر کے لشکر کاٹو اونٹ ختم ہو گئے یہ مرحلہ دنیا کا ہے

۱۰۰

رواه الحاكم والبيهقي ورحاله ثقات وعمر بن الخطاب رضي الله تعالى

روایت کیا اسے جاگرا اور بستی کے اور اسکے راوی معتمد بن۔ اور روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہما

عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن المزانية

عَنْهَا يَسُئِرُ كَمَا مَنَعَ فَرِيَا يَا رَسُولَ هَذَا مَعِيَ الدَّرْعُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ مِنْهُ سَعْدٌ

ان يسبح تمجدا طه ان كان نخل بئر كندل وان كان كوما اربعين

باج کا بیوہ (اسطر) بیجا لہ الریح بخورہ کا تو میاں لہ بیجا بخورہ اور لہ بخورہ باج بخورہ

یہاں پر یہ لفظ قرآن کا ان زرعان پیچیدہ بیل طعم نہی غزل کلم

... ..

متفق علیہا و معہ ہر نبی و فرس رسولی للہ تعالیٰ منہ قال سمعت

وَقَدْ كَفَرَ يَكْفُرُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حال میں کہ آپ بوچھے کے خبیثہ سانپے ترکھن کر کے ششک کی سی

نَحْمَدُكَ يَا رَبِّ عَنِكَ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ

کیونکہ جو جانی ہے زنجیرِ حبس کو کہ جائے قیود کیا اداں را رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم کیا کہے اس حروایت کیا اسی یا انہوں نے اور بھی کہا کہ

سکون ہی مرا بنو اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ دلوا لہو دے۔ ومن سعی فیہ۔

4

سکون ہی مزید اور کبھی محافلہ کہتے ہیں ۛ اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ وللمن سعى فیہ۔

کہ جب کسی ایسے نام کے
 مستحق سفارش نہ کھائے
 جو مشروع الیہ (مستفاد) ہو
 پراسکار کا فرض ہو جیسا
 مظلوم کو ظالم سے چھڑانا
 اس پر اسکا نہ ناجوازم ہو
 جیسا کہ کسی ظالم و جبار
 پر حاکم مقرر کرنا اور اگر
 کسی مباح کا مستحق
 سفارش کی جائے اور
 اسکے حق میں بدیر
 قبول کیا جائے تو یہ جائز
 ہو سکتا ہے کیونکہ یہ
 احسان کا بدلہ ہے ۱۲
 ۱۵ اسی حدیث سے
 رشتہ کی حرمت ثابت
 ہوتی ہے رشتہ لینے
 اور دینے اور دینا لینا
 سب گنہگار ہیں ۱۶
 ۱۷ اس میں حدیث ہے
 حیوانات کو بیہوش کرنا
 لینا معلوم ہوتا ہے۔
 اور اس مسئلہ میں علماء
 کا اختلاف ہے امام
 شافعیؒ اور امام مالکؒ
 ورجوہو علماء سلف
 و خلف اسی حدیث کی
 وجہ سے اسکو جائز کہتے
 ہیں اور حنفیہ کے
 نزدیک حیوانات کو
 قرض لینا جائز نہیں
 ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹

۱۷۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چہرہ عجمی کلمہ کرنے کے وقت موجود نہ ہو اس میں عجمی کلمہ جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔

مَعْرُوسٍ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِمَا أَمَّا طَرِيقُ الْبَابِ وَالْقَامِرِ

ان کے نزدیک عقد کی محنت
 کے لیے یہ شرط ہے کہ میعاد

فَنَسَلِمُهُمُ فِي الْحِطَّةِ وَالشَّعْبِ وَالزَّيْبِ وَفِي رِوَايَةٍ وَالزَّيْبِ إِلَى الْجَلِّ

اسم ہو چکے وقت دوم کے
اور امام ابوحنیفہ دوم کے
تئوں تک یہ شرط ہے کہ وہ

مُسَمِّ قِيلَ كَانَ لَهُ زَوْجٌ قَالَ لَا كُنَّا نَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ الْحَارِثِيُّ وَعَنْ

پھر عقد کے وقت سے لیکر
بیعت کے ختم ہونے تک وجوہ

إِنِّي هُمْزَةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کوئی چیز زمین لینا یا

۱۱۱
 اَلْیَوْمَ یُجِزُّهُ ٱللّٰهُ فِی ٱلْأَرْضِ ۖ یَوْمَ یُجْزَىٰ ٱلْعَمَلُ ۚ

دینا اس شرط پر کہ جب
لجائے اور کیا ہو گی قدرت

جس نے لیا لوگوں کو مال اور کرے کسی خیریت سے اور کرے گا اس سے اللہ اور جس نے لیا مال کا مال

يُرِيدُ اَنْ يَنْفِقَ ۙ لِّلّٰهِ تَعَالٰی رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ہے ۳۳ قولہ الطمر لکھا
یعنی رانہ اور چارہ کے بدلتے
۳۴ قولہ کہ ہرگز نہ

تلف کرے گی نیت سے تلف کرنا ہے اس کے مقابلے روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت بھی عائشہ رضی اللہ

عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا قُلْنَا قَدِمَ إِلَيْنَا نَوْمٌ أَوْ قُلْنَا قَدِمَ قُلُوبُ

اسکا دودھ پینا کرو یعنی ذیل کے لیے درست ہے گرد و غبار

نَعْتِ الْمَلِكِ وَخَلَّتْ مِنْهُ نَفْسُهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والا خواہ اذن دے خواہ نہ
ہے جیسے کہ دلالت کرتی ہے

آپ کسی کو اسکی طرف بھیجیں تو اس سے دو کپڑے فراغت کے لئے دے دیں اور اس کے لئے آپ اسکی خدمت کیوں کر کر سکتے ہیں؟

سپر مرتبہ حیدر شاہ علی
ذہب کے امام احمد رضا اور حق

خدا کا فضل، اسے حاکم و تدبیر مطلق بنائے اور رازِ حق اس کے پاس ہے۔ پس - اور دامت برکاتہم العزیز - رحمہ

سواء فوق ظاہر حدیث کے۔
 راجعہ شفاء حرم امیر

الحمد لله رب العالمين - رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم -
 الله تعالى عنه سے کہہ کر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جہاں از روئے دیگر ایسا ہیچ اور چارہ نہ ہے

امام ابو حنیفہ رحمہ اور امام مالک رحمہ
کتاب میں مذکور ہے کہ یہ تین سب

ادامان رھو اور وینا لبریتس کے مقیم اداکار رھو اور علی الدلی

ہر سال کی جیسے ہی شمع آگیا
دست بہر بنکر ہر روز

[illegible]

ہم کے اخراجات کے لئے

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يخلق الله من غير حيلة
 فربما يتعجب من الله عليه وآله وسلم في خلقه

اوس سے فائدہ اٹھانے
چاہتے ہیں، رہیں کہو؟

رَدِّهَا عَنْهُ وَعَلَيْهِ عَزْمٌ قَوْلُهُ الدَّارُ الْخَيْرُ مِنْ دَارِ الْيَمِينِ وَرَحَالَهُ تَقَالِيدُ الْأَوَّلِينَ

راہیں گئے دوسرے کہ جس
آئینہ سے نفع اٹھایا جائے

مَنْ يَرْجُو عَذَابَ اللَّهِ يَفْعَلْ ذَلِكَ عَمَلًا مَحْذُومًا

یعنی اگر مردوں سے کچھ نفع
جو خیرات میں سے ہو اور اگر

امریکن کے ایتھس ہلاک ہو گئے تھے۔ اس عزم و ہمت کو ان کے بڑے بھائی نے

۱۶۴ اگر مشرک سے قتل کیا گیا ہے تو اس صورت کے متعلق جمہور علماء کہتے ہیں کہ باقی بیچ کا بھی حقدار نہیں ہے۔
 دو حصہ ہوا ہوں گے ساتھ ہر ہونگا اور اس چیز کو یا اسکی قیمت کو سب تر خزانہ حقدار سدی کے مطابق تقسیم کریں گے اور تمام شافعی

من روایہ عمر بن خالد قال ایتنا ابا هريرة رضي الله تعالى عنه في صاحب
 عمر بن خالد بن ابی اسد سے کہا اے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے بار کے متعلق

ما افسر قال لا قضین فیہ یقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 کہ افسر نے کہا کہ میں جو بوجہ فیصلہ پیش کرنا چاہتا ہوں اللہ علیہ وآلہ

ولم یمن ففسر اوقات فوجد رجل متاعه بعینه فهو اخی بہ وصحی الحاکم
 وہم کہ جو شخص جو جاد سے یا مریض سے یا مراد سے کوئی آدمی اپنی چیز بیچتا ہے وہ زیادہ حقدار ہے اسکا حصہ اور صحیح کہا اسکا حصہ

وضعت ابوداؤد وضعت انصا هذه الزيادة فی ذکر الموت عن عمرو
 اور ضعیف کہا اسے ابوداؤد نے اور اس نے اپنی کو بھی ضعیف کہا اس نے موت کے ذکر میں۔ اور روایت ہے عمرو

ابن الشریک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بن الشریک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ شریک سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اداسے زمین میں)

الواجب علیہ رضیہ وعقوبتہ رواہ ابوداؤد والشیخ وعلقہ البخاری
 غنی کا حصہ ہو کرنا اسکی عزت کا حصہ اور اسکی مراد سے کہ حلال کر دیتا ہے روایت کیا ابو داؤد اور شیخ علقہ البخاری نے

وحنیہ ابن جہان وعن اوسعیہ الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
 اور صحیح کہا اسے ابن جہان نے۔ اور روایت ہے اوسیب خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ

اصیب رجل فی غزاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ثمانی
 نقصان پہنچا یا گیا ثمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیویوں میں کہ زیادہ تھا اس میں

فکرکینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوا علیہ وقصد
 تو اسیر قرین ہو گیا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں کو) کہ غزوات کو در تیرہ ہزار میں اور کہ جس غزوت کا

الناس علیہ لم ینلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 لوگوں نے اس پر جس نہ پہنچا وہ حد قدر اس کے قرین سے پورا کرے تو بیعت قرین پورا کرے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولم ینلغ ذلک واما وجدتم ولبسکم لا ذلک رواہ مسلم وعن ابی بکر
 مسلم نے اس کے قرینوں کو لو جو پایا اور نہیں ملے وہ اسے لکھ لے گا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت کیا اسے ابی بکر

ابن مالک عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرجعل معا ذمالہ
 وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مال سے حصہ رکھ دیا جسے چم سے ادا

باعنی دین کان علیہ رواہ الذارقطنی وصحی الحاکم وخرجه ابوداؤد
 بیحد مال اسکا کہ میں جس جو اس پر روایت کیا اسے دارقطنی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور ابوداؤد نے

رساؤد وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال عوصت علی النبی صلی اللہ
 ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عوصت کی

فرماتے ہیں کہ باقی بیچ
 چیز کا زیادہ حقدار ہے
 اور اگر مشرک سے مر جائے
 اور بیچ چیز موجود ہے
 تو اس کے متعلق ہمارا کہ
 اور امام احمد فرماتے
 ہیں کہ باقی بیچ چیز کا
 زیادہ حقدار نہیں ہے بلکہ
 بلکہ اس کے
 برابر حقدار ہیں۔ اور امام
 شافعی م فرماتے ہیں
 کہ باقی بیچ چیز کا زیادہ
 حقدار ہے۔ اور امام
 قزوینی ابوداؤد نے اپنے
 غنی ہو کر جو خزانہ کا
 قرین نہ ادا کرے تو
 بیچ ہوئی ہے اور روایت
 اسکی اور سند دینی اسکی
 کہ کلام بحث کہا جاد سے
 اسکو اور فقہ کرے اسکو
 واکہ کہ حکم سے اس کے
 کرنا اسے ظلم ہے۔ اس کے
 خود ولس کہ الاذ لک
 سے نہیں سبھا کہ کہتے ہیں
 اور فقہ کرنا اسکو بسبب
 ظاہر ہونے فلاں اس کے
 پس واجب ہے ہفت
 سنی۔ از نسخہ کو چاہیے
 کہ جب اس کے حق ہو پھر
 طلب اسے یہ نہیں کہ
 اس کا حق ساوہ ہو جا
 کا۔ قول جھ
 نے معاذ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ حاکم
 نے اسے ضعیف قرار دیا
 اس کے صحیح کرے
 منع کرتے اور خارج
 نہ کرنے سے و نیز یہ کہ قرین

نہ کرنے سے و نیز یہ کہ قرین دیکھو کہ اس کا تمام حصہ قرین کو دینا چاہیے اس حصہ کو دینا چاہیے کہ اس کے لیے نہیں ہے۔

علاج کا بیان ہے

—

کے جو مال اور حقوق میں رافع سود اور ہی نہیں مال فراہم

۱۶۶ جہت کہ مسلمانوں کے درمیان ملو جائز ہے اس طرح اہل اسلام اور کفار کے درمیان بھی صلح جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کفار کے ساتھ بغلام حدیث مصالحت کی تھی اور اس حدیث میں خاص مسلمانوں کا ذکر اس لیے ہے کہ احکام شریعہ کے مخاطب

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الصَّلَاةُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَصْلَحُ حَرَمٌ حَلَالٌ

وَأَحْلَ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شَرْطِهِمْ لَا شَرْطَ حَرَمٍ حَلَالٍ وَلَا وَاحِلٌ

حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَانْكُرُوا عَلَيْهِ لَنْ رَوَاهُ كَثِيرٌ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ

ابْنُ عُمَرَ وَبْنُ عَوْفٍ وَصَحَّحَهُ وَكَانَ أَعْتَبَ بِلَاكُ طَرَفٍ وَقَدْ صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ

مَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَا يَمْتَنِعُ جَارُ جَارِكَا أَنْ يَغْتَرَّ خَشَبَةً فِي جَدَارِهِ ثُمَّ يَقُولَ أَيُّهُمَا يَزِيدُ مَا

لِي أَوْ لَكُمْ عَنْهُ مَعْزُومٌ وَاللَّهُ لَا زَعِينَ بَهَائِينَ أَكْبَا فَاكُمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

أَبِي جَبَلَةَ السَّامِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَوْفٍ وَصَحَّحَهُمَا

بَابُ مَسْأَلَةِ الْوَضْعَيْنِ

عَنْ ابْنِ تَرَبُّوزٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْ مَطْلُ الْعَرِيِّ ظَلَمٌ وَذَلِكَ أَنَّهُ أَحَدٌ كَرِهَ عَلَيْهِ فَأَسْتَمِعَ عَلَيْهِ

بِإِي رَوَاهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَوْ لِي رَأَى

بَابُ مَسْأَلَةِ الْوَضْعَيْنِ

اہل اسلام ہی میں ہوا
یہی کتاب اور مصنف
کے احکام پر ملتے ہیں
ہیں۔ علیہ السلام
عام طور پر ان کے مثال
یہ ہے کہ کوئی شخص کلمہ
کرتے کے وقت اپنی
بیوی کے ساتھ نہ شرط
کرتا ہے کہ میں تیرے
خارج کے بعد تیری بیوی
میں کسی دوسری عورت
سے نکاح نہ کروں گا بلکہ
مشتزئی سے بشرط کرنا کہ
کو جو اسی میں تیرے
پس فوض کرنا ہوں گا
اسے مع کرنا حرام ہے
میں کسی شرطیں باطل ہیں
اور چونکہ مسلمان کفار
عورتوں تک نکاح نہ
کھینے کی اجازت ہے
اس لیے سترہ کے بعد
نہی وہ اور نکاح کرے
اور یہی طرح قرینہ کہ چیز
بہشتی کی ملک جو بیوی
نکاح وہ ہے میں
تقدیر سے علیہ السلام
اس حدیث سے یہ ہے
کہ اگر کسی عورت
کو دوسری عورت کا
کلمہ دیت ہو تو سوا ہے
کو مع نہ کرے ان کے
اسحاق کہے ہو کہ یہ مسلمان
یہ وہاں کے مسلمان ہیں
کافر کو تو کہے اور جس
کے یہ وہاں کے مسلمان
اعجاز ہے، حدیث
ان انا مشافہ کہ حدیث

یہ انا مشافہ کہ حدیث
یہ وہاں کے مسلمان ہیں
کافر کو تو کہے اور جس
کے یہ وہاں کے مسلمان
اعجاز ہے، حدیث
ان انا مشافہ کہ حدیث

مستحقان کما لیت

دہلی میں اور جواہر لال نہرو کی سربراہی میں ایک وفد بھی آیا تھا۔ ان کی حالت اور غورب کے اندیشہ مآخانی ہیں۔ دہلی میں ان کے

سے کثرت و کمال روایت ہے ایک جملہ کتب کے روایت کی شے ہے پھر یہی شے انتقال فرمایا۔ علیہ عار و معبود سے قرض مراد ہے کہ کوئی چیز جس کے علاوہ پر ہے اس کی سب سے
 اس جملہ کتب کے علاوہ کتب کے قرض مراد ہے کہ کوئی چیز جس کے علاوہ پر ہے اس کی سب سے
 اس جملہ کتب کے علاوہ کتب کے قرض مراد ہے کہ کوئی چیز جس کے علاوہ پر ہے اس کی سب سے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین یا مکان فروخت کرنے کے لئے اسکو چاہے کہ پہلے وہ اپنے حصہ کو اطلاع دیے کہ میں اسکو فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ فیہ کہتے ہیں کہ یہ اطلاع دینا مستحب اور مندوب ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اطلاع ۱۶۲

بِعَرْضٍ عَلٰی شَرِکِہٖ وَفِی رِوَاۓ الطَّائِفِیِّ قَضَى النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ الشَّفَعَتِیْنِ کُلَّ ثَمَرٍ وَرِجَالُہٗ اَثَقَاتٌ وَعَنْ اَبِی رَافِعٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

لِلْبَخَّارِیِّ وَفِیہِ قِصَّةٌ وَعَنْ اَبِی مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہٗ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

دیا واجب اور ضروری ہے
فرضی ہے اسکو اپنے بعض
مشائخ سے نقل کیا ہے
اور جب حصہ دار کو اطلاع
دی جائے اور وہ فروخت
کرنے کی اجازت دیوے
اور اسکو اطلاع دیے
اسکو فروخت کرے اور
شفیع سے کہہ دے اور
دعوی کرے تاہم مالک
و امام شافعی رحمہما اللہ
اور حنفیہ اور مالکی
اور حنبلی اور مالکی
فرماتے ہیں کہ شفیع
فادعوی کر سکتا ہے۔
ورزا حق شدہ جائیداد
کو حق شفیع سے لے سکتا
ہے اور سفیان ثوری اور
عقلم اور ابو عبیدہ و مالک
حدیث کی ایک جماعت کا
سربسہم ہے کہ شفیع
اجابت دینے کے بعد
سعی شفیع دعوی نہیں
کر سکتا اور امام احمد و
اسکے معلق روایتیں
ہیں۔ اس حدیث سے
بھی معلوم ہو کہ شفیع
زمین میں ہی ہو سکتا ہے
و اس مسئلہ میں مؤید
ما تفاق ہے اور ما توافقا
تفاوت میں بھی ثبوت
شکو کے قائل ہیں چونکہ
حدیث کی روایت ہر ایک
سے ملے ہوئے ہے
... کے ہیں
شفیع سے شفیع سے
شفیع سے ملائے اور شفیع
سے اسکا یہ
... کہ اس میں
... کہ اس میں
... کہ اس میں

لَعَابٍ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

وہ اسے قاضی کے اور سند اسکی ضعیف ہے

يَابُ الْقِرَاصِ

مختاریت کا بیان

عَنْ حَبِيبٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ

لَا اَکْثَ فِیْہِمْ اَمْرٌ کَثَرُ الْبِیْعِ اِلَیْ جُلٍّ وَالْمَقَارَضَةُ وَحِطْلُ الْبِیْعِ الشَّعِیْرِ لِبِیْتِ

لَا الْبِیْعِ رِوَاۓ اَبِی مَاجَہُ یَسْنَادُ ضَعِیْفٌ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِیَ

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

عَنْہٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَمَّا سَایَرَ زَیَادَہُ حَظَّارَہٗ شَفَعَا کَا

سے قرآن مجید کی سیلاب سے محفوظ رہنے کے لیے جو قرآن مجید کے کلمات پر ہونے والے غلوں کو دور کر دیا اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے اسے اس کے مطابق ہی لیا جائے۔
 ۱۶۷

وَأَقْبَالَ الْجَدَّاءِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الدُّعَى فِيهِ لَكَ هَذَا أَيْسَلُ هَذَا وَلَيْسَ
 اور ان لوگوں کے سر سے اور ان کے گھروں پر دروغ سے جس پرست و دلچ بلاں ہوتا ہے اور کچھ رہتا ہے اور کچھ ہوتا
هَذَا أَوْ يَهْلِكَ هَذَا أَوْ لَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كَوْنُهُ هَذَا فَلَنْ يَكُنْ زُجْرَتُهُ قَائِمًا
 اور بلاں ہوتا ہے اور نہ تھا لوگوں کے واسطے اور نہ ہی ہوتا ہے اس واسطے کہ اس میں ہوا میں کوئی ہے اس کی بات ہے جس کو
لَمْ يَكُنْ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا يَسْتَحِقُّ رَوَاةً مُسْلِمٌ وَفِيهِ بَيَانٌ لَنَا أَجْمَلُ فِي
 جو معلوم ہو اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
لَمْ يَكُنْ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا يَسْتَحِقُّ رَوَاةً مُسْلِمٌ وَفِيهِ بَيَانٌ لَنَا أَجْمَلُ فِي
 جو معلوم ہو اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
وَأَمَّا مَا رَوَاهُ أَبُو جَرِيرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اور اس کا حکم دیا ہے روایت کیا اسے ہی مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ
قَالَ حَتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْظِي الذِّي حَتَمَ أَجْرَهُ وَ
 کہا سبکی لگو ابی جریئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور لگو ان کے کو اس کی مزدوری دی اور
لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ زَائِرِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اگر مزدوری حرام ہوتی تو نہ دیتے آپ اس کو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے زائر بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ كَسْبًا حَرَامًا خِيَتْ رَوَاهُ
 عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ قُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی قریبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَلَاثَةً أَنْ خَصِمَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَطِي
 علیہ وآلہ وسلم نے زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
لَمْ يَكُنْ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا يَسْتَحِقُّ رَوَاةً مُسْلِمٌ وَفِيهِ بَيَانٌ لَنَا أَجْمَلُ فِي
 جو معلوم ہو اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
وَأَمَّا مَا رَوَاهُ أَبُو جَرِيرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اور اس کا حکم دیا ہے روایت کیا اسے ہی مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ
قَالَ حَتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْظِي الذِّي حَتَمَ أَجْرَهُ وَ
 کہا سبکی لگو ابی جریئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور لگو ان کے کو اس کی مزدوری دی اور
لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ زَائِرِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اگر مزدوری حرام ہوتی تو نہ دیتے آپ اس کو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے زائر بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ كَسْبًا حَرَامًا خِيَتْ رَوَاهُ
 عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ قُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی قریبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَلَاثَةً أَنْ خَصِمَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَطِي
 علیہ وآلہ وسلم نے زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے

اور ان لوگوں کے سر سے اور ان کے گھروں پر دروغ سے جس پرست و دلچ بلاں ہوتا ہے اور کچھ رہتا ہے اور کچھ ہوتا
 اور بلاں ہوتا ہے اور نہ تھا لوگوں کے واسطے اور نہ ہی ہوتا ہے اس واسطے کہ اس میں ہوا میں کوئی ہے اس کی بات ہے جس کو
 جو معلوم ہو اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
 اور اس کا حکم دیا ہے روایت کیا اسے ہی مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ
 کہا سبکی لگو ابی جریئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور لگو ان کے کو اس کی مزدوری دی اور
 اگر مزدوری حرام ہوتی تو نہ دیتے آپ اس کو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے زائر بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
 مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی قریبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 علیہ وآلہ وسلم نے زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
 جو معلوم ہو اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
 اور اس کا حکم دیا ہے روایت کیا اسے ہی مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ
 کہا سبکی لگو ابی جریئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور لگو ان کے کو اس کی مزدوری دی اور
 اگر مزدوری حرام ہوتی تو نہ دیتے آپ اس کو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے زائر بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے
 مسلم نے۔ اور روایت ہے ابی قریبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 علیہ وآلہ وسلم نے زائر بن خدیئر خدا سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانی سبکی لگو ان کے کو اسے روایت کیا ہے

منہ منہ کیا اور نہ تھا وہ دیکھا ہے تو اس کے معنی میں نہیں ہے روایت کیا ہے اس سے مسلم کے بارے میں روایت میں بیان اسے تفسیر کی گئی ہے
 قرآن مجید کے کلمات پر ہونے والے غلوں کو دور کر دیا اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے اسے اس کے مطابق ہی لیا جائے۔
 قرآن مجید کے کلمات پر ہونے والے غلوں کو دور کر دیا اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے اسے اس کے مطابق ہی لیا جائے۔

۵۸ اس میں صریح ہے معلوم ہوا کہ مرد کو مردی دینے میں دیر نہ کرنا چاہیے جب حکام کہے تو کسی مردوری اس کے لئے کر دینا مردی سپرد شخص مردی کے کام لے کر کسی مردوری اس کو نہیں دینا تاہم اگر وہ ضرورتاً اس پر مجبور ہو گیا اور ایک دست میں مردی دلائی تاہم اس کام میں اس کا خوش ہونا چاہیے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَطَوْا الْأَجْرَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ

عُرْوَةُ كَرَادُ بْنُ مَالِجَةَ وَبِی الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

أَنِّي تَعَالَى وَابْنُ كَهْمٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ الطَّرِيقِ وَكُلُّهَا ضَعُفَاتٌ وَعَنْ ابْنِ سَعْدٍ

لُحْدَارِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْ

اسْتَأْجِرَ أَجِيرًا فَلْيَسْكَمْ لَهُ أَجْرَهُ زَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيهِ انْقِطَاعٌ وَفَضْلٌ

مترجم کیا مردور تو اس کی اجرت ملے سے اسے راہت کیا اسے عبد الرزاق نے اور اس میں انقطاع ہے تاہم

الْبَيْعَةِ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ خُفَيْفَةَ

موصول کیا اسے بیعتی کے ابو خنیفہ کے طریق سے

بَابُ أَحْيَاءِ الْمَوَاتِ

دیران زمین کے آباد کرنے کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ عَمَّرَ أَرْضًا لَيْسَتْ أَحْيَا فَمُوهَا أَحْيَا بِهَا قَالَ عُرْوَةُ وَقَضَى بَعْدَ

فِي جِلَافَةٍ زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ زَوَادُ الثَّلَاثَةِ وَحَسَنَةُ الزَّوَادِ

وَقَالَ زُرَيْقٌ مُرْسَلًا وَهُوَ كَمَا قَالَ وَاحْتِلَافٌ فِي مُكَامِلِهِ فَقِيلَ جَابِرٌ وَقِيلَ

عَائِشَةُ وَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ وَالْوَالِيزَةُ الْأَوَّلُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَحْشَةَ الْبَيْهَقِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْجِي أَرْضَ اللَّهِ وَلَا تَسْجُلُ رُؤُوسَ الْبُهَارِ

مترجم کیا اسے ابو جحشہ بن جحشا نے بیعتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اگر کوئی زمین کو سجدے سے نہ کرے اور نہ ہی اس کے سر کو سجدے سے نہ کرے

اس وقت جو عمل ہو گا اگر وہ اس کے لئے چاہے تو کسی مردوری اس کے لئے کر دینا مردی سپرد شخص مردی کے کام لے کر کسی مردوری اس کو نہیں دینا تاہم اگر وہ ضرورتاً اس پر مجبور ہو گیا اور ایک دست میں مردی دلائی تاہم اس کام میں اس کا خوش ہونا چاہیے اس وقت جو عمل ہو گا اگر وہ اس کے لئے چاہے تو کسی مردوری اس کے لئے کر دینا مردی سپرد شخص مردی کے کام لے کر کسی مردوری اس کو نہیں دینا تاہم اگر وہ ضرورتاً اس پر مجبور ہو گیا اور ایک دست میں مردی دلائی تاہم اس کام میں اس کا خوش ہونا چاہیے اس وقت جو عمل ہو گا اگر وہ اس کے لئے چاہے تو کسی مردوری اس کے لئے کر دینا مردی سپرد شخص مردی کے کام لے کر کسی مردوری اس کو نہیں دینا تاہم اگر وہ ضرورتاً اس پر مجبور ہو گیا اور ایک دست میں مردی دلائی تاہم اس کام میں اس کا خوش ہونا چاہیے

وقت کے بیان

۱۔ اجماع کے معنی یہ ہیں کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ سے ایک ہی چیز کے متعلق ایک ہی بات کہی جائے۔

۴۹ اس حدیث کے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جو شخص وہ بیعت میں آتا اس کو بیلہ دیتے۔ اور ان کی بیعت کی روایت میں ہے کہ اس سے پہلے وہ بیعت کرتے تھے اس سے بدلتے تھے کہ وہ بیعت میں آتا اس کو بیلہ دیا کرتے تھے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ بیعت کرتے تھے اس سے بدلتے تھے کہ وہ بیعت میں آتا اس کو بیلہ دیا کرتے تھے۔

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ الْبُرْجِيَّةَ

وَيَتَّيِبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

وَهُوَ رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ نَافَةٌ فَأَوَّابٌ عَلَيْهِمَا هَذَا

رَضِيَتْ قَالَ لَا فَرَادَةَ فَقَالَ رَضِيَتْ قَالَ لَا فَرَادَةَ فَقَالَ رَضِيَتْ فَقَالَ

نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّاحُ بْنُ جَبَانٍ وَحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ الْعُمَرِيُّ ابْنَ رَهْبَتٍ لَهُ مَقْشُورٌ

وَيُسَبِّحُ أَمِيرًا وَأَمِيرًا أَمِيرًا وَأَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا أَمِيرًا

یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں آتے ہوئے لوگوں کو بیلہ دینا شروع کیا۔ اور ان کی بیعت کی روایت میں ہے کہ اس سے پہلے وہ بیعت کرتے تھے اس سے بدلتے تھے کہ وہ بیعت میں آتا اس کو بیلہ دیا کرتے تھے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ بیعت کرتے تھے اس سے بدلتے تھے کہ وہ بیعت میں آتا اس کو بیلہ دیا کرتے تھے۔

الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے کی ایک روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور ان سے بیعت کرنے والے کو ایک کھجور کے برابر کی قیمت دی گئی۔

بُخَارِیُّ فِي الْأَدَبِ الْمُقَرَّدِ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتِيهِ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهَادَةَ الْهَيْئَةِ

وَالشَّيْخَةِ رَوَاهُ الْأَزْهَرِيُّ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَعَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنَّ السُّلَّيَاتُ لَا

تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَكَوْفَرَيْنِ شِدَّةِ مَقْفِقِ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ

تَعَالَى عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبًا فَهُوَ وَاقٍ

بِهَامَا كَثُيْبٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحِيحُ الْوَالِدِ وَابْنُ عَسَاكِرَ

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هَبًا فَهُوَ وَاقٍ

بَابُ الْقَطْعَةِ

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الصَّرِيقِ فَقَالَ لَوْ لَا أَلِي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّلَاةِ قَتْلًا كَقَتْلِ الْغَنِيِّ

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَمَّا صَهَا وَوَكَاةُهَا ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَشَانِكَ

بِهَامَا كَثُيْبٍ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحِيحُ الْوَالِدِ وَابْنُ عَسَاكِرَ

عَنْ أَبِي رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے کی ایک روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور ان سے بیعت کرنے والے کو ایک کھجور کے برابر کی قیمت دی گئی۔

الحسن بن علی بن ابی طالب کے بیٹے کی ایک روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور ان سے بیعت کرنے والے کو ایک کھجور کے برابر کی قیمت دی گئی۔

کے دیو پر ہوا اور کھڑے
 والے کو بچ کر چھوڑ
 میں وہ (گنبد) رکھی
 ہے۔ اور اسکا بند پھان
 رکھ تاکہ شخص نشان
 معجزہ سے مسکویدی
 جانے۔ اس پر گاہ کے
 باقیم کھانے کی ضرورت نہیں
 ہر سال ہر ایک مسکو فو
 رکھتا تو اہل حقستی چیز
 ۱۰۔ ہاچولی (سولہ چیز)
 در بازار میں اور لوگوں
 اجتماع کے مقامات میں
 چوکن کے دروازوں پر
 باؤ اور بٹنے پر ایک کسی
 کی کوئی چیز لگی ہو تو
 نشان ہے کہ کچھ کچھ
 لہجہ تک ایک نہ ہو
 چاہے کہ غریب و غریب
 کو نہ یا امانت کے حور
 پر محفوظ رکھے۔ یا غیرت
 کرے۔ یا غیرت کرنے کے
 اگر ملک پہنچے تو قس کو
 اختیار کے ضمانت سے
 یا سنا کرے۔ دو گھر
 مسند پر بیٹھی وغیرہ
 بچنے جانور کا گیسے خطر
 ہو نیکانہ چھوڑے
 نیکانہ کا حصہ۔ اس کے
 بارہ میں کچھ غیب
 سبزی کے پتے کو
 اور تیرا اکھٹے تو
 اسے قیمت دیکھ کر
 مسند و غیرہ
 کا حکم جس کے
 ہو نیکانہ چھوڑے
 کے بار میں چھوڑ کر
 کے پیکر کے کی غیرت
 اسے چھوڑ دیا غیبی
 خانہ اور صبر کے چھوڑ
 اور اس کے چھوڑ
 اور اس کے چھوڑ
 اور اس کے چھوڑ

وہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے۔

[illegible]

اسے یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ جب برکت کی اس نہایت بڑی اور نایاب کو اس کا حصہ نہ دے "مطلب" اس لیے کہ یہ ایک نایاب اور نادر چیز ہے جو تو عالم جمیعاً حصہ لے لیگی اور اگر نایاب اور نادر چیزوں میں تو اوصاف آجیہ بانٹ لیں گے۔ اور اگر اوپر کی دیوی نایاب نہیں ایک ایک درجہ میں ہوں تو سب برابر برابر

ممكن رواه ابو داود والنسائي وصححه ابن خزيمة وابن الجارود

ہوا اس کے دل میں اور اسے ابوداؤد اور انس نے اور میری کہا اسے ابن عمر نے اور ابن ہارون نے

[illegible][illegible]

نماز کیا جائے اور علیہ وآلہ وسلم کے ناموں اور اللہ کے اسماء کے ساتھ دعا کی جائے۔

هـ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَبُو عِيسَى وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُ بْنُ زُرْعَةَ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

لَوَايَ وَصَلَّى مُحَمَّدٌ رَحْمَةً لِّعَالَمِينَ وَصَلَّى مُحَمَّدٌ رَحْمَةً لِّعَالَمِينَ وَصَلَّى مُحَمَّدٌ رَحْمَةً لِّعَالَمِينَ

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

لَقَدْ أَرْسَلْنَا قُلُوبًا مِّن قَبْلِكَ

یہ کہانی سننے کے ذریعہ ہمارے اس کا بیسی

وارثه وای احمدی واکاربع عشرالی درویش حسنہ - یوسف مدنی و

[illegible]

وہاں سے وہ اپنے گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

وَالْوَيْفَ وَالْوَيْفَ وَالْوَيْفَ

اور مسلم سے فرمایا احب الیہ کہ لاخیرہ رتیبہ اور جنتیہ داشت یا عملی کاروانیہ

۱۰۰

اساتذہ برکات علیہم السلام

[illegible]

RECEIVED

الرحمنی سلفہ رضویہ شاہ کاہنا اسنادہ ابن عمر جبریل علیہ السلام -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میرزا محمد علی خان قزوینی نے اپنے "تذکرۂ اعیان الشجرہ" میں لکھا ہے کہ میرزا حسن شاہ نے

الله صلى الله عليه وسلم يقول في الحرة والحريرة

حاجو کے گیارہ روزہ میں سوانہ اور لکھنؤ کے ۵۴ روزہ میں شاکر پور اور لکھنؤ کے ۵۴ روزہ میں

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

مَنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مِنْكَ عَلَيْهِ وَعَنْ مَالِكَ رَضِيَ

اس سے کہ تو ان کو محتاج نہ چھوڑ جاوے تو لوگوں کے سامنے کچھ پھیلانے پھرنے یہ حدیث تھقی علیہ کی اور عاکشہ

تَعَالَى عَنْهَا أَنْ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری

أَمَلْتُ نَفْسِي وَلَمْ تَوْصَ وَأَطْمَأَنَنْتُ تَصَدَّقْتُ فَلَمَّا أَجَزْتُ أَصْدَقْتُ

ایک ایک کر کے اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کی اس کو تو اب ایک کر کے کی حدیث

عَنْهَا قَالَ تَعْمَلُ خَيْرًا لِقَطْرِ الْمَسْكِينِ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

سے صدقہ دوں اپنے فرمایا ان کے لئے کہ یہ حدیث تھقی علیہ ہے اور عیسیٰ بن ابی جہش نے روایت کی ہے اور ابی جہش نے روایت کی ہے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ لَمْ يَأْكُلْ

ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ نے ہر خدا کو اس کا عطا حق

ذِي حَقٍّ حَقًّا فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَاثٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَزْهَرِيُّ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ

وہے ہاں پس وارث کے لئے وصیت نہیں ہے لہ روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے سوانہ کی ہے اور

حَسَنًا أَحْمَدُ وَالْأَزْهَرِيُّ وَقَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارِودِ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حسن کہا اسے احمد اور ترمذی نے اور قوی کہا اسے ابن خزمہ اور ابن الجارود نے اور دارقطنی نے

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عِبَّاسٍ رَأَى فِي رَأْيِهِ أَنَّ الْإِسْنَاءَ الْوَرِثَةَ وَأَسْنَادُهُ

ابن عباس کی روایت سے بھی اس کو روایت کیا ہیں اس کے آخر میں اخبار صحابہ میں یہ کہا ہے کہ وارث اور اسناد کی

حَسَنٌ وَعَنْ مُعَاوِذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حسن ہے اور معاویہ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْكُمْ سَمِعْتُ أَنَّ اللَّهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثَلَاثِ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً

سلم نے فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ نے صدقہ کیا تم پر تین مال تمہارا وفات کے قریب تمہاری بیٹیوں کو

وَحَسَنًا كَرَاهِيَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَأَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْبَزْأَرِيُّ مِنْ حَدِيثِ

بڑھانے کے لیے روایت کیا اسے دارقطنی نے اور نکالا اسے احمد اور بزار نے ابوہریرہ

أَبِي الدَّارِ دَاءٍ وَأَبْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ

حدیث سے اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ کی حدیث سے اور ابی ہریرہ کے ساتھ تھقی علیہ السلام

لَكِنْ قَدْ تَقَوَّى بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَاللَّهُ أَظْهَرُ

لیکن جن طریق جن کے ساتھ تھقی علیہ السلام نے اسے بیان کیا ہے اور اللہ اعلم

بَابُ الْوَدْيَةِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابیہ سے جلیل سے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ قول قلا وصیۃ کہ بیٹے وارثوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ صاحب فرض ہوا عصبہ یعنی وہ شخص جس کو حصہ نہیں چیتا پس وارث کو حاجت وصیت نہیں اور اگر میرت وصیت کر جاوے کسی وارث کے لیے اور وارثوں سے حصہ زیادہ دیا جاوے تو قیسرے حصہ ترک دیا جائے ہے جیسے کہ حدیث آئندہ میں ہے ۱۲

یہ حدیث تھقی علیہ السلام نے روایت کی ہے

قَالَ مَنْ أُوْدِعَ وَدِيعَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاسْنَادُهُ

آئے ذمہ دار جس شخص پر دیکھو تو اس پر کیے تاوان نہیں نکالا اسے ابن ماجہ نے اور اس کی سند

ضَعِيفٌ بَابٌ قَسَمَ الصَّدَقَاتِ تَقَدَّمَ فِي إِخْرَارِ الزَّكَاةِ وَبَابٌ

ضعیف سے باب زکوٰۃ کی تقسیم کا یہ پہلے کتاب الزکوٰۃ کو آخر میں بیان ہو چکا ہے اور باب غنیمت کی

قَسَمَ الْفَيْءَ وَالْغَنِيمَةَ يَأْتِي عَقِيبَ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

تقسیم کا انشاء اللہ تعالیٰ جہاد کے پیچھے آوے گا

کتاب النکاح

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابیہر خدا صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِمَعْشَرَ الشَّبَابِ مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ جو انوں کے جو کہ سے طاقت رکھتے ہوں ان کے لئے نازقہ دیکھو کہ وہ سنا ہو تو

وَأَنْتُمْ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصِنَ الْفَرْجَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالْصَّوْمِ

اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب بچا کر دیتا ہے اور فرج کو زیادہ بچا دیتا ہے اور جو طاقت نہ رکھے خیر کی وہ روزہ رکھ

فَأَنْتُمْ وَجَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کہ جو مانگے لئے صحیح کرنا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ قَالَ لِكُنْتِ أُنَا أَصْرِي

کہ مقرر ہے میرا خدا جسے اللہ علیہ والہ وسلم نے غریب کی ادائیگی اور نثار کی اور فرمایا لیکن میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز

وَأَنَا مُمْسِكٌ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَكَزَّيْتُ عَنْ سِتْنِي فَلْيَكِرْ

اور سوتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو نکاح بھی کرتا ہوں سو مجھ پر یہ حال ہے کہ میں اب یہ وہ چوری

مَتْنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سے متفق ہے حدیث متفق علیہ ہے اور اس سے روایت ہے کہ ابیہر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم

يَأْمُرُ بِالْبَاءَةِ وَيَنْهَى عَنِ التَّبَتُّلِ لَيْسَ أَشَدَّ يَدًا أَوْ يَقُولُ تَزَوَّجُوا

نکاح کرنے کا حکم کیا کرتے اور عورتوں سے کفارہ بچا دیتے سے نہیں بہت منع کرتے اور فرماتے بہتر کرنے والی

الْوُدَّ وَدَالَهُ لَوْ دَفَانِي مَكَارِثُكُمْ لَا يَنْبِئُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

خلفہ والی عورتوں کو نکاح کرو کیونکہ میں نہیں کرتی پاپوں کو نہایت کثرت تمہاری کہ جس سے تمہارے قیامت کے دن رو

صَحَّحَ ابْنُ جَبْرَانَ وَكَهْ شَاهِدٌ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ

صحیح کیا اسے ابن جبران نے اور اس حدیث کا ابو داؤد والنسائی و ابن

جَبْرَانَ أَيْضًا مُرْجَحٌ يَثَّ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابن جبران کے ساتھ بھی ہے اس حدیث سے شاہد بھی ہے ابو ہریرہ

اسے کتاب النکاح
ابن جابر نے اس حدیث کے
مستند بنائے اور جمع ہوئے
اور ایک دوسرے میں
داخل ہونے کے ہیں
اور نکاح کا اطلاق
اور ہستمال دلی اور
عقد میں بھی آیا ہے
اور شرع میں عیادت
عقد بین الزوجین
سے کیونکہ حلال ہو
جاتی ہے ساتھ اسکر
وہی نہیں نکاح عقد
میں حقیقت ہے
اور وہی میں مجاز
اور یہی صحیح ہے
کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے فَتَزَوَّجُوا
بِأَذْنِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
اور ان کے ساتھ چاہئے
نہیں ہوا اور تفصیل
اس کی شروع کتب
حدیث میں ہے
من شارح الفیض ج ۱ ص ۱۸۶

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لَارْبَعٍ
 لِمَا لَهَا وَحَسْبُهَا وَلِجَارِهَا وَلِدَيْنِهَا فَأَصْلَحَ بَدَنَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ بِهَا لَكَ
 مَثَقُورٌ عَلَيْكَ مَعَ بَقِيَّةِ السَّبْعَةِ وَعَنْ أَنَسٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 إِذَا قَرَأَ نِسَاءً أَدَا تَزْوِجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَيَا لَكَ عَلَيْكَ وَجَمْعُ نِسْكَكَ
 فِي خَيْرٍ مِنْ زَوَاجٍ أَحَدٍ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبْنُ جَرِيرٍ
 وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشْهِيدَ فِي الْحَاجَةِ إِذَا حَمَدَ اللَّهُ تَعَالَى وَاسْتَعِينَهُ
 وَاسْتَغْفَرَهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا مِنْ هَيْبَةِ اللَّهِ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 مِنْ يَضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ زَوَاجُ أَحَدٍ وَالْأَرْبَعَةُ وَحَسْبُكَ
 التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ
 مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَيْكَ فَافْعَلْ زَوَاجُ أَحَدٍ وَالْأَرْبَعَةُ وَحَسْبُكَ
 تَقَاتُ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ جَرِيرٍ
 الْمَغْبِزِيُّ وَعَنْ ابْنِ مَاجَةَ وَابْنِ جَرِيرٍ وَابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ جَرِيرٍ
 وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ جَرِيرٍ

۱۸۶
 اور فقارے عن سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ہمیں خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا عورت چار چیز کے ساتھ نکاح کرے
 ایک بے سبب مال
 کے کہ عورت مالدار
 ہے اپنا مال شوہر کو
 صرف کرے گی۔
 دوسرا یہ سبب زندگی
 اور شرافت ذات اور
 قوم کے کہ عورت
 اشراف قوم سے
 ہے جس کے سبب
 اولاد کی نسب میں
 شرف پیدا ہوگا اور
 بعض کے نزدیک
 حبیبے ملائیکہ
 کرداری اور نیک
 نہادی ہے چنانچہ
 شوہر کا فی ذیل میں فرماتا
 ہیں حضرت عیسیٰ صلی
 علیہ السلام اور قادریہ
 شرف پر ماخوذت
 سے کہو کہ عرب جب
 غزوات کرتے اپنے بار
 کے مناقب اور انبی
 قوم کی عمدہ خستیں
 شمار کرتے ۱۸۶

لے اور اذہب غفر

الایہ حدیث حال ہے مخطوبہ کو دیکھنے کے

جواز پر اور یہی مذہب

سے شافعی اور احمد

اور اکثر علماء کا اور امام

مکے کے نزدیک عورت

کے اذن کے ساتھ جا

ہے اور ایک روایت

میں مطلقاً ممنوع ہو

اور حنفیہ کے نزدیک

بھی ناجائز ہے لیکن

یہ حدیث سب رجوت

ہے ۱۲ قولہ

ولو خاتمنا من حدیثنا

اس میں دلیل ہے چچو

کی کہ ہر کے لیے کوئی

مقدار معین نہیں ہے

جو صلاحیت سن کی

رکھتا ہے ہر ہو سکتا

ہے اور حنفیہ کے نزدیک

محول ہے یعنی پر کنگہ

انکی عادت کچھ مختصر

دخول سے پیشتر دید

کی تھی لیکن ظاہر

حدیث آبی ہے انکی

اللہم اغفر

لجميع المؤمنين

والمؤمنات

والمسلمين و

المسلمات

سليم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم

سليم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر ہوا کہ اسے اللہ علیہ السلام نے فرمایا

قال لرجل تزوج امرأة انظرت اليها قال لا قال اذهب فانظر اليها و

اس مرد کو کہ جس نے ایک عورت کو نکاح کیا تھا کیا تو نے اس کو دیکھا یا نہیں فرمایا جا اس کو دیکھ لے اور

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه حتى يترك الخطيب قبله أو ياذن

نہ دو سے پیغام نکاح کا کوئی تم میں سے کسی کے پیغام پر جب تک چھوڑ نہ دیوے پہلے پیغام والا یا نہ اذن دے

لصغيره عليه الفظ للجاري وعن سهل بن سعد رضى

اس کو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت جاری کی ہے اور سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ

الله تعالى قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت

عز سے روایت ہے کہ ایک عورت انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

يا رسول الله جئت اهد لك نفسي فظفر اليها رسول الله صلى الله

کہ یا رسول اللہ میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ کو پیش کر دوں پھر نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف اور خوب پیچ سے اور یہ ایک ایسی ہی عادت تھی اور پھر ہر مرد

عليه وسلم فصرعا لظفر اليها وصويته ثم طار رسول الله صلى الله

علیہ وسلم نے اس کی طرف اور خوب پیچ سے اور یہ ایک ایسی ہی عادت تھی اور پھر ہر مرد

عليه وسلم فلما رأت المرأة انه لم يقض فيهما شيئا جلست ففقه

یہا جب عورت نے دیکھا کہ اس نے اس کو کچھ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی

رجل من صحابه فقال يا رسول الله ان لم يكن لك بها حاجة

اچھے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے

فزوجنيها قال فهل عندك من شيء فقال لا والله يا رسول الله فقال

سے اس کا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو میں اللہ کی قسم اسے رسول اللہ آپ نے فرمایا

اذهب الى ههنا فانظر هل يجد شيئا فذهب ثم رجع فقال لا والله

کہ تو اسے یہاں والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ پاوے پھر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم

يا رسول الله ما وجدت شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں نے کچھ نہیں پایا یا یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

انظر ولو خاتمنا من حدیثنا فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول

جا دیکھ اگرچہ ایک لوہے کا پتلا جو شہر بھر دوں گا اور لوٹ آیا اور عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول

الله ولا خاتمنا من حدیثنا ولكن عندك اذني قال سمعته ليردوا فلما

اللہ ایک لوہے کا پتلا بھی نہیں میری میری نہ بدست ہے اس سے کہ میں نے اس کی بات سنی جا رہی تھی

نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع يا زارك ان لي ستا

لغيرك عليهما من شئ وان لي ستا لغيرك عليك من شئ فجلس الرجل

حتى اذا طال مجلسه قام فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يركب

فامر به فذبح له فلما جاء قال ما ذامك من القرآن قال معي سورة

الأنعام فذبح له فلما جاء قال ما ذامك من القرآن قال معي سورة

فقد ملككم ما معكم من القرآن متفق عليه واللفظ مسلم وفي رواية

له انطلق فقد زوجتكم ما فعله ما من القرآن وفي رواية للبخاري

انكنا لهما ما معكم من القرآن ولا في داود عن ابي هريرة رضي الله

تعالى عنه قال ما تحفظ قال سورة البقرة والتي تليها قال ثم فعلكم

عشرين آية وعن عامر بن عبد الله بن الزبير عن ابيان رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال علمنا النكاح رواه احمد وصححه الحاكم

وعن بريدة بن ابي موسى عن ابي قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم انكاحا بولي وروى الامام احمد عن الحسن بن

عمران بن حصين مرفوعا لا نكاحا بولي وشاهدين رواه

احمد والاربعون وصححه ابن المديني والترمذي وابن حبان

دلیل ہے ہسبان
کی اگر کسی کا ہر طرف
سورن کلام اللہ
کی عورت کو سکھادی
ہی مقرر کیا جاوے
تو بھی نکاح جائز ہے
کیونکہ حدیث اذ لفظی
وغیرہ کی نہیں ہے ہر
کمزور درجہ سے صحیح
نہیں ہے جس کی کھنا
منقول ہو سک
الحکام میں سو دیکھ
۱۲۷ قول
تیار ادا اس سے
سورت آل عمران
۱۲۷ قول لا
نکاح الا بولی اس
حدیث معلوم ہو کہ
بدون دلی کے نکاح
صحیح نہیں ہوتا اور بھی
مذہب ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن
عباس اور ابن عمر اور
ابن مسعود اور ابو ہریرہ
اور حضرت عائشہ اور
ابن ابی اسیبہ اور ابن شہیر
اور ابن ابی لیلی اور
امام احمد اور اسحاق
اور امام شافعی اور
جمہور اہل علم کا اور
کہا ابن منذر نے
نہیں پایا جاتا اس
باب میں خلاف اس
کسی صحابی سے ۱۲۷
مسک الحکام

۱۔ قول لا تزوج

المرأة الخواس حثہ

میں یہ لفظ بھی آیا

ہے لا تزوج المرأة

نفسہا فان الزانیۃ

المحدث یعنی نہ

نکاح کرے عورت

ایسا ایسے کو تحقیق

دنا کرنے والی دی

ہے کہ نکاح کرتی ہو

اپنا آپ اور مرد اس

سے یہ ہے کہ عورت

اپنا نکاح بغیر ولی

کے بغیر ایسے کہ

عقد کرنے والے کی

ولایت عورتوں کو

اپنے عقد کرنے کی

یا غیر عقد کرنے کی

نہیں یعنی عبارت

عورتوں کی سے نکاح

درست نہیں ہوتا ۱۲

۲۔ قول من اشتا

صحیح مسلم کی ایک روایت

میں یوں بھی آیا ہے

قال لا شفاعۃ

الاسلام یعنی فرمایا

حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے نہیں

نکاح شفاعت اسلام میں

اور مذہب امام

شافعی کا یہ ہے کہ

اس طرح کا نکاح درست

نہیں ہے ۱۲-۱۱

وَأَعْلَى رِسَالٍ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

ادرجہ اول کیا اسے ساتھ ارسال کے دینے حدیث رسول ہے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہا کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا امْرَأَةٌ تَحَتَّ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا

بھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے ولی کی اجازت کے سوا نکاح کر لیا

فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ مِمَّا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ

نکاح باطل ہے (پھر اگر ناک) اس عورت سے صحبت کر بیٹھا تو اس عورت کے لیے ہر ہے پس یہ عورت کے کہ فائدہ کا

أَشْتَرُ مَا فَالْسلطان وَلِيٌّ مِنْ لَدُونِي لَهُ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ النَّسَائِي

اختلاف کہیں تو جس کو کوئی ولی نہیں اس کا بادشاہ ولی ہے نکالا اسے چاروں نے سوا ابی کے

وَصَحَّحُوا أَبُو عَوَانَةَ وَأَبْنُ حِبَّانٍ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

اور صحیح کہا اسے ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكِحُوا حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا

سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس کی اجازت نہ لی جا

وَلَا تَنْكِحُوا الْبِكْرَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ قَالَوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَذْنُهَا قَالَ

اور بکرہ کا نکاح بھی نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے تو گوں نے عرض کی یا رسول اللہ بکرہ سے اذن کیوں لیا

أَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

اذن اس کا یہ ہے کہ جب رہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو مقدر

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَيْبٌ أَحَقُّ بِنَفْسِهِ بَا مِّنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیہ ابی جان کی زیادہ حقدار ہے ابی ولی سے دینے نکاح کی بھرا بکرہ کو تیار

تَسْتَأْذِنُ وَإِذَا نَهَا سَكَتَ تَهَارُوهَ مُسَلِّمٌ وَفِي لَفْظٍ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ

اس کا باب اس کی جان کے لیے اجازت لے اور اجازت نہ ملے جب رہتا ہے روایت کیا اسے سلم نے اور ایک روایت میں دونوں

النَّبِيُّ أَمْرٌ وَإِلَيْهَا تَسْتَأْذِنُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحُوا

میں ولی کو کچھ اختیار نہیں ہے اور بکرہ سے اجازت لی جاوے روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابی نے اور صحیح کہا اسے ابن

حِبَّانٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حبان نے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزُوجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجٍ

وسلم نے نہ عورت عورت کا نکاح کرے اور نہ عورت اپنا نکاح خود کرے دینے ولی کی اجازت کے سوا روایت کیا

وَالدَّارِقُطْنِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ نَزْرِعٍ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اور دارقطنی نے اور راوی اس کے معتبر ہیں اور نافع سے روایت ہو وہ روایت کرنے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما

قَالَ فَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّخَرَانِ أَنْ يَزُوجَ الرَّجُلَ

سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شفاعت سے اور دو ہے اگر ایک شخص اپنی بیٹی

ابنت علی ان یزوجہا لآخر بنتہ ولین بینہما صدق متفق علیہ
یاد دے دوسرے کو اس اور اسے کہ وہ اپنی بیٹی سے یاہ دے اور ہر دونوں کا تارا وہ حدیث متفق علیہ ہے

والفقار من وجہ اخر علی ان تفسیر الشغار من کلام نافع وعن ابن
اور الفقار کیا بیماری اور اس نے دوسرے طریق سے کہ شغار کی تفسیر نافع کی کلام سے ہے اور ابن عباس

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جاریہ بکرات التی صلی اللہ علیہ وسلم
رہے اس فقار نے عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکی یا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی

قد کرت ان اباهما زوجا وہی کادہ فخرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور وہ من کہا کہ میرے باپ کا نکاح کر دیا ہے جہاں ہم ناخوش نہ ہو پس اختیار دیا کہ سے پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وسئل رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ وأعلیٰ بالزسأل وعن
وسئل نے روایت کیا اسے احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور معلول کہا اسے ارسال کہ ساتھ دینے حدیث میں ہے

الحسن عن سمرقۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة زوجها
اور حسن کو روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس عورت کا وہ

ولیکان فی الاول منہما رواہ احمد والاریعۃ وحسن الترمذی
دووں نے مختلف جگہ میں نکاح کر دیا پس وہ عورت اس مرد کو ملے گی جس کو پہلے ولی نے نکاح کر دیا اور ایت کیا اسے احمد اور حسن

وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسئل ایما عین تزوج بریغیر ذن مؤالیہ وأہلیہ فهو عاہر رواہ
جس غلام نے اسے لوگوں اور مالک کی بے اجازت نکاح کر لیا تو وہ ذانی ہے روایت کیا اسے

احمد وابوداؤد والترمذی وصحیہ وكذلك ابن حبان وعن
احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے ترمذی نے اور اسی طرح ابن حبان نے بھی صحیح کہا اور

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال لا یجمع بین المرأة وعمتها ولا بین المرأة وحالہا متفق
نہ جمع کرے کوئی مرد عورت اور اسکی بیوی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی مرد عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں

علیہ وعن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
ہے اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتکلم الخمر ولا یتکلم الخمر ولا یتکلم الخمر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے کہم نہ نکاح کرے کسی دوسرے کو کہ روایت کی ہے سلم

وئی رواۃ لہ ولا یخطب زاد بن حبان ولا یخطب علیہ و
اور سلم کی ایک روایت میں اسانیا وہ ہے کہ پیغام نکاح کا یہی نہ دے اور ابن حبان نے اپنی روایت میں اسانیا وہ کیا اور اس کو یہی روایت ہے

۱۰ حجۃ اسد ابانہ
 میں لکھا ہے بل جہا
 کے صحابہ و تابعین
 و فقہار کا مختار ہے
 کہ نکاح کا نہ کرنا اور
 نہ کرنا محرم کے لیے
 سنت ہے اور اول
 عواقب کا مختار جو اگر
 اور غیر کے پر پوشیدہ
 نہ رہے کہ احتیاط
 پر عمل کرنا اولیٰ ہے

حدیث متفق علیہ

از علقہ کیا آیت یک عورت سے نکاح کی حکایت سنو کہ ایک عورت کو دو مردوں سے نکاح ہو گیا اور انکو علم ہوا کہ یہ کیا
 ۱۹۵ کہ نہیں کرتے گرفت سے نکاح کرنا کہ یہ حکم صحیح ہے۔ صحیحی علوم سے دور نہ ہو کہ وہ عورت کو نکاح کرے اور جو علم کے لیے ہے کہ

۱۔ ہم حدیث ہذا کے سوا
 ۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۲۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۳۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۴۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۵۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۶۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۷۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۸۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۰۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۱۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۲۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۳۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۴۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۵۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۶۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۷۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۸۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۹۹۔ حدیث ہذا کے سوا
 ۱۰۰۔ حدیث ہذا کے سوا

شُعَيْبُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ امْرَأَتَهُ
 زَيْنَبَ عَلَى ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
 جَوْدُ اسْنَادِهِ وَاسْنَادُهُ عَلَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَنْ ابْنِ عَسَاكِرٍ
 اللَّهُ تَعَالَى مَا قَالَ سَابَّ امْرَأَةً مَزُوجَتِ جَدِّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كُنْتُ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْهِ سَلَامٌ مَا نَزَعْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْأَخْبَرُ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا
 الْأَوَّلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ وَالحَاكِمُ وَ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَّوَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِيَةَ مِنْ بَنِي عِفْكَارَ فَلَمَّا خَلَّتْ عَلَيْهِ وَضَعَتْ يَدَهَا
 وَخَرَجَ يَأْهُدِيكَ وَأَمَّا الصَّدَاقُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاكِرٍ اسْنَادُهُ حَسَنٌ
 ابْنُ يَزِيدَ وَهُوَ عَجْمُولٌ وَأَخْبَافُ عَلَيْهِ فِي شَيْئِهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا
 عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَرْزُوقَ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَارِجِدُ
 تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَوَجَدَ هَا بَرَصًا وَخَجْنًا وَوَجَدَ لَهَا
 الصَّلَاةَ وَغَسَّيْسَهَا يَا هَا وَهُوَ عَلَى مَنْ خَزَا مِنْهَا أَخْرَجَهُ لِمُعِيذِ بْنِ
 نَعْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَّوَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اسلام صحیح کا ترجمہ ہے اہل ان میں سے ایک مسلمان جو کہ اور دو مسلمانوں کے ساتھ رہنے سے انکار کرے تو ان کا شکار قائم
 نہیں رہتا ہوا۔

۱۹۷ گھوڑیں نہ لے بلکہ کچھ دربار پر ظہور جائے تاکہ اسکے آنے کی اطلاع گھوڑ والوں کو پہنچ جائے اور وہ اپنے آپ کو اُپر راستہ اہل درست

فَاِنْ اَسْمَعْتُمْ مِنْهُمْ اَشْمَعْتُمْ يَوْمًا اَوْ يَنْتَهِىَ عَنِ الْاَعْمَالِ اَوْ يَنْتَهِىَ عَنِ الْاَعْمَالِ اَوْ يَنْتَهِىَ عَنِ الْاَعْمَالِ

وَكُفِّرْهَا طَلَاقُهَا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
 ادر تو را نکشد طلاق دیناے - ادر جابر بنی عبد اللہ سے روایت ہے کہ تھے ہم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدْ مَنَّا اللَّيْلَةَ ذَهَبْنَا لَنَدْخُلَ

فَقَالَ امْرَأَتُكَ أَتَىٰ تَدْخُلُ الْبَيْتَ تَعْبُ عِشْمًا لِّكَ فَمَتَّسِطٌ الشُّعْبَةُ

وَلَمْ يَكُنْ الْمَغِيْبَةُ مُتَشَقِّقًا عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ النَّجَّارِيِّ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ

النَّبِيِّ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلًا لَيْلًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا

النار عتلا الله وزلة القيمة الرجل يفضو الى امراته وتفضو

یہ تمہیں سزا دیا گیا اور تمہیں جہنم سے نکلنے کے لیے نکل دیا گیا۔

فَقَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا خَيْرُ زَوْجٍ أَحَدًا عَلَيْهِ قَالَ نَظِيرُهُ مَا أَذَاكَ
ما عرض کیا ہے یا رسول اللہ صورت کا مرد کیا خیر ہے۔ فرمایا بخلاوے کوئی ہے جس کا آپ کا واسطہ

وَلَسَوْفَ هَذَا الشَّيْءُ لَا تَضْرِبُ الرُّجُومَ وَلَا تَقْبَلُ وَلَا تَهْجُرُ لَانِ

البیت زوہد احمد و ابو داؤد و الشافعی و ابن ماجہ و علی بن ابی حمزہ

ابن حبان والحاكم وعق جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه

اَلْكَانُثُ الْيَهُودُ لَقَوْلُ اِذَا اَلَى الرَّجُلُ مَرَّ اَنْ مِّنْ دِيْرِهَ اِنِّى فَبَرِهَ

وكان الولد اخوان فلزلت يسدا وخرت له الآية متفق عليه للفظ
بجيد (يسدا) بوجهات اسير بايت انوي كموين سدا ري كمن في افراميت نك بعد ريت متفق عليه بے اور عادات

۱۲۔ فہرہ القربا لوجہ ہمیں یہی ملتا ہے کہ بڑے جانور ہونے پر ادب سلوانے کے لیے لیکن منہ پر دھرم اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عورت سے اگر کسی قسم کی بے حیائی یا ترک فرائض ہو تو سوا منہ کے اور اعضاء در اگر تنہا نہ آئے تو انھیں کسے نہ انھیں سے نہ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ہر روز کے ساتھ ہمیشہ کی دعا پڑھتا رہے اگر اسے کوئی شے
اولاد نصیب نہ ہو سکی اذلاہ کو شیطان بھینس بیٹھی سکتا اھلہ کی اولاد ائمہ کے لئے ہے ان تک مددوں میں سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْوَسْوَاسِ الْخَسِيفِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي سَمْعِي وَعَيْنِي وَفِي سُلْطَانِي

اللَّهُ عَلِيمٌ بِالْإِخْفَاءِ وَأَنَّ أَحَدًا كَوْرًا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلًا قَالَ بَسْمِ

اللَّهُ اللَّهُمَّ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ

إِنْ يَقْدِرْ بَيْنَنَا وَلَدُنِي ذَلِكَ لَمْ يَصْرُفْهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا مَتَّقُوا عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِلَى فِرَاسِهِ قَابَتْ أَنْ يَحْتِيَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَهُ

الْبَلَاءُ كَيْفَ تَحْتَلِي تَجِدُ مَتَّقُوا عَلَيْهِمُ الْفَضْلُ الْخَوَارِجُ وَلَيْسَ كَانَ الْبَلَاءُ

فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهِمْ حَتَّى يُرْضَى عَنْهَا وَعَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

وَالْوَائِلَةَ وَالْمُسْتَوَائِلَةَ مَتَّقُوا عَلَيْهِمْ وَعَنْ جَدِّ أَقْبَدْتُ وَهَيْطَلِي

اللَّهُ عَنَّمَا قَالَتْ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي أَنَابِيسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَهْلِي عَنِ الْغَيْبَةِ فَظَرْتُ

فِي الزُّرْمِ وَفَارِسٍ فَإِذَا هُمْ يَفْعِلُونَ أَذْكَاءُ دُمُ فَلَا يَصْرُفُ ذَلِكَ أَوْلَادَهُ

شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذَلِكَ أَوْلَادُ الْحَيَفِ وَفَرَاةُ مُسْلِمًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

واریتے ہیں جینا بچہ دیتے کو عرب کے لوگ جیسے بچہ کو کاڑ دیتے تھے بخوف تھلا سنی یا دھاتی ہوئے تا کہ جسے پس حضرت سے اللہ علیہ
والہ وسلم سے فرمایا مارتال کرنا۔ دوسریا سے اہل بیت سے ساتھ حد نبویں آیدو گے پس نصیبی اسویں دی جائی ہے
نہ اس پر کرنا راست ہے اور نہ بچہ کو دیتے

۱۹۹

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرنا جائز نہیں فرمایا تھا۔ لیکن اگر نکاح کرنا جائز نہ ہوتا تو اس کی امانت کے بغیر جائز نہیں اور لوگوں کی ممانعت کا حکم دیا گیا۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح جائز ہے۔

عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حُرٌّ وَأَنَا أَعْمَلُ عَمَلًا وَأَنَا

الْكُفَّةُ أَنْ تَحِلَّ وَأَنَا أَرِيدُ مَا كَرِهْتُ مِنَ الرِّجَالِ وَأَنَا أَلِيَهُ مُؤَدُّ خَدَمَةٍ أَنْ

الْعَمَلُ مُؤَدَّةُ الصُّغْرَى قَالَ كَذَبْتَ أَلَيْهِ مُؤَدُّ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مَا

أَسْطَاطَتْ أَنْ أَصْرُقَ مَرَاةَ أَحَدٍ وَلَوْ دَاوُدَ وَالْفُظْلَةَ وَالنِّسَاءَ

الطَّاهِرَاتِ وَرَجَالَ نِزَاقٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْمَلُ عَلَى

أَيْهِ نَحْنُ لَمْ يَمَّا نَعْنِ الْفَرَّانِ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ يُسَلِّمُ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزِدْهُ مِنْهُ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطْفِئُ عَلَى نِسَائِهِ بَعْضُ رَأْسِهِ وَأُخْرَاهُ وَالْفُظْلَةَ

بَابُ الصَّدَاقِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا

صَفِيَّةٌ وَجَعَلَ عَقْرًا صَدَقًا أَوْ مَتْفَقًا عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَرَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَكُنَّا كُنَّا صَدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

كَانَ صَدَقَاتُ أَزْوَاجِهِ نِسَاءً عَشْرًا وَنِسَاءً قَالَتْ أَنْتَ رَأَى مَا

حدیث سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرنا جائز نہیں فرمایا تھا۔ لیکن اگر نکاح کرنا جائز نہ ہوتا تو اس کی امانت کے بغیر جائز نہیں اور لوگوں کی ممانعت کا حکم دیا گیا۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح جائز ہے۔

سے کہو کہ صدق مشع ہوتا ہے صدق رغبت اور دست بندی زوج کا۔ بھگت میں صدق سات نعت میں اور آٹھ نام اور وہ آٹھ نام یہ ہیں۔ صدق۔ مہر۔ عدا۔ فریضہ۔ شہا۔ اجڑ۔ عقر۔ خدائی ۱۱

فہم حدیث سے معلوم ہوا کہ زندقہ کی دلجوئی

اور کھڑے ہو دی ہے
مہر کا کچھ حصہ رتوں
سے بھر دیا نہا مستحباب

۴۔ حضرت سید جمال الدین
قادر بن محمد اورنگ آبادی
رحمۃ اللہ علیہ

میں ہوا۔ اور ماہ ذی
الحجہ میں حضرت علی رضی

کے گھر میں کہیں ۔ اور
اس کے بطن سے حضرت
علیؑ رزق کرتے رہے۔

حضرت امام حسن و حضرت
امام حسین اور امام

محسن اور حق بیٹیاں
حضرت زینبؓ حضرت
فاطمہؓ اور ام کلثومؓ

پیادہ ہوئیں اور دنیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علاء الدین علی بن ابی طالب
تین ماہ بعد مدینہ منورہ
میں آئے اور وفات پائی

۱۷۔ مطلبشاکہ
حد نکاح = پہلے

جو کچھ رزق دیلوے
یا اس کے دبے کا وعدہ
کرے تو وہ منکوعہ

کائنات ہے اگرچہ اس کے
باب یہاں سے خارج کے

ہر طرح کے عقد نکاح کے وقت ہو کچھ دیتا ہے

وہ کبھی نو بہ کا مال ہے
اور اس میں سے میں اخلاقی

میدان و در میان
توری ۷ و ۸ - میدان

تخفیف نہیں ۱۲۔

ابن عباسؓ کہ ابن عمرؓ
اور امام مالکؓ اور احمدؓ
اور یثیٰؓ ذہلیؓ میں کہ
سکھ جوتے تھے لیکن
ایک دن میں کہ وہ
ہیں ۱۲ سالہ حضرت
علیؓ کے اس فعل سے
حفیظہ استدلال کرتے
ہیں کہ عورت کا مہر کم
سے کم دس درہم ہو یا
ضروری ہے کہ کم نہ
موقوف اور ضعیف
ہے۔ اور اکثر علماء فرماتے
ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار
شرعاً معین نہیں بلکہ
جو چیز بیع میں شمن
ہو سکتی ہے وہ مہر بن
سکتی ہے چنانچہ لوہے
کی انگوٹھی اور جو تیار
کا جوڑا وغیرہ مہر ہو سکتا
ہیں حفیظہ ان حدیثوں
کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مہر
معجل پر محمول ہے
۱۱ اصل انقص
الجزا اور وہ یہ کہ جب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جووی
بیٹی پر داخل ہوئے
اور اس کے قریب
لے گئے تو اسے کہہ
میں اللہ تعالیٰ کے
ساتھ پناہ مانگتی ہوں
آپ سے آپ نے فرمایا
تو نے جو سے کی پناہ
مانگی تو اپنے پہلے ہی
اور یہ حدیث ابن عمر
در نسائی میں بھی ہے

۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰
 ۱۴۰۱
 ۱۴۰۲
 ۱۴۰۳
 ۱۴۰۴
 ۱۴۰۵
 ۱۴۰۶
 ۱۴۰۷
 ۱۴۰۸
 ۱۴۰۹
 ۱۴۱۰
 ۱۴۱۱
 ۱۴۱۲
 ۱۴۱۳
 ۱۴۱۴
 ۱۴۱۵
 ۱۴۱۶
 ۱۴۱۷
 ۱۴۱۸
 ۱۴۱۹
 ۱۴۲۰
 ۱۴۲۱
 ۱۴۲۲
 ۱۴۲۳
 ۱۴۲۴
 ۱۴۲۵
 ۱۴۲۶
 ۱۴۲۷
 ۱۴۲۸
 ۱۴۲۹
 ۱۴۳۰
 ۱۴۳۱
 ۱۴۳۲
 ۱۴۳۳
 ۱۴۳۴
 ۱۴۳۵
 ۱۴۳۶
 ۱۴۳۷
 ۱۴۳۸
 ۱۴۳۹
 ۱۴۴۰
 ۱۴۴۱
 ۱۴۴۲
 ۱۴۴۳
 ۱۴۴۴
 ۱۴۴۵
 ۱۴۴۶
 ۱۴۴۷
 ۱۴۴۸
 ۱۴۴۹
 ۱۴۵۰
 ۱۴۵۱
 ۱۴۵۲
 ۱۴۵۳
 ۱۴۵۴
 ۱۴۵۵
 ۱۴۵۶
 ۱۴۵۷
 ۱۴۵۸
 ۱۴۵۹
 ۱۴۶۰
 ۱۴۶۱
 ۱۴۶۲
 ۱۴۶۳
 ۱۴۶۴
 ۱۴۶۵
 ۱۴۶۶
 ۱۴۶۷
 ۱۴۶۸
 ۱۴۶۹
 ۱۴۷۰
 ۱۴۷۱
 ۱۴۷۲
 ۱۴۷۳
 ۱۴۷۴
 ۱۴۷۵
 ۱۴۷۶
 ۱۴۷۷
 ۱۴۷۸
 ۱۴۷۹
 ۱۴۸۰
 ۱۴۸۱
 ۱۴۸۲
 ۱۴۸۳
 ۱۴۸۴
 ۱۴۸۵
 ۱۴۸۶
 ۱۴۸۷
 ۱۴۸۸
 ۱۴۸۹
 ۱۴۹۰
 ۱۴۹۱
 ۱۴۹۲
 ۱۴۹۳
 ۱۴۹۴
 ۱۴۹۵
 ۱۴۹۶
 ۱۴۹۷
 ۱۴۹۸
 ۱۴۹۹
 ۱۵۰۰
 ۱۵۰۱
 ۱۵۰۲
 ۱۵۰۳
 ۱۵۰۴
 ۱۵۰۵
 ۱۵۰۶
 ۱۵۰۷
 ۱۵۰۸
 ۱۵۰۹
 ۱۵۱۰
 ۱۵۱۱
 ۱۵۱۲
 ۱۵۱۳
 ۱۵۱۴
 ۱۵۱۵
 ۱۵۱۶
 ۱۵۱۷
 ۱۵۱۸
 ۱۵۱۹
 ۱۵۲۰
 ۱۵۲۱
 ۱۵۲۲
 ۱۵۲۳
 ۱۵۲۴
 ۱۵۲۵

مجلسه ۱۲۸

حضرت کو اگرچہ اس میں بارہ

مجلس

جس نے یہ سونے گئے۔ اور

بعض علماء کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اگر زیادہ فکر سکو

اس وقت کے عام حالت

اور خود عبدالرحمن کی مالی حالت کے لحاظ سے

جو عقاید کے قائل ہر حدیث سے معذور ہوتا ہے

روپیہ لڑنا واجب ہے
چنانچہ ظاہر یہ کامیابی
مذہب ہے اور امام شافعی

نے بھی اُم میں ایسی ہی
کہا ہے۔ اور امام احمدؒ

میں نے فرماتے ہیں کہ ولیمہ

که برخواست هر اسطوخودوس

ہے کہ سب کھانوں سے
وہ بڑا دلیر کا وہ کھانا

ایسا کیا جائے اور فقیر کو
ایمورٹ کیا جائے۔ اس سے

معلوم ہوا کہ دیہیوں کی
دعوت میں حصہ لے۔ عتاج

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية
الجامعة الإسلامية - غزة

اسی بنیاد پر امام غزالی نے روایت ہے کہ یہی ہماری مدافعتی افواج ہیں اور ان کے لئے

اللہ انی تزوجت امرأة علی وزن نواة من ذهب قال مبارک اللہ لک و

وَلَوْ بَشَاءَ مُتَّفِقُونَ لَفُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُرِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى أُولِيئِهِ فَلْيَبْزُقْهُ
 فَمَا يَابَسَ غَدَاةُ صُلْبِهِ الشَّرُّ مِلَّةُ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مُسْتَقَرِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَيُحِبُّ عَزْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي
يَعْقُوبَ بْنِ مُسْتَقَرِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَيُحِبُّ عَزْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي

ہر ذیہ رطلی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرب الخمر
 اور ہر ذیہ رطلی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بد طعام

طعام الکلیہ تمنعہا من یاتہا ویدعی الیہا من یا یاها ومن لا یجیب

اللَّهُمَّ فَقَدْ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَرَسُولِي أَوْجِبْ مَسْئَلَةً وَعَنْدَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اِذَا دَعِيَ أَحَدٌ لَمْ يَلْبَسْ فَإِنْ كَانَ صَاحِبًا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت کی جو دے تم میں سے کسی کو قبول کرے اگر روزہ سے ہو

فلیصل وان کان معطراً فلیطعم خروجه مسلماً ولا یزید حلیته جلاداً

کیونکہ (سیکن ٹیس یوں) کہتا ہے میرے بھائی کا کھانا کس سے نہ کھاؤ گے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعوت الیہ کی

وہ دن سے بچھے وہمیں خنود، سبے لفظ بل۔ ۔۔ رہے۔ ۱۲

(continued)

يَوْمَ خِزْيٍ وَطَعَا مِسْرَمُ الثَّلَاثِي سَيْفَهُ وَطَعَا كَتِفَهُ إِلَى سَمْعِهِ وَمِنْ

دن واجب ہے اور دوسرے دن کی دعوت مسنت ہے اور تیسرا دن ان کی دعوت شریعت ہے اور چوتھے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

سَأَلَهُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَاجَةٍ وَعَنْ صَاحِبَةِ رَيْثٍ شَيْبَةٍ كَالْثِيَابِ

اس حدیث کا تفسیر سے اس سے ابن ماجہ کے نزدیک - اور حنفیہ نے بہت شدید سے روایات سے کہا

اولم نبعث الله عليهم رسلهم وبعثنا على بعضهم ناسا بمدين من شعبي
 ولهم كما ينكر قراصله على ذلك وكتبه الى بعض
 في ميونخ دو. حو

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللہ علیہ والہ وسلم یُنْ خَاصُّوْکُمْ لَمْ تَلِیْ عِلْمُکُمْ بِصِفَتِ

التمہید وار وسلم خیر اور دین کے درمیان زمین راہیں بنائیں تاکہ آپ (ذیالحمہ) بعد جمعہ کے

تو بیسے مسلمانوں کو آپ کے ولی کی طرف تجایا تو نہ نفی اس دلیہ میں روٹی اور نہ گوشت اور نہ

اس میں نگرہ کے حکم و پابجہ کے مشترک خیال، جیسا کہ کاپی میں بھیجہ گئے تھے، وہاں کسی ایسے کچھ اور نہ اور بھی

سَمِعُوا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: «الْبَيْتُ لِلْبَحَارِيِّ وَحَنِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ

عليه السلام قال اذا اجتمع داعيان فاجب اقرنهما بابا فان سبق

ایک سے روایت ہے کہا انہوں نے جبہ و دوحوت کرنے والے جمیع ہموادیں نوچ لیا اور وازہ قریب ہوا پہلی دوحوت قبول کر اور اگر سہقت

اور دوسرے سے توسیعت کرنے والہ لڑکی قبول کر دیا۔ کیا اسے الوداؤ دے اور اسکی سند شعیف ہے۔ اور

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ لا اکل مشکا رواہ البخاری وعن عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَامِ سَمِ اللَّهِ وَكُلِّ

وہ کہنے لگے کہ تم نے اس کو دیکھا ہے اور اسے

اتنے سے کہا اور اپنے آگے سے کہا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور پر عیان نہی اندر غائب ہے روایت دیگر کہ

علیہ وسلم کے اہل قرابت سے ہوتا انکی دعوت کو قبول کرنا ہے۔
۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹھانے کے وقت تکبیر لگا کر بیٹھنا مذموم اور برا ہے۔ تکبیر لگا کر بیٹھنے کی ہیئت کے بیان میں مختلف اقوال ہیں اور مقصود یہ ہے کہ جس ہیئت کے ساتھ تکبیر لگا کر بیٹھ کر کھانا کھائے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے علامہ سیوطی نے علی البیہ واللیل میں لکھا ہے کہ تکبیر لگا کر اور منہ کے بل لیٹ کر نہ کھائے بلکہ دونوں انوکھے ہٹا یا اتھا کی ہیئت میں یاد دہنایاؤں کہ سب سے پہلے کھانا کھائے یا دایا یا زانو کھڑا کرے اور بائیں نہ رہا۔ بیچکر تان کرے **۱۶** یا غلام م اسم اللہ الحمد ویل سے کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنے کی وجوب برادر اصحاب اجماع سے بھی ایک روایت میں وجوب مضموم ہوتا ہے اور محقق اہل حدیث اسیر بن النعمان زاد المعاد میں فرماتے ہیں وجوب مقسب میں صحیح صریح احادیث سے نہیں نکالتا اور

سے باہر ہیں ایسے دن
الفت و محبت ان
اجازت ضروری
ہیں۔ اول سطر
جملہ میں سادات
ضروری نہیں مگر یہ
درست ہیں کہ ایک
کی باری میں دوسری
کے پاس رات گزارے
یا دونوں کے پاس شب
بائی کرے ہاں اگر وہ
اجازت دیدیں تو
درست ہے ۱۲

قولہ یقسم لہا نشیوہا
و یوسودہ الخ اس
حدیث میں داخل ہے
اس بات پر.....
کہ عورت اپنی باری
دوسری عورت کو یہ
کہہ سکتی ہے لیکن اس
میں مجتہدین کی رضا
ہے اور عورت مرد کا
حق اسکی رضا کے سوا
ساقط نہیں کر سکتی
اور فقہاء کو اس مسئلہ
میں اختلاف ہے اکثر علما
فرماتے ہیں کہ اپنی عورت
دوسری کو یہ کہہ کر اجازت
بہا و زوج کو اختیار ہے
کہ اسکی باری جسکو چاہے
دے اور بعض کہتے
ہیں کہ وہ اسکی باری
جس ایک کو خاص نہیں
دے سکتا بلکہ اپنی
باری جہ کرنے والی
عورت کو چھوڑ کر اپنی
سب سے روانہ
قائم کرے ۱۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ هُوَ یَوْمَ قُبِیْتُ عِنْدَ هَازِوَةِ اَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ وَالْفُطَّ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روج کے لئے جائز ہے کہ وہ ایک عورت کی باری میں دوسری بیوی کے پاس کچھ دیر کے لئے جائے اور پاس و کنارے اسکو مانوس کرے۔ اور اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا نمونہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ عیال کے ساتھ حسن سلوک کے لحاظ سے بھی خیر ناس تھے ۱۲۔

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر خلع میں بیوی سے اس قدر مال دے جس سے کتا بے جھگڑا اس کے عیال میں ہو سکے۔
 ۲۰۶۔ دیا عقار اور اس سے زیادہ مال لینے میں طلاق کا اختلاف ہے۔ ازام شافعی ۲ اور امام مالک ۲ اور ابو حنیفہ ۲ اور مالک ۲ فرماتے ہیں اگر

خالف عورت کی طلاق سے ہو تو زیادہ مال لے لینا بھی درست ہے لیکن امام مالک فرماتے ہیں کہ زیادہ مال لینا مکرم اخلاق و بعید ہے۔ اور عطا دوس ۱۲ امام احمد ۲۔ اسحاق ۲ اور ابن سہبک نہری اور امام ابو حنیفہ ۲ فرماتے ہیں کہ ہر سے زیادہ مال لینا دوست نہیں ۱۲۔ قولہ باب الطلاق طلاق کے معنی لغت میں کہولنے اور چھوڑنے کے ہیں شرع میں مرد کا عورت کو قید نکاح سے چھوڑنا ہے اور تین قسم ہے احسن حسن بدی است احسن اسے کہتے ہیں کہ ایک طلاق اس جہیز دلو سے جس میں جماع نہ کیا ہو پھر اسکو چھوڑ دے یہاں تک کہ سکیا عدت گزر جائے اور حسن ہے کہ عورت مدخول بھاگوین طلاق ان تین طہروں میں دیوے جن میں اسے سے جماع نہیں کیا اور یہی یہ ہے کہ مدخول بھاگو ایک دفعہ تین طلاق یادہ اس امر میں ہو جس میں علاج کیا ہے یا طلاق دہری حیض کے ایام

النکاحی و فی روایتہ لہ و امرہ بطلاقہا کلا فی ذواک فلا بد منی
 بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں کہ کہہ کر طلاق کے اثر سے اس نے بہت کو طلاق دے گا لہذا اور ابو حنیفہ ۲ اور ابن سہبک نہری نے
 وحسنا ان امرأۃ ثابت بن قیس اختلفت منہ فجعل النبی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی عورت نے اس سے خلع کر لیا تو قرآن مجید خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اس کی عورت کو حلیہ اور عورت بن شعیب کی روایت میں وہ روایت کرتے ہیں
 ابنہ عزیزہ عند ابن ماجہ وان ثابت بن قیس کان فیما وان
 امرأتہ قالت لو لا عفاۃ اللہ اذ دخل علی بسفت فی وجہہ ولا عفا
 عورت نے کہا کہ اگر مجھے اللہ سزا نہ دے کہ اس نے مجھ پر طلاق نہ کر دیتا تو میں نے اس کے منہ پر ہاتھ مار دیتا اور اس کی
 مرحدیث سہیل بن ابی حاتمہ وکان ذلک اول خلع فی الاسلام
 روایت میں حسن بن علی حدیث سے یوں ہے کہ ابتدا اسلام میں یہی پہلا خلع ہوا۔

باب الطلاق

طلاق کا بیان

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم انما یغض الحلال الى اللہ الطلاق رواہ ابو داؤد وابن
 ماجہ و صحیح البخاری و صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد و صحیح ابن
 ماجہ و ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص طلاق دے گا وہ اللہ کے خلاف ہے اور اللہ کے خلاف کرنے والے کو اللہ کی لعنت ہے
 عنہما انما تطلق امرأۃ وھی حائض فی عہد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فقال مرہ فلما رجعہا تہ لیک ترکھا حائضہ ثم
 حیض ثم تطفئ ثم ان شاء أمسک بعد وان شاء طلق قبل ان
 یفسر وکاک العدة التي امر اللہ ان تطلق لہا النساء متفق علیہ فی روایتہ
 ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو طلاق دینے کے وقت اگر وہ حیض میں ہو تو اسے طلاق دینے سے روک دے اور اگر وہ عہد حیض میں ہو تو اسے طلاق دینے سے روک دے اور اگر وہ عہد حیض میں ہو تو اسے طلاق دینے سے روک دے

من نفیس کتاب ہے ۱۲۔ نلیہ ارجہا الحدیث بعض روایات میں ہے نفیض بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھا اور حدیث غصہ ہو تاویل ہے طلاق کے حالت حیض میں عوام ہوئے پر کیونکہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر تنگ محارم خدا غصہ نہ ہوتے تھے اور محبت کے لیے کہ باطل اطلاق سبب کراہت جمع کے نہ ہوا تو طلاق میں اختلاف ہے حنفیہ یہ مذہب ہے کہ طلاق ہو جاتی ہے اور یہی لفظ بھرا کا یہ تقسیم کتاب

۱۰ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اُن کے اقوال کی تعداد اٹھارہ تک پہنچتی ہے اور وجہ اختلاف اس کی یہ کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں ایسی کوئی صریح مجملہ عبارت نہ ملے جس سے علماء نے اپنے اپنے اجتہاد کے

عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَهُ عَنْ أُمَّتِي

الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ وَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ ابْنُ

حَابِرٍ لَا يَنْبَغُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِذَا أَحْرَمَ

أَمْرًا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

الْبَخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَهُوَ يَمْنَعُ يَكْفُرُهَا وَعَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَتْ لَقَدْ

عَنْ يَعْظِيمُ الْحَقِيقُ بِأَهْلِكَ رَوَاهُ الْبَخَارِيُّ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَلَّاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَ

لَا عَتْلَ إِلَّا بَعْدَ مَلَائِكَةٍ رَوَاهُ أَبُو يَعْقُبٍ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَهُوَ مَعْلُولٌ وَخَرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالَهُ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَلَا يَمْلِكُ وَلَا عَتْلَ لَكُمْ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا

لَا طَلَّاقَ لَكُمْ فِيمَا لَا يَمْلِكُ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَالَسَةَ وَابْنُ

الْأَصْبَحِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَالَسَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خَالَسَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

ہے تو وہ حرم نہیں ہوتی اور اس سے طلاق دینے کا ارادہ ہے نہ طلاق واقع ہو جائے گی ۱۲ قول وہو معدوم ہے۔ اسکی سندیں مبشرین مجیدہ ہے اور دومتہ دس ہے ۱۲ مسک الحتام۔

موافق الیہی حدیث کے واسطے ایک حکم مقرر کیا ہے اور فقیر کتب میں ہے ۱۲ اس حدیث معلوم ہوا کہ اگر مرد اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ انفس پر حرام نہیں ہوتی بلکہ اسکو قسم کا کفارہ لازم آتا ہے ابن عباسؓ اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کفارہ لازم نہیں آتا حافظ ابن القیم نے اس مسئلہ کے متعلق بڑی اور اعلام الموعظین میں مفصل بحث کی ہے اور علماء کے سنیل اقوال بیان کیے ہیں۔ صاحب نیل الاوطار نے ان تمام اقوال اور ان کے اولاد کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے مذہب کو متاخرین کی ایک جماعت رائج کہا ہے اور میرے نزدیک بھی یہی مذہب رائج ہے کہ اگر عورت اپنے اوپر حرام کرنے سے شوہر پر مہلت دے اور اسکی ذات کو اپنے اوپر حرام کرنا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجنون جیسی (راکے) اور نائم (سو نیوالے) پر جب تکہ اپنی ان حالتوں میں رہیں احکام شرعیہ فرض نہیں مجنون وہ شخص ہے کہ جسکی عقل بالکل جاتی رہے۔ جیسی کی تعریف میں اختلاف ہے امام احمد رح کے نزدیک جیسی وہ ہے جو ہوشیار اور صاحب تمیز نہ ہو۔ بعض علماء کے نزدیک جیسی وہ ہے جسکی عمر بارہ سال کو نہ پہنچی ہو۔ اور بعض کے نزدیک جیسی وہ ہے جسکو احتلام نہ آتا ہو۔ اور بعض کے نزدیک جیسی وہ ہے جو بالغ نہ ہوا ہو۔ حدیث ہذا جیسا کہ الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد کا قول یا وہ صحیح ہے۔ پھر بالغ کی علامات میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک بالغ وہ ہے جس کو احتلام آتا ہو بعض کے نزدیک پندرہ سالہ بعض کے نزدیک جبکہ زیر ناف سیاہ بال آگ آئیں۔ بعض کے نزدیک عورت کی وحی پر قادر ہونا والا پس نائم۔ جیسی اور مجنون اگر اپنی عورت کو طلاق دیں تو واقع نہیں ہوتی اور سنت آدمی اگر اپنی عورت کو طلاق دے تو اس میں اختلاف ہے بعض علماء کے نزدیک واقع ہوا کرتی ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الثَّائِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يَفْقِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ الْارْبَعَةَ

ابن علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے سوئے والے سے یہاں تک کہ جاگے اور بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور دیوانہ سے یہاں تک کہ سمجھ بوجھ پیدا ہو یا غافل رہے۔ اسے روایت کیا ہے احمد اور چاروں نے

أَلَا الزَّيْنِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ

سوانر زینی کے اور صحیح کہا ہے عالم نے

بَابُ الرَّجْعَةِ

بہر طلاق کے اپنی عورت سے رجوع کرنے کا بیان

عَنْ عَمْرِانَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الرَّجْلِ يُطْلِقُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَلَا يَنْتَهِدُ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى طَلْقِهَا وَعَلَى رَجْعِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ هَكَذَا

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے ایسے شخص کے حال کو کہ طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ نہیں کرتا سو کہا گواہ کر اسکی طلاق پر اور اسکی رجعت پر اسلئے روایت کیا اسے ابوداؤد نے اسی طرح گواہ نہیں کرتا سو کہا گواہ کر اسکی طلاق پر اور اسکی رجعت پر اسلئے روایت کیا اسے ابوداؤد نے اسی طرح

مَوْفُوفًا وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا طَلَقَا

موقوف اور سند اسکی صحیح ہے۔ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عورت کو

أَمْرًا قَالَ لَبِيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُكَ فَلَا يَرْجِعُهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ

طلاق دی تو فوراً یا نہیں خدا کے رسول نے علیہ وسلم نے حضرت عمر سے حکم کر سنا کہ رجوع کرے اس پر یہ حدیث متفق علیہ ہے

بَابُ الْإِيْزَاءِ وَالطَّهَارِ وَالْكَفَّارَةِ

نی بی بی پوشم کھانے اور اسکو مال بہن کینے اور کفارہ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَلَيْسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہاں یہ کہانی ہے یا نہیں خدا کے لئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَاءٍ وَحَرَمٌ فَجَعَلَ الْحَالُ حَرَامًا وَجَعَلَ لِلْمَرْءِ

علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے اور حرام کیا یا نہیں نفس پر حلال ایسے سہرا یا نہ یہ نصیب ہو اور دیا

كَفَّارَةً رَوَاهُ الزَّيْنِيُّ وَرَوَاهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ

کفارہ روایت کیا ہے زینی کے اور راوی اسے معتبر ہیں اور ابن عمر سے روایت ہے جب کفارہ جاویں

الرَّبْعَةُ أَتَمَّ رُفُوقِ الْمَوْلَى حَتَّى يُطْلَقَ وَلَا يَقْعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطْلَقَ

چار مہینے بند کیا جاوے یا لکھندہ یہاں تک کہ طلاق دیوے اور جب تک طلاق نہ دیوے طلاق واقع نہیں ہوتی

أَخْرَجَهُ ابْنُ خُبَّازٍ وَعَنْ سَلَمَانَ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ ذَكَرْتُ بَضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا

نقل کیا اسکو بخاری نے۔ اور سلمان بن ربیع سے روایت ہے کہ ایک بار میں نے دس آدمی کو

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمُوا يَتَفَقَهُونَ الْمَوْلَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

اصحاب سے رسول اللہ کے ان علیہ وسلم کے پورے سب لکھندہ کو بذکر کرتے روایت کیا اسے شافعی

اور بعض کے نزدیک واقع نہیں ہوتی ۱۶ یہ حدیث رجعت کے متروک ہوئے پر دلیل ہے اور طلاق رضی عنہ کے لئے لازمہ رضا و تہیہ ذی سے رجعت کا مالک ہوا اس باب میں علماء کا جماع ہے کہ جب تک عورت عدت میں مواد طلاق بھی جہ خون دی نہ ہو اس وقت عاود عورت اور اسے والی کی رضا کی سوا رجعت کر سکتا ہے ۱۷ اسکا اختتام ۱۸ ایذا لغت میں تھا کہ یکسو کہیں میں در ستر میں مرد کا قسم بھی کہ عورت کی زندگی نہ مرد کا ہر ملک

۲۱۲ یہ حدیث ظہار کے ایک ہے اور ظہار شتیق ہے ظہر سے اور ظہر کے معنی پیچھے کے ہیں اور پیچھے اس چیز سے کہنا یہی حکم کا ذکر کر دے ہو اور ظہار کے مہرام ہونے اور اس کے فاسل کے گناہگار ہونے پر علماء کا اجماع ہے اور عورت کو ماں کی پیچھے کے ساتھ تہیہ دینے سے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ إِيلَازُ

الْجَاهِلِيَّةِ السَّنَةِ وَالسَّنَتَيْنِ قَوَّمتَ اللَّهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرَ قَانَ كَانَ أَقْلُ

مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَلَيْسَ بِإِيلَازٍ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهِمَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي وَقَعْتَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ أَنْ أَفْرَ

قَالَ لَا تَقْرَبُهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ رَوَاهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَ الزَّيْلَعِيُّ

وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ إِنْ سَأَلَهُ وَرَوَاهُ الْبُزَارِيُّ مِنْ وَجْهِ آخَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَوَاهُ مِيقَاتُ الْكُفَرِ وَتَعَدُّ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانَ

فَحَفَّتْ أَنْ أُصِيبَ امْرَأَتِي فَظَاهَرْتُ مِنْهَا فَأَنْكَشَفَ لِي شَيْءٌ مِنْهَا لَيْلَةً

فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَرْتُ رَقَبَةً

فَقُلْتُ مَا أَمَرَكَ إِلَّا رَقَبَتِي قَالَ فَصَمَّ اللَّهُ سَمْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ

وَقُلْ أَصَبْتُ الَّذِي أَصَبْتُ إِلَّا مِنْ الصَّبَامِ قَالَ أَطْعَمْتُ قَرَقًا مِنْ

مُزَيْبَتَيْنِ مَسْكِنًا أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ

ابْنُ خُرْمَةَ وَابْنُ الْحَارِثِ

بَابُ اللَّعَانِ

لعان کا بیان ۵

ظہار کے معنی سوچنے میں بھی اتفاق و اختلاف صورت چند مسائل میں تفصیل دینی مسک الختام سے دیکھنی چاہئے اس حدیث کے متعلق کئی مسائل ہیں (۱) یہ کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ ظہار میں ترتیب ضروری ہے کہ اول غلام آزاد کرے اگر نہ کرے تو دو ماہ متواتر روزے رکھے اور روزے بھی رکھ سکے تو سناٹا مسکینوں کو کھانا کھلائے اس مسکین تمام علماء کا اتفاق ہے (۲) یہ کہ غلام عام ہے مسلمان ہو یا کافر حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسلمان غلام آزاد کرے (۳) یہ کہ عیث غلام کفارہ میں بعض علماء کے نزدیک جائز ہے (۴) یہ کہ روزے متواتر اور لگاتار رکھنے ضروری ہیں (۵) یہ کہ اگر روزوں کے دو دن کوئی عذر مانع پیش آجائے تو بعض کے نزدیک پھر شروع سے روزے رکھنے اور بعض کے نزدیک باقی روزے پورے کر کے (۶) یہ کہ ایک شب کو ساتھ روزہ کھانا دینا جائز ہے یا نہ۔ اس میں علماء کا

اختلاف ہے (۷) یہ کہ مسکین کو شتر، بکرا، ناواطلے میں بھی طلا کا اشتہاد ہو (۸) یہ کہ کفارہ اور ایسی بغیر اظہار نہیں ہوتا (۹) یہ کہ ظہار مفید اور مطلق دونوں کا ایک نسخہ ہے (۱۰) یہ کہ عیث اور کبھی کبھی باعزاء و التئان ہی کہتے ہیں اور یا سم عیث، شرا سے لیا گیا ہے کہ زوج مایوس دفعہ کثرت سے شتہ اندہ بدلتا کہ سناٹا ذہن اور زیر اسلئے کہ عیث کے معنی دور کرنے میں جو گناہ کے ذریعہ توبہ ہو ورنہ میں دی گجائی یا س تقریر ہے۔ مہم و ذکر آئیں اور یہ شتر و ناواطلے میں طلا کا اجماع ہے۔ مسک الختام۔

۱۲۱۳۸ روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو کوئی جواب سنے نہ کیا کہ اس نے بلا ضرورت سوال کیا تھا۔ ابوہریرہؓ کی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ فُلَانٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ

اللَّهُ عَلَيْهِمَا أَذَاتُكَ أَنْ تَوَجَّهَ أَحَدُنَا أَمَّا أَنْ تَعْلَمَ فَاحْشَةَ كَيْفَ

يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَلَنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ

فَلَمْ يَجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ

قَدْ أَبْلَيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ فِي سُورَةِ التَّوْرَةِ قَتْلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَعَظَمَ

وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الَّذِينَ أَهْوَنَ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ

لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَّظَهَا كَذَلِكَ

قَالَ كَذَلِكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ مُبَدِّأُ ابْنِ جُلٍ فَتَشْهَدُ

أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ ثُمَّ شَيْءٌ بِالْمُرَاةِ تَوْفَرَقَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِلْمَدَائِنِ حَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ

عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي فَقَالَ إِنْ كُنْتُ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَهُوَ

بِمَا اسْتَحَلَّتْ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتُ كَذِبْتُ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَعَدَّكَ

عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْرُهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَبْيَضَ سَبْطًا فَهُوَ

سے استدلال کرتے ہیں اور جب وہ علماء فرماتے ہیں کہ صرف لعان سے فرقت ہو جاتی ہے۔ واضح ہو کہ لعان دو چیزوں کے درمیان

ہو رہا ہے اگر کوئی شخص جہنی عورت کو زانیہ کہے اور اس کا اثبات نہ ہو تو اس آدمی پر حد قذف قائم ہوگی ۱۲ - ۱۳ -

کہ سائل پچھنے کے متعلق کتاب اللہ سے دو صورتیں بتلائی ہیں اول یہ کہ ضروریہ دین کے متعلق ایسے امور کی نسبت سوال کیا جائے جن کی تیسیر و تعلیم کی ضرورت ہو دوم یہ کہ تکلف کے طور پر امتحان و آزمائش کے لیے سوال کیا جائے پھر پہلی صورت میں سوال کرنا جائز ہے اور ایسے امور کے متعلق سوال کرنا شرعاً حکم دیا گیا ہے اور ان کا جواب بھی بتلا دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے فاسئلواہل الذکر ویسئلونکم عن الحقیص۔ اور دوسری صورت میں سوال کرنا جائز ہے چنانچہ اسی قسم کے سوال کی نسبت فرمایا ہے ویسئلونکم عن الحقیص۔ ۱۲ - ۱۳ -

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ جو سائل کہتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذاتک ان توجہ احدنا امّا ان تعلم فاحشہ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم ولن سکت سکت علی مثل ذلک فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتاہ فقال ان الذی سالتک عنہ قد ابلیت بہ فانزل اللہ الایۃ فی سورۃ التورۃ قتلہن علیہ وعظم و ذکرہ و أخبرہ ان عذاب الذین اہون من عذاب الآخِرۃ قال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیہا ثم دعاہا فوعظہا کذلک قال کذلک والذی بعثک بالحق انہ لکاذب مبدا ابن جلی ف تشهد اربع شہادات ثم شیء بالمرأۃ توفرق بینہما رواہ مسلم و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للمدائن حسابکم علی اللہ احدکم کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ ما لی فقال ان کنت صدقت علیہا فهو بمَا استحلّت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فذلک اعدّک عنہا متفق علیہ و عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجرہا فان جاءت بہ ابیض سبطا فهو

۱۱۲ | اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ کے ساتھ لعان ہو سکتا ہے اور وضع حمل تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں جبکہ علماء کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمدؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ حمل کی حالت میں لعان درست نہیں ممکن ہے

لَوْ جَاءُوا نَ بَهَ الْخَلِّ جَعَدًا فَمَا لِيَ بِنِهَايَةِ مَنَافِقٍ عَلَيْهِ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضْمَرَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَيْهِ قَبْرٌ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي

قِصَّةِ الْمَثَلِ عَيْنَيْنِ قَالَ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ تَلَا عَنَّا مَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمْ نَافِظَهَا تَلَا فَاذْكُرُوا قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضْمَرَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَيْهِ قَبْرٌ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي

قِصَّةِ الْمَثَلِ عَيْنَيْنِ قَالَ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ تَلَا عَنَّا مَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمْ نَافِظَهَا تَلَا فَاذْكُرُوا قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضْمَرَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَيْهِ قَبْرٌ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي

قِصَّةِ الْمَثَلِ عَيْنَيْنِ قَالَ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ تَلَا عَنَّا مَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمْ نَافِظَهَا تَلَا فَاذْكُرُوا قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَضْمَرَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَيْهِ قَبْرٌ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي

قِصَّةِ الْمَثَلِ عَيْنَيْنِ قَالَ فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ تَلَا عَنَّا مَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا

کہ عورت کے پیش میں ہوا ہو یا اسکو کوئی اور ایسی بیماری ہو جس سے شوہر کو وہم پیدا ہو گیا کہ اسکا پیش بڑا ہے اور اسکو حمل ہے ۱۲ اور قسم دلالت کی کیفیت حاکم اور یقینی ہے ابن عباسؓ کی حدیث سے ہلال بن امیہ کی قسم دلالت میں اس طرح بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلال کو کہا کہ چار دفعہ اس طرح کہ اھلف بالله الذی لا آکلا ہوا سے صادق الحدیث یعنی میں قسم کھاتا ہوں ساتھ اس اللہ کے جس کو کوئی برحق معبود نہیں کہ میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے ۱۳ اسے اکثر کہتے ہیں جوئے و جموع کرنے کے میں اور ماست مچا کر کہتے ہیں سبکداس عبارت کی تفسیر میں اختلاف ہو چکا ہے جو بکامری ہے یعنی جو شخص اس پر کاری کا ارادہ کرے وہ کسی نہیں دیکھتا کہ وہ اس پر کوئی ہے درجہ پھر نافذ ہے ماحیہ کوئی اس سے لگے دیکھتی ہے اور

سوا کے ابھی لوگوں نے منہ سے میں تمہیں سبک دیتا ہوں ہے ۱۴ مصنف نے تلخیص میں کہا ہے کہ متاخرین میں بعض داناؤں نے اسکا کئے دیکھنے کئے ہیں کہ اس کو نہ بکھ بکھا جائے اس کی اسراف سے یا مال کی حفاظت کر یا کثرت جماع کے ساتھ اسکو نہ اسے روک و روٹی اور حدیث سے بے کو ترجیح دی ہے ۱۵

۲۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص یدہ دانتہ اپنی عورت کو تہمت لگائے اور اپنے بچے کی نسبت کہے کہ یہ میرا بچہ نہیں
 اواسمہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے رسوا اور ذلیل کریگا جیسا کہ اس نے بے گناہ عورت کو ذلیل کیا

اور جیسا کہ اس حدیث
 دانتہ اپنے فرزند کو
 دیکھنا ناپسند کیا
 اسطرح ائسہ تعالیٰ
 اسکو اپنا ویدار نہ
 دکھائیگا ۱۲۱۲
 یہ حدیث دلیل ہے اس
 کذبت کا کناہ یعنی
 کرنے سے آدمی قاذف
 نہیں ہوتا جہو کہ کسی
 فرد سب سے بالکبہ
 نزدیک اگر کسی سے
 لوگ قذفت سمجھ لیں
 حد قذفت واجب
 ہو جاتی ہے مگر شرط
 ہے کہ وہ قذفت کے
 ارادے کا اقرار کرے
 ۱۲۱۳ مسک
 حدیث سے معلوم
 ہوا کہ عورت رنگ کی
 مخالفت کیوجہ سے باپ
 کیلئے اپنے بیٹے کی
 نسبت انکار کرنا ناجائز
 نہیں قاضی و ابن شبرا
 اس مسئلہ کے متعلق
 علماء کا اجماع بیان
 کیا ہے لیکن انکا یہ کہنا
 درست نہیں کیونکہ اس
 مسئلہ میں شافعیہ
 اختلاف کر رہے ہیں
 میں اگر رنگ کی مخالفت
 کے ساتھ زمانہ کا کوئی
 قرینہ نہ ہو تو گے کا
 انکار کرنا درست نہیں
 اور اگر قرینہ موجود ہو
 تو بھ انکار کرنا درست
 ہے ۱۲۱۴
 عدت مستثنیٰ ہے جسکے

عَنْ وَفَضْلٍ عَلَى رُؤُسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
 اور بخوارکس کا ائسہ کہ اگلی پہلی عورت کے روبرو
 روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی
 وَأَبْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَنْ أَوَّلَهُ
 اور ابن ماجہ نے اور صحیح ابن حبان نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 فرمایا جسے اقرار کیا
 يُولَدُ طَرَفَتَيْنِ فَلَيْسَ أَنْ يَنْفِيَهُ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ حَسَنٌ
 اولہ کا ایک ہلک تو اسکو انکار کرنا ناجائز نہیں ہے
 روایت کیا اسے بیہقی نے اور یہ حدیث حسن
 مُوقِفٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا
 موقوف ہے - اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا
 رَسُولُ اللَّهِ إِنْ أَمَرَنِي وَلَدْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبْلِيقٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ کا انجانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں کہ اسے لے لیا
 نَعَمْ قَالَ فَمَا أَوَّلُهَا قَالَ حَمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهِ هَامٍ مِنْ أَوْزُقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاثْنِي
 ہاں تو آپ نے فرمایا انکار کرنا کیا ہے وہ بولا میں اسے اپنے فرمایا ان میں کوئی ہانی بھی ہے اسے کہا ہاں کہنے فرمایا پھر یہ رنگ کہا
 ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّهُ نَزَعُ عِرْقٍ قَالَ فُلَعْلُ أَتَيْتُكَ هَذَا أَنْزَعُ عِرْقٍ مُشْفِقٍ
 سے آیا کہنے کہا شاید کسیٹ لیا ہے کسی رنگ سے آپ نے فرمایا شاید تیری اس سے کوئی چیز لیا اسکو کسی رنگ سے یہ حدیث مشفق
 عَلَيْهِ فِي رَوَايَتِهِ لَيْسَ بِهِ عَرَضٌ بَأَنْ يَنْفِيَهُ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَلَمْ
 علیہ ہے - اور مسلم کی ایک روایت میں (ہاں) ہے کہ وہ کناہ کرنا تھا انکار سب اسکی کا اور کہا اوہ نے اسے آخر میں کا اور نہ
 يَرْخِصُ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ
 اجازت دی کہ اسے اسکو اس بچے سے انکار دینے میں ۱۲۱۵
 بَابُ الْعِدَّةِ وَالْأَحْدَادِ
 عدت اور سوگ کا بیان ۱۲۱۶
 عَنْ السَّوْدِيِّ عَنْ عُرْمَتَانِ سَبْعَةٍ الْأَسْلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَفْسَتْ
 سورہ بن عورمہ سے روایت ہے کہ سب سے اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے نفقہ کی
 بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجَيْهِمَا لِيَا لِفَجَاءَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وفات سے کئی راتوں بعد نبی قوائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
 فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تَتَكَلَّمَ فَاذْنُ لَهَا فَتَكَلَّمَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَصْلُهُ فِي
 اور نکاح کی اجازت چاہی تو اجازت دی ہے اسکو پھر اسے نکاح کر لیا روایت کیا اسے بخاری نے اور اصل اسکی
 الصَّحِيحَيْنِ وَفِي لَفْظِهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بَارِعًا نَيْلًا
 صحیحین میں اور ایک روایت میں ایوں ہے کہ اسے وقت مل گیا اپنے خاوند کی وفات سے چالیس راتیں پہلے
 وَفِي لَفْظِ مُسْلِمٍ قَالَ أَلْزَمَهُ وَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَزَوَّجَ وَهِيَ فِي حَبْرٍ
 اور مسلم کی ایک روایت میں زویل ہے کہنا نہ ہری تہ میں کہ مضابطہ نہیں جانتا کیونکہ اپنے نفس میں نکاح کر سکتی

معنی گنتے کے ہیں اور عدت اس مدت کا نام ہے کہ عورت اس میں انتظار کرے زوج کی وفات یا اس سے جدا ہونے کے بعد اور قحہ اور حطم
 سیاہ اور اچھی کپڑے پہننے کو کہتے ہیں اور سب سے نوڈی کے رحم کا حمل سے برزت طلب کرنا اور غیر ذلک سے مقصود کی عدت
 کا حکم اور اجنبی عورت سے خلوت کے حکم دے ۱۲۱۷ مسک

اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جب حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اسکی عدت وضع حمل ہے یعنی جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسکی عدت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ آیت واولات الاحمال اجملن ان یصلعن حملهن مطلقہ اور متوفی عنہا ایچ ۲۱۶

غیر ان لا یقرہا زوجہا حتی تطهر وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قالت ابرت بربرة ان تعینک بثلاث حیض واه ابن ماجہ ورواہ

ثقات لکن معقول وعن الشیخی عن فاطمہ بنت قیس عن النبی صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی الطلقہ فلا تالیس لہا سکنی ولا نفقہ رواہ مسلم

وعن امر عتیبة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا

تحد امرأۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوجہ اربعۃ اشھر وعشرۃ او لا

تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکحل ولا تمس طیباً الا اذا

طهرت من دم من قسط او اظفار مشفق علیہ وھذا اللفظ مسلم و

ابی داؤد والنسائی من الزیادۃ ولا تختضب وللنسائی ولا

تمشیط وعن امر سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جعلت علی عیني صبرا

بعد ان توفي ابو سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانه

یشت الوجہ فلا تجعلہ الا باللیل فانزعید بالنہار ولا تمشیط

بالطیب الا بالحناء فانه حیض قلت یا شیء امشیط قال بالسدر

رواہ ابو داؤد والنسائی واسنادہ حسن وعنہا ان امرأۃ قالت یا

رسول اللہ ان ابنتی ماتت عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا فما کملہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابنتی ماتت عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا فما کملہا

دو کو کوشال ہے۔
 جہو راہل علم اور ائمہ
 فتویٰ ہی کہ جب
 اور بعض علماء نے کہا
 ہے کہ حضرت علی رضی
 فرماتے تھے کہ ما لہ
 عورت جس کا شوہر
 فوت ہو جائے وہ
 البعد لا طہین عدت
 گذارے یعنی جس
 صورت میں اس کی
 عدت لمبی ہو سکتی
 ہے اس صورت کے
 ساتھ اسکو عدت
 گذارنا چاہیے اگر چار
 ماہ دس دن زیادہ ہو
 تو اس کے لیے بھی عدت
 ہوگی اور اگر وضع حمل
 میں زیر ہو تو اس کے لیے
 وضع حمل عدت ہوگی
 لیکن شیخی نے کہا
 ہے کہ حضرت علی نسبت
 یہ روایت صحیح نہیں
 اس حدیث سے
 معلوم ہوتا کہ لونڈی
 کی عدت حرمہ کے
 موافق ہے اور حضرت
 عائشہ رضی عنہا سے مروی
 ہے کہ حضرت رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ لونڈی
 کی طلاق دو طلاق
 ہیں اور اسکی عدت
 دو حیض ہیں۔ پس اس
 مسئلہ میں علماء کا اختلاف
 ہے بعض کہتے ہیں کہ
 لونڈی کی عدت دو
 حیض ہے اور بعض کہتے
 ہیں کہ حرمہ کے موافق تین حیض
 اس کے ساتھ کہ ۱۲ مسک
 جمع غفرانہ خوشبو کا۔ مہر جو دہر کا فی جانی ہے نامن سے خطاب۔ یہ مسک
 کرتے ہیں ۱۲ مسک

۲۱۴ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معتزہ عتوت کو عدت کے اندر انہوں میں سرمرہ بھی نہ لگانا چاہیے اور جہنم خدا را رام مالک اور امام احمد را رام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے سرمرہ لگانا جائز ہے کہ حضرت امام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے ایک عورت نے جکا شوہر فوت ہو گیا تھا اور انکی انکسین بیکسین ہو گئیں تھیں یہ پوچھا کہ میں انکسوں میں سے کون سا لے کر نکاح کر لوں تو انھوں نے فرمایا کہ ضرورت کے وقت ان کو لگنا اور دن کو دوسو ڈالو ۱۲۵ یہ حدیث عدت نشین عورت کے حاجت کے واسطے لکھنے کے جو لازم پر دلیل ہے علی اور امام ابو حنیفہ و امام مالک یہی ہے وہ کہتے ہیں کہ عتوت سے عتوت معتزہ کو عدت اور دن میں نکھنا جائز ہے اور ثوری و ربیعہ اور مالک اور شافعی اور احمد وغیرہ کا مذہب ہے کہ دن میں طلاق عتوت معتزہ کو نکھنا جائز ہے کوئی حاجت ہو یا نہ ہو تفصیل مسک الخیر میں ہے ۱۲۵ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اسکو عدت کو دنوں میں کسی گھر میں رہنا چاہیے جہاں کسی اسکی وفات کی جگہ پہنچی ہے۔ اور دوسرے گھر میں یا بیٹے کے سوا اجازت نہیں دینی۔ اور تابعین و ائمہ کے بعد کے علماء کی ایک جمعی جماعت کا یہی مذہب ہے اور امام ربیعہ و امام مالک۔ اور شافعی اور

قال لا مشقة عليكم وعن جابر رضي الله تعالى عنه قال طلقت خاتري

فأزوت أن تجل نخلمها فزجرها رجل أن تخرج قالت النسيئة

الله عليه السلام فقال بل جدي نخلك فالت عسى أن تصدقني أو

تفعلني من روافد مسيل وعن ثوبان بنت مالك أن زوجها خبر

في طلب عبد له فقتلوه قالت فسانت رسول الله صلى الله عليه وآله

ولم أن أجمع إلى أهله فإن زوجي لم يترك لي مسكنًا يملكه ولا

نفسًا فقال كنتم فلما كنت في الحجرة ناداني فقال امكثي في بيتك

حتى يبلغ الكتب أجله قالت فاعتكدت فيه أربعة أشهر وعشرا

قالت فقصي به بعد ذلك عثمان بن عفان وأحمد وأبو حنيفة

الزيت والداهي وأبو حنيفة وأحمد وأبو حنيفة وأحمد

فيس قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن زوجي طلقني

تلاها وأخاف أن يفتحم علي فامرها فتحوكت روافد مسيل وعن عمرو

ابن العاص رضي الله تعالى عنه قال لا تلبسو علي ثيابا نسيئة

أو لوئلا إذا أوفيتي سبيلاها أربعة أشهر وعشرا روافد أحمد وأبو

داود وأبو حنيفة وأحمد وأبو حنيفة وأحمد وأبو حنيفة وأحمد

داود وأبو حنيفة وأحمد وأبو حنيفة وأحمد وأبو حنيفة وأحمد

ام ابو حنیفہ اور ان کے مقصدین اور اذاعی اور ساق اور ابو سعیدہ کا بھی ... یہی قول ہے۔ اور عدت کی عتوت میں ایک جماعت علماء اسکو نکھنے کی اجازت دیتی ہے ۱۲۵ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور اذاعی اور ظاہر یا ورکی اور دیگر مذہب اس حدیث کے موافق ہے وارا مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ اس کی عدت صرف ایک حیض ہے اور علی اور ابن مسعود کا قول یہ ہے کہ اسکی عدت تین حیض ہیں یا بیہام۔ جو حنیفہ کا تفصیل مسک الخیر

۲۱۹

۱۔ مطلب یہ کہ کفار کی جو عورتیں جنگ میں قید ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آجائیں انہیں بھی عورت عامہ ہو جب تک اسکا بچہ پیدا نہ ہو
اے ساتھ ولی کرنا جائز نہیں اور جو عامہ نہوا سکوا کر حیض تک ہے تو ایک حیض تک اور اگر بالغ یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہیں آتا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَبَابِ

اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور طاس کے
اوطاس لا توطأ حائل حتى تضع ولا غيرة ان تخل حتى يحض حصه

قیدوں کے حق میں نہ ولی کی جاوے حل والی سے بچنے تک اور طاس سے ایک حیض گزرے تک
اخرج ابو داود وصححه البخاري قوله شاهد عن ابن عباس في الدار فطنی

روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور صحیح البخاری نے کہا ہے اور اسکا ایک شاہد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے دار فطنی میں
وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرِاشِ لِلْعَاهِرِ الْحَجَّ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثٍ وَمِنْ

وہم سے کہ آپ نے فرمایا اگر صاحب فراش کا ہے اور زانی کو جو ولی دیا مسکاری ہے یہ حدیث منفق علیہ ہو بہر ہر حدیث
حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قِصَّةٍ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک قصہ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے
عَنْ النَّسَائِيِّ وَعَنْ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ ابْنِ دَاوُدَ

نزدیک نسائی کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ابو داؤد کے نزدیک
بَابُ الرِّضَاعِ

رضاع کا بیان ہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَالرَّسُولُ قَالَ الْإِخْوَةُ الْمَصْدُ وَالْمَصْنُوعُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ

وہم نے کہا ہے میں حرام بناؤں گا وہ دفعہ جو سنا نقل کیا ہے مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہا فرمایا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرْ مِنْ إِخْوَانِكِنْ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ اگر کوئی بہن دودھ پھرائی تمہارے اہل گھر کے اہل گھر کے دودھ پھرائی
مِنَ الْجَاعَةِ مُنْفِقٌ عَلَيْهِمْ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سَهْلٍ فَقَالَتْ

وہی معتر ہے جو بہن کے وقت میں ہو یہ حدیث منفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہا سہلہ بنت سہل کی بیوی نے کہا کہ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُ مَوْلَى ابْنِي حَدِيثًا مَعْنَاهُ بَيْتَانِ وَقَدْ بَلَغَا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں ہیں اور ابنت ہو چکے ہیں
يَبْلُغُ الرِّجَالُ فَقَالَ الرَّضْعِيُّ تَحْوِي عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ

اس حدیث کو کہہ رہے ہیں مردوں کو دودھ پھرائی تو اس حرام ہو جائیگی روایت کیا ہے مسلم نے اور ابنتی سے روایت ہے کہ
أَقْلَبُ أَخَا ابْنِي الْقَعْبِيِّ جَاءَهُ لِيَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا بَعْدَ رَحْجَابٍ قَالَتْ ذَابِتُ

ابو ابی قعبہؓ کی بہن ابی اس خال سے کہ اجازت لیتا تھا اس کے لئے کہ بعد کے پردہ کا حکم اگرچہ تھا عائشہؓ میں تو انکو کہ
سے ہی مروی ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا نہ بہن ہی ہے تیسرے قول یہ ہے کہ پردہ کے وقت سے کہ جو سنا حرام نہیں کرنا عجب ہے
اور عائشہؓ رضی اللہ عنہا اور ابن زبیرؓ رضی اللہ عنہما اور طاس رضی اللہ عنہ کا بھی نہ بہن ہے تفصیل سے ختم ہیں ہے ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ -

تو ایک ماہ تک اس کا ہم
بستری کریں اگر معلوم
ہو جائے کہ پہلے خاوند
سے یہ عامہ ہے یا نہیں
عامہ حدیث سے معلوم
ہوئے کہ یہ حکم عام
خواہ اسکا شوہر بھی
اے ساتھ قید ہو یا نہ
امام مالک اور امام شافعی
کا یہی مذہب ہے اور حنیفہ
کے نزدیک اگر دواؤں کے
قید ہو جائیں تو انکا
نکاح قائم رہتا ہے
اور لوگوں کی مالک اس
ولی نہیں رکھتا ۱۲۔
رضاع اور رضاعت
سہلہ بنت سہل کے
نعت میں انسان یا جو
کے پستان سے بچے کے
دودھ جو سننے کو کہتے
ہیں اور شروع میں عورت
کے پستان سے شہ خواہ
بچے کا دھت جس میں
۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔
اس مسئلہ پر علماء
کے تیس قول ہیں پھل
قول یہ ہے کہ تین دفعہ
چوس لینا حرام کر دیتا
ہے داؤد اور اس کے
اتباع کا یہی مذہب ہے
دور قول یہ کہ رضاعت
تہور ہو یا بہن ہو حرام
کر دیتا ہے سلف اور
خلف کی ایک حکمت
اسی کی طرح ہے
حدیث علیؓ رضی اللہ عنہ
حسبہ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

لے بیٹے حکم پانچ رضعات کا حضرت مکے آنور زانیہ کی باقی تھا بعد ازاں اسکی تلاوت منسوخ ہو گئی اور حکم باقی رہا۔
سبل السلام میں لکھا ہے مرد بچہ کے پانچ رضعات کا نزول نہایت ہی متاخر ہے یہاں تک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۲

اَنْ اَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ
بِالَّذِي صَنَعَتْ فَاَمَرَنِي اَنْ اَذِنَ لَهَا وَقَالَ اَلَيْسَ مَشْفِقًا عَلَيْهِ
عَمَّا قَالَتْ كَانَ فِيمَا اُتِيَ مِنَ الْفَزَّانِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ
يُحْرَمْنَ ثُمَّ لَيْسَ بِيْنَ خَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ مَّتَوَفًى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْفَزَّانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَةِ حَمْرَةَ فَقَالَ اِنَّمَا
تَحِلُّ لِيْ اِنْهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَحَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ مَشْفِقًا عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ اِلَّا مَا قُوِيَ
اَلْمَعْلُوْمَةُ وَكَانَ قَبْلَ الْفُطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّ هُوَ الْحَاكِمُ وَ
عَنْ اَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَا رِضَاعَ اِلَّا فِى الْحَوْلَيْنِ وَاهُ
الدَّارِقُطْنِيُّ وَابْنُ عَدِيٍّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَحِمَ الْمَوْقُوفُ وَعَنْ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا اَشْرَعَ الْعَظَمُ وَابْنُ الْحَنَمِ اَخْرَجَهُ ابُو دَاوُدَ وَعَنْ
عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ تَرْوِجَ اُمِّ مَيْمُونَةَ ابْنَتِ ابْنِ اِهَابٍ فَخَافَتْ اِمْرَاةً فَقَالَتْ لَقَدْ
رَأَيْتُ رَجُلًا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِيْ سَائِلًا لِيْ رِضَاعًا لِيْ وَلِيْ عَمْرَتِ اَنَّى اَوْ بُولِيْ يَخْرُجُ

قوت ہونے سے پہلے بچہ کو
لوگ مسکو قرآن مخلوق
یا اگر اسکی قرابت کوئی
تھے نہ ملے کے نہایت
قریب ہونے کی وجہ
سے انکو اسکی تلاوت
منسوخ ہونے کی
خبر نہ پہونچی بعد ازاں
جب تک کی خبر پہونچی
تو انہوں نے اس
کی عدم تلاوت پر
اجماع کر لیا نہ کہ
تین قسموں میں سے
ایک یہ ہے کہ تلاوت
منسوخ ہو اور حکم باقی
ہو تفصیل مسک الختام
میں ہے ۱۷
جمہور صحابہ و مطہرون
انجین اور فقہاء کا
یہ مذہب ہے کہ حرمت
اس رضاع سے ثابت
ہوتی ہے جو دوسرے
کے اندر سوا اور دوسرے
کے بعد رضاع کا کوئی
اعتبار نہیں دارقطنی
رست ثابت نہیں ہوتی
جیسے کہ اس حدیث
اور یہ تحولین کا لین
میں راوان تیم الرضا
سے معلوم ہوتا ہے
اور علماء کی ایک جماعت
کا یہ قول ہے کہ حرمت
اس رضاع سے ثابت
ہوتی ہے جو دوسرے
پچھوڑنے سے پہلے
ہو۔ اور دودھ چھوڑنے
کے بعد اسکا کوئی اعتنا
میں نہ رہے دو سال کے
مرد ہی ہوا جو بچہ کے زویہ
بچہ کو دودھ ملائے سے بھی حرمت رضاع ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضہ حضرت علی رضہ و عائشہ رضہ
ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ بھی مذہب ہے کہ دودھ پلانے کا بھی یہی مذہب ہے اوسانکی دلیل سہل نہایت سہیل مذہب کی حدیث ہے
جو اسی باب میں گذر چکی ہے دوسرے مسئلے کے متعلق اور بھی کئی اقوال ہیں ۱۲۔

مرد ہی ہوا جو بچہ کے زویہ
بچہ کو دودھ ملائے سے بھی حرمت رضاع ثابت ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضہ حضرت علی رضہ و عائشہ رضہ
ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ بھی مذہب ہے کہ دودھ پلانے کا بھی یہی مذہب ہے اوسانکی دلیل سہل نہایت سہیل مذہب کی حدیث ہے
جو اسی باب میں گذر چکی ہے دوسرے مسئلے کے متعلق اور بھی کئی اقوال ہیں ۱۲۔

الضَّعْفُ كَمَا فَسَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ
 تم دو کو دو دہ بلا ہے تو چوبیس عقیدہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ارشاد فرمایا تو سطح و کجاح کر سکتا ہے اور

فَقَارَ قَهَا عَقِبَةً وَكَتَبْتَ زَوْجًا خَيْرًا أَخْرَجَهُ الْبَخَارِيُّ وَعَنْ زِيَادٍ
 پھر جدا کر دیا اس عورت کو عقیدہ نے اور کجاح کر لیا اس عورت نے ایک عافیت سے سوا اسکے نقل کیا اس کے بخاری نے اور زیادہ

النَّبِيُّ قَالَتْ نَبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن تَشْرُضَ
 اسی شخص سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ دو دو دہ بلا یا جاوے پو تو تو فوت کا

الْحَيْضَ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ رَسُلٌ لَيْسَتْ لَزِيذٌ حَبِيبَةٌ
 نقل کیا اسے ابو داؤد نے اور یہ رسل ہے کیونکہ زیادہ کی صحبت ثابت نہیں

بَابُ التَّفَقُّاتِ

خرق دینے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ هَذِيذَةُ عِنْدَ عَمِّهِ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا ان سند بیٹی عقیقہ کی

أَبِي سَفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
 ابوسفیان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ادبولی یا رسول

اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ رَجِيحٌ لَا يُعْطِيكَ مِنَ التَّفَقُّاتِ مَا يَكْفِيكَ
 اللہ ابو سفیان مرد بخیل ہے مجھے نہیں دیتا خرچ سفید کر مجھے اور میری اولاد کو کفایت

بَنِي الْأُمِّيَّةِ أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ يَغْيِرُ حُلُمِي فَقُلْتُ عَلَى فِئِ ذَاكَ مِنْ جُنَاحٍ
 کہ مگر جوئے لوں میں اس کے مال سے اس کی بے خبری میں کیا مجھے خبر لینے سے کہہ کتا ہے

فَقَالَ خِذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكَ وَيَكْفِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
 فرمایا نے اس کے مال سے دستور کے موافق جو مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور

عَنْ طَارِقِ الْحَارِثِيِّ قَالَ قُلْنَا مِمَّا لَمْ يَنْتَ فَاذْأَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 روایت ہے طارقی حارثی سے کہا ہم نے نہیں آئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَلَى الْمَنْ يَنْخَبُطُ النَّاسُ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى وَالْعَلِيَّ
 علیہ وآلہ وسلم نہیں پرکڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنار ہے مجھے اور فرماتے مجھے دیے والے کا ہاتھ اور مجھے ہے اور ابھی

مَنْ تَعُولُ لَكَ وَأَبَاكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ فَأَذْنَاكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
 سے شروع کرے اور اب سے اور بھائی سے اور ان کے بھائی اور بھائی کے زلوں سے روایت کیا اس کو نسائی نے

وَصَحَّحَهُ ابْنُ جَبْرِ وَالْأَقْطَنِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 اور صحیح کہ ابن جبران اور اقطنی نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَّ لِلْمَوَلَا طَعَانَهُ وَكُسُوهُ
 کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دالک پر اپنے غلام کا کھانا اور لباس واجب ہے

یہ حدیث صرف مضر کے شہادت قبول کرنے اور اس پر عمل کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس مسئلہ میں غلاب کی تفصیل سنگ الحتام سے دیکھنی چاہئے ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احق اور کم عقل عورتوں کا دو دو بچوں کو نہ بلایا جائے کہ دو دو انہی طبیعت میں ترک کرنا ہے پس جس قسم کی عورت بچے کو دو دو بلائیگی پھر کی طبیعت میں دی آثار ظاہر ہوتے۔ شریعت اسلام کی حکام و قوانین فطرت اور اصول حکمت کے موافق ہیں شیخ رئیس بقانون میں لکھا ہے کہ مرضہ کے بے عمر کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اس کی عمر ۱۲ اور ۳۵ کے درمیان ہو کہ یہ عمر جوانی و صحت اور کمال کا زمانہ ہو اور فکھل و ترکیب اعضا کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ اس کا رنگ خوب صحت۔ گردن موٹی سینہ بڑا گوشت۔ لاغی اور فربہ کے لحاظ سے متوسط ہو اور طبیعت چربی والی نہ ہو اور اخلاص کے لحاظ سے نیک خلق ہو اور غضب

وعدم وغیرہ برے اخلاق کے اثرات کو جلدی قبول کرے یہ چیزیں بچے کے مزاج کو بگاڑنے والی ہیں ۱۲ تفقات جمع ہے نفقہ کی اور نفقہ اس چیز کا نام ہے جو چیز آدمی اپنی یا اپنے غری کی حاجت میں خرچ کرے ۱۲ اس کا لفظ نام

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلام خواہ مرد ہو یا عورت اسکی خوراک اور پوشاک اسکے مالک کے ذمہ ہے اور مالک کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اسکی طاقت سے زیادہ اسکو کام نہ بتلائے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔ ایک حدیث میں ہے ۲۷۲

وَلَا يَكْفِي مِنَ الْعِلِّ لَأَمَّا يَطْنُكَ وَاهُ مَسْلُومٌ وَعَنْ حَكِيمٍ وَمَعَاوِيَةَ الْقَشِيرِ

اور اسے کام کی تکلیف نہ دیا جائے جو اس سے نہ ہو سکے۔ اسے روایت کیا ہے مسلم نے اور حکیم بن معاویہ قشیری

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدُكُمْ عَلَيْكَ قَالَ أَنْ

اپنے آپ سے رعایت کرے جس سے کہا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے فرمایا حسب

طَعْمِهَا إِذَا طَعِمَتْ وَتَكْسُوها إِذَا تَكْسَيْتَ وَالْحِكْمُ نَيْتٌ تَقَدَّمَ فِي

خود کھانا کھائے تو کھانے کو بھی کھلاؤ اور جب پہنوں تو کھانے کو بھی پہناؤ اور یہ حدیث باب عشرة النساء

عَشْرَةَ النِّسَاءِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

اس میں گزر چکی ہے۔ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دہنی رحمہ اللہ علیہ

إِلَهُ وَتَكُنِي حَيْثُ يَطْوُلُ قَالَ فِي ذِكْرِ النِّسَاءِ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ

آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب حدیث میں جو بہت لمبی ہے فرمایا آپ کی عورتوں کے ذکر میں اور ان کا حق حیرت پرکھ کر انکو کھلاؤ

وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اور ہناؤ موافق دستور کے روایت کیا ہے مسلم نے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ بِلَا مَرْءٍ أَمَّا أَنْ تُضَيِّعَ

عہلے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی کو کہی گناہ کا فی ہے کہ نہ کرنا نہ کر دے

مَنْ يَفْقَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَهُوَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلُومٍ بِالْفَتْحِ أَنْ يُجِيسَ عَنْ مَنْ تَمَكُّ

اس شخص کو جبکہ فقہ اسکے ذمہ میں ہے روایت کیا ہے نسائی نے اور اس شخص کا دیون ہے کہ نہ کر دے کہ نہ کرنا نہ کر دے

تَوَكُّرٌ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جبکی قوت کا مالک ہے۔ اور جابر بن زید سے مرفوعاً روایت ہے اس حاملہ کے حق میں کہ مر جاوے اس کا خاوند اس کے لئے نفقہ نہیں ہے

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرَجَاهُ لِقَائِهِ لَكِنْ قَالَ الْمُحْمِظُ وَقَفَ وَثَبَتَ يَفْقَهُ

روایت کیا ہے بیہقی نے اور آدمی اسکے معتبر ہیں لیکن بیہقی نے کہا اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے اور ثابت ہے نفی

الْتَفَقَ فِي حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ كَمَا تَقَدَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نفقہ کی صحیح حدیث فاطمہ بنت قیس کے جیسے گزر چکے ہیں روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بربرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا یا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

أَلَيْكُمُ الْعَلِيَّا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الْيُسْفَلِ وَيَبْدَأُ أَحَدُكُمْ مَنْ يَحُولُ يَقُولُ لَوَلَا

لوہ کا ہاتھ بہت اچھا ہے بچے کے ہاتھ سے و تم اپنے خیال سے شروع کیا کرو عورت کہتی ہے

أَطْعِمْنِي أَوْ طَفِّنِي رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ وَاسْنَادُهُ حَسَنٌ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ

روٹی دے مجھے یا طلاق دے مجھے روایت کیا اسے دارقطنی نے اور اسناد اسکی حسن ہے۔ اور روایت ہے سعید بن زید سے

فِي الرَّحْلِ لَا يَجِدُ مَا يَفْقَهُ عَلَى أَهْلِهَا قَالَ يَفْقَهُ مَا أَخْرَجَهُ سَعِيدُ بْنُ

ایہ مرد کے حق میں جبکہ طلاق کی طاقت نہیں ہے کہ طلاق کیجائے ان دونوں میں روایت کیا اسے سعید بن

کہ غلاموں کو انکی طاقت سے زیادہ

کام نہ بتلاؤ اور اگر تم انکو کوئی ایسا

کام بتلاؤ جو انکی طاقت سے زیادہ

ہو تو انکی مدد کرو۔ ایک دوسری حدیث

میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا غلام

کھانا پیکر لائے تو جائے کہ اسکو

اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اور

اگر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلائے تو اس

کھانے میں سے کھوڑا سا کھانا

اسکو دے دو کیونکہ اسنے تکلیف اٹھا

کر سکو تیار کیا ہے یہ امر مستحب ہے کیلئے

اچے کہ غلاموں کے ساتھ ایسا سکوک

کرنا مکارم اخلاق میں سے ہے ۱۲۔

غنا و نذر و جو کے نفقہ کے واجب

ہونے کی دلیل اس حدیث میں موجود

جب زوجہ کا نفقہ او پوشاک خاوند پر جب

ہوئے تو اسکا شکر بھی واجب ہوا جیسا

کہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا

ہے ۱۲۔ اس مسئلہ میں علماء کا

اختلاف ہے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکے واسطے نفقہ نہیں ہے شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب یہی

ہے اور دوسرے کہ جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکے واسطے نفقہ نہیں ہے شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب یہی

ہے اور دوسرے کہ جس عورت کا خاوند مر جاوے اسکے واسطے نفقہ نہیں ہے شافعیہ اور حنفیہ کا مذہب یہی

۲۳۳ ایک ایک ات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خبر گیری کیلئے مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت لگا رہے تھے کہ ایک مکان سے ایک عورت کی آواز کان میں پڑی کہ وہ اپنے شوہر کی ہدائی سے بیتاب سو کر یوں کہ رہی تھی کہ یہ رات کس قدر دراز

مَنْصُورٌ عَنْ سَفِيَّانَ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ قَالَ قَالَتْ لِسَجِيَّةَ مُنَى فَقَالَ

منصوب فیما بین سے اسے ابو الزناد سے ۵۰ روایت کرتے ہیں معمر سے کہا (ابو الزناد نے) میں نے کہا سعید کو نہ سنت ہے پس کہا سعید

سَنَّا وَهَذَا أَمْرٌ سَلَفِيٌّ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَمِيرِ الْأَعْيَانِ

نے سنت ہے اور یہ حدیث مرسل قوی ہے۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا امراء لشکر کی طرف

[The page contains musical notation.]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّخَذُوا فَتَكُونُوا مِنَ الْخَالِفِينَ

ان مردوں کے جس میں جو عابد ہے اسی کی بیوا کے لئے کہتا رہیں ان مردوں کو اس بات پر کہ وہ جس کی بیوی پر اطمینان کیوں ہیں

لَعَمْرُكَ أَفَلَا يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ أُخْرِجُوا السَّيْفَ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ جُنُودَ رَبِّهِمْ فَهُمْ يُسَوِّفُونَ

تو انہیں حرج اتنی دت کا کہ غائب ہے جس انہی روایت کیا اسے شافعی اور یہی ہے

Handwritten musical notation on a five-line staff. The notation includes various note values, rests, and possibly some accidentals, though they are difficult to discern due to the image quality. The handwriting is fluid and appears to be from a personal manuscript.

سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ سَأَلَ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي رَجُلًا يَبْغِي لِي لِي

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایا ایام مرد طرف بیٹھے اندھ

عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله عندي دينار فقال نفقه على نفسك

علیہ وآلہ وسلم کی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ کر

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ

ہاں یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت سے نوازا اور اس کی ہر بات پر عمل کیا۔

سے عرض کیا میرے پاس ایسا درجہ فرمایا اسے اپنی اولاد دیکھ کر اسے عرض کیا میرے پاس بند درجہ فرمایا اسے

اهليك قال عندي اخر قال انيقه على خادمك قال عندي اخر

اپنے غلام پر خرچ کر تو لا میرے پاس ایک اور ہے

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ

فاما في ما يخص

کرمایا خوب جائے اور ایسے کوایت لیا جائے ساسی کے اور عجمی راستہ کی بی بی کا اور کوایت لیا جائے ابوداؤد کے درویشان

النسائي والحايم بتقدير الزوجة على الولد وعن نضر بن حليم بن

نسائی اور حاکم نے اور انکی روایت میں بی بی احوادیر مقدم ہے۔ اور روایت میں ہر حکیم سے دو روایت کرتے ہیں

قَالَ يَا اِبْنِ اَسْمَءَ

پیر، منجریاں اور ملک پارسوں کے لئے۔

وہ اپنے دادا سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی طرف سے دعا کروں گا کہ وہ میری بیوی سے مل جائے۔

مَنْ قَالَ أَتَيْتُ قُلْتَ تَمَّ مِنْ قَالَ أَتَيْتُ قُلْتَ تَمَّ مِنْ قَالَ أَبَاكَ تَمَّ

کس سے فرمایا اں سے بیٹے عرض کیا پھر کس سے فرمایا اں سے بیٹے عرض کیا پھر کس سے فرمایا اں سے بیٹے عرض کیا پھر کس سے

الْأَنْبِيَاءَ فَلَا تَقْبَلُ أَخْرَجَهُ اللَّهُ دُونَهُ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ كَارِهُونَ

نزدیک من می کشد چون آمد نزد من روایت کنایه سنگ ادا داد و در نزد من می کشد و از حسن روایت کنایه سنگ ادا داد

روز یک ہو چکر ہوا روز یک ہو کر دیکھو کیا سناؤ ہو گا
روز یک ہو چکر ہوا روز یک ہو کر دیکھو کیا سناؤ ہو گا

باب الحضانة

پدورش کا بیان -

وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ وَلِلَّهِ الْغَنِيُّ ۚ وَلِلَّهِ الْكَرِيُّ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ

عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من قرأ سورة النور لم يضره شيء من النار.

بندۂ شریعت محمدی رومی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت ہے میرا اپنا کوئی ہے جس سے کیا رستوں

گفت میں ماں کا بچے کو اپنی بغل میں اور مرغی کا اپنے بچے یا اترے کو پردوں کے نیچے لے لینے کو کہتے ہیں اور شر

استعمال اس شخص کی نگہبانی میں ہے جو خود اپنی حفاظت نہ کر سکے ۱۲ مسکالختام۔

۲۲۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خادم کو کھانا یا پانی نہیں دینا جائز ہے۔ اس حدیث سے دلت ہے۔ اس امر پر کہ نبی یا کسی
 کے جاندار کو بندگی رکھنا اور کھانے پینے کو کچھ نہ دینا حرام ہے۔ اگر بند کر کے رکھ لکھانا یا پانی جب ضرورت ہو یا نہ ہو تو

اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب دینا ہے وجہاً بزر نہیں
 سبل السلام میں جو کلاس
 حدیث کی ثابت ہو جائے
 کر لی گئی ہے یا نہ ہے
 پس اگر باندھتے رکھ
 تو اس کے کھانے پینے کی
 خبر گیری کرے یا نہ کرے
 رکھ کر خود نکال دے
 کھانا کرے میرے
 کہا جی اگر نقصان نہ
 شدہ کرے تو اس کا
 قتل کرنا جائز ہے۔
 ۱۱ اس حدیث سے
 معنی دہے جو عذاب
 بالغ مسلمان صحیح کو
 سے اپنی شکوہ کے
 ساتھ دلی کر چکا ہو۔
 اب اگر وہ نہ کرے
 تو اس کی ضرورت ہے
 کہ جسم اس کا رکھنا
 جائز ہے ۱۲ اس حدیث
 سے وہی و بیانات
 کسی مسلمان کو قتل کرنے
 تو اس کی ضرورت ہے کہ
 قصاص میں قتل کیا جاوے
 ۱۳ اس حدیث سے
 یہ قطعاً اعلیٰ کی سزا
 ہے جو قرآن مجید میں مذکور
 ہے۔ خواہ حدیث ہو
 خواہ کافر اور مسلمان
 سے مراد ہو یا نہ ہو
 اسلام میں قتل کیا جائے
 اگر مسلمان ہو جائے
 تو بہتر۔ ورنہ اس کی
 سزا قتل ہے۔
 ۱۴ خود سے مسک
 النعمان

الْحَالَةَ وَاللَّهُ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

خالد قاضی مقام ان کے ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَأَى أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی خادم کو اس کے پاس کھانا لے کر لے جائے

يُجْلِسُهُ مَعَهُ فَلْيَنَاولْهُ لِقْمَةً أَوْ لِقْمَتَيْنِ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ وَالْفَقْرُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

ساتھ نہ بٹھاوے تو ایک لقمہ یا دو لقمے جو حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت بخاری کی ہے۔ اور

ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِيبُ

عذاب بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو نبی کے

هَرَّاسٌ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتِ النَّارَ فِيهَا لِأَنَّهُ أَطْعَمَهَا وَسَقَمَتْهَا إِذَا

غلاب ہوا اس نے نبی کو بند کر کے رکھا ہوا تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عذیبی کی وجہ سے جہنم میں گئی اس نے نبی کو کھانا دیا اور

هِيَ جَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور پانی جیسا کہ تین میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی ۱۵ یہ حدیث متفق علیہ ہے

کتاب الجنایات

نقصان وغیرہ کا بیان

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا بنی ہشیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا يُحِلُّ دَمُ أَمْرِ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِاللَّهِ وَاللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَأْخُذُ

کسی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں۔ جو کہ ایسی دینا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی تہا مجھ کو نہیں ہے اور میں نبی بنی ہشیر ہوں

ثَلَاثُ شَيْبٍ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالشَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ وَالْمُفَارِقُ

تین چیزیں ہیں کسی ایک بات پر یا شاید تین تہا ہو یا جان بے جان کے یا اپنے دین سے پھر جانے والا مسلمان کسی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جماعت سے جدا ہو گیا یا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ روایت کرتی ہیں کہ رسول

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي أَحَدٍ ثَلَاثَ خَصَالٍ زَانٍ مُحْضٍ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کا خون کرنا اور قتل نہیں مگر تین چیزوں میں سے کسی ایک بات پر یا شاید تین تہا ہو یا جان بے جان کے یا اپنے دین سے پھر جانے والا مسلمان کسی

فَدَرْجَمٍ وَرَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ وَرَجُلٌ يُخْرِجُ مِنْ

ہو جاتی ہو تہا پس رجم کیا جائے اور وہ ہر اوہ کر قتل کرے مسلمان کو جان کر قتل کیا جائے لگہ اور تہا ہر اوہ جو قتل

إِلَّا سَلَامًا فَيُجَارِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُسْفَعُ مِنْ الْأَخْرِ

جائز ہے سلام سے اور اگر ایسی کہ اللہ اور اس کے رسول سے پس نہیں کیا جائے یا سولی دیا جائے یا جلا وطن کیا جائے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۶ روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور عبد اللہ بن مسعود رضی

لے بیٹے صفی العبادین

اول خون کے مقتلات کا

فیصلہ ہوگا۔ اور حقوق

میں پہلے نماز کا حکم

ہوگا۔ اور

میں نماز کا اختلاف ہے

بعض کے نزدیک غلام

پر سے آزاد سے مطلقا

خاص یا جادو یا کبیر

کے نزدیک غیر غلام کا

خاص یا جادو یا کبیر

غلام کا اور بعض کے نزدیک

مطلق غلام کے بعد آزاد

سے خاص نہیں غلام

مک سے بیدار

بائے اپنے بیٹے کو قتل

کر دینا تو باپ کے خاص

میں قتل نہ کیا جادو یا

نذیب سے جہو صحیح کا

اور غضبہ خدا فضیلت

بھی توں ہی چونکہ باپ

بیٹے سے وجود کا سبب

اسے بیٹے سے مقدم

کرنی سبب ہوگا۔ اور

آپ نفسی النفس اس میں

سے جس کی گئی ہیں

تس کا حکم عام نہیں

سکتا ہے یعنی اگر

مسلم کی کسی کو قتل

دست تو مسلمان اس کے

سے جس قتل کیا گیا

خود کا و حری ہو یا دینی

ی قول ہے اکثر یہی

کا۔ اور

ن۔ اور غضبہ و کاب

نابل سے نزدیک

یہ ذبح کا کرنے

تین دن

کے تمام

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اول ما یقتل بین الناس يوم القيمة فی الدماء متفق علیہ وعن

سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبداً قتلناہ

ومن جلد عبداً جلدناہ رواہ احمد واخریۃ وحسنہ الترمذی

وهو من ذی ابیہ الحسن البصری عن سمرۃ وقد اختلف فی سماعہ

وفی رواۃ ابوداؤد والنسائی ومن خصی عبداً خصیناہ وصحی

الحاکم هذه الزیادة وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقاد الولد بالولد رواہ احمد والترمذی

وابن ماجہ وصحی ابن ماجہ ورواہ البیہقی وقال الترمذی

مضطرب وعن ابن حنیفۃ قال قلت لعلہ ہا عندکم شئ من

الورحی غیر القرآن قال لا والذی فلق الحب وبرا التسمۃ الافہم

یعطہ اللہ تعالیٰ رجلاً فی القرآن وما فی هذه الصحیفۃ قلت

وما فی هذه الصحیفۃ قال العقل وفکاک الایسیر ولا یقتل

مسلم بکافر رواہ البخاری واخرجہ احمد وابوداؤد والنسائی

من رجاہ اخر عن علی وقال فی المؤمنون تکافؤ ماؤہم

وہم ذوات عن حضرت علی رضی اللہ عنہ

اور کہ اس میں مسلمانوں کے خون آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہیں

اور جو اس سے

اور جو اس سے

وَيَسْعَى بَيْنَ مَنَازِلِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَهُمْ يَدْعُ إِلَى مَن سِوَاهُمْ وَلَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ مُّكَافِرًا

اور سب کرتے ہیں ممانوں کے درمیان اور کافروں کو اپنے غیر مرد کا خون پاشتے اور کافر کے ہوتے مسلمان قتل نہ کیا جاوے

وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ وَصَحِّي الْحَاكِمُ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

اور ذلیل یا جاوے صاحب عہد اپنے عہد میں اور مجھے کہا اسے حاکم نے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ

جَارِيَةٌ وَجَدَتْ رَأْسَ أَقْدُسَ بْنِ جَحْنَمٍ مَسْأَلُهَا مِنْ صَنْعَةِ بَيْتِ هَذَا

ایک روکی لاکر دو بھڑوں میں پھینک دیا گیا لوگوں نے پوچھا یہ کون سا گھر ہے کہ اس نے کیا

فَلَانٌ وَقُلَانٌ فَخَيَّ ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْصَتْ بِرَأْسِهِ فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ

کیا فلا نے یا قلا نے تو کہ نام لیا انہوں نے ایک یہودی کا تیل لٹا دیا اس نے اپنے سر سے پیر پڑا گیا یہودی

فَأَوْفَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُ بَيْنَ جَحْنَمٍ

اور اس نے اُڑا رکھا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہ کچھیں سر اس کا دو بھڑوں میں

مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ الْفِطْرُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ غُلَامًا لَنَا

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ مجھے جوں کے ایک لڑکے نے

فَقَدْ أَقْطَعُ أَذْنَ غُلَامٍ لَنَا رَأْسُ غُذِيَاءٍ فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو بھڑوں نے لڑکے کا کان کاٹ دیا پھر وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ عُمَرَ

نہایت سے ان کو کچھ نہ دلا یا روایت کیا اسے احمد اور تینوں نے ساتھ میں صحیح سند کے اور عمر بن خطاب سے

بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا مَقْرَنَ فِي كَتِفَيْهِ

روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے کہ ایک مرد نے ایک کے کتفوں میں گھسنے میں

فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْدَلَنِي فَقَالَ حَتَّى تَبْرَأَ شِمَاكَ

تو آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا قصاص دلو اسے مجھ آپ نے فرمایا یہ بات مومن کے لئے ہے

جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَقْدَلَنِي فَأَقَادَهُ ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دوبارہ آیا اور پوچھا قصاص دلو اپنے مجھے تو قصاص دلو با اپنے اسے پھر تیسری بار آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں

عَبَّجْتُ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللَّهُ وَطِيلَ

تو فکڑا ہوا کہنا اسے فرمایا میں نے منع کیا تھا تو نے ہمارا کہا نہ مانا اب مجھے اللہ دور رکھے اور کچھ دیر تک

عَرَجْتُ ثُمَّ نَهَى سَوْءُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جَبْرِ

نکاڑا کر کے اور منع کر دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کسی زخم کا قصاص نہ دیا جاوے

حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْقَطِيُّ وَأَعْلَى بِإِسْنَادٍ

یہ حدیث صحیح ہے اور احمد اور ارقطی نے اور عتبہ بن یزید کی روایت ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْتَلْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِلِ

جو یہ حدیث سے اللہ سے روایت ہے دو عورتوں میں ہذیل (ایک قبیلتے) کی

بَنَاتٍ

۱۰ احادیث میں لالہ ہے اس امر پر کہ زخم کا قصاص اس وقت نہیں چاہیے جب مجروح کا زخم شفا ہو چکے ہو یا قصاص میں شہداء نہیں اور یہی نہ ہے امام بخاری کا اور امام مالک کی روایت ہے کہ زخم کے شفا ہونے تک انتظار کیا جائے و جب نہیں لگن آخر حدیث سے یہی مذکور ہے کہ اسے موتی سے مراد کھانسی کا علم غفیر لغیرہ لمن سی فیہ لوالدینہم جمعین یرتک یا رحم الراحمین

۱۱۱ جنین میں سے ایک کو

بہتے ہیں پس اگرچہ بیف

ہو مگر خاصہ بیف

سے گرسے جب تو اس

میں غلو یعنی غلام یا

نورثی اس نے والے کو

پر بیچی اور اگر زندہ بیف ہو

اگر بعد میں مر جائے تو اس

میں بیف کا مال لایم ہوگی

۱۱۱ مسئلہ انعام ۱۱۱

اس میں ولالت ہو سکتی

گراہت پر لیکن مطلقاً

سبوح (حقانہ وار کلام)

نہ موس نہیں بلکہ وہ کلام

جو حق کے مقابلہ میں ظلم

کی تردید کیلئے ادا ہل

باطل کے دونوں ہاتھ میں

لینے سے لئے استعمال کیا

جائے وہ مذہب ہے

۱۱۱ مسئلہ انعام ۱۱۱

یہ جو اس بن نصر شے

فہم تھا کہ کہی گیری ہیں

کا دانت نہ تو شا جاویگا

حضرت علیہ السلام علیہ السلام

وسلم کے حکم سے انکار

کے طور پر یہ نہیں کہا۔

بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل

پر بہرہ ورہ کر کے کہا اور اللہ

تعالیٰ نے اس کے دل

میں یہ امید ڈالی تھی

ورہ آپ اس کی تعریف

نہ کرتے۔ کہ بعض نبی

اللہ کے ایسے مقبول

ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

ان کی قسم سچی کر دیتا ہے

۱۱۱ مسئلہ انعام ۱۱۱

فَمِنْ شَأْنِكُمْ الْأَخْرَاجُ فَقَسَمْتُهَا وَأَمَّا بَطْنُهَا فَاقْتَصِمُوا إِلَيَّ

ایک نے دوسری کو چھوڑے ہمارا۔ جس سے وہ بھی مرئی اور اس کے بیٹ کا بچہ بھی مر گیا پس پھر خدا نے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھوڑا لائے تو پھر خدا نے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا

أَنَّ دِيَّةَ جَنِينٍ بَاعْرَاقَ عَبْدٍ أَوْ وَلَدٍ وَقَضَى دِيَّةَ الْمَرْأَةِ عَلَى

اس کے بیٹ کی دیت ایک غلام سے یا ایک نورثی لڑکے اور عورت کی دیت مارنے والی کے کھنے والے

عَاقِلَتِهَا وَوَرَثُهَا وَلَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ ابْنِ النَّبِغَةِ الْهَذَلُ

لوہی اور اس عورت کا وارث اس کا بچہ ہوگا۔ اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں علم بن نابہ نے کہی

يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْمُ مَنْ لَا شَرْبَ لَا أَكْلَ وَلَا نَطْقَ وَلَا اسْتَهْلَ

یا رسول اللہ ہم کیونکر توفیق دین اسکا جس نے نہ پیا اور نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا

فَقَالَ لَكَ يَطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هَذَا

یہ کہی آیا (یعنی نفوس) رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کامیوں کا

مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ جَلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعُ مَقْفُوعٍ عَلَيْهِ وَآخِرُ

بھائی ہے۔ ایسی کا قید دار عبارت ہوئے کی وجہ سے یہ حدیث شریف علیہ السلام اور ان کے

أَبُو أَوْدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ عَنْ شَهَادَةِ قَتْلِهِ

ابو اود اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر نے پوچھا اس نے دیکھا فیصلہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ قَالَ فَقَامَ حَمَلُ ابْنِ النَّبِغَةِ فَقَالَ

پھر خدا علیہ السلام کو پھر کے حق میں کہا راوی نے پھر کھڑا ہوا حمل بن نابہ اور بولا میں

كُنْتُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ فَضَرَبْتُ أَحَدَهُمَا الْآخَرَ فَنَدَرْتُ فَخَصَرْتُ وَأَصَحَّ

دو صورتوں کے درمیان تھا۔ تو ایک نے دوسری کو مارا پھر نہ کیا راوی نے حدیث کو مختصر اور صحیح کہا اسے

ابْنُ حَبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ النَّضْرُ عَمَّتْ كَسْرَتْ ثَبِتَةُ

ابن حبان اور حاکم نے اور انس بن شیبہ سے روایت ہے کہ میری بھینجی ریح بنت نصر نے ایک روکی کا دانت

جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعُقُوفَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ

نورثی اور معافی طلب کی تو لوگوں نے انہوں نے انکار کیا۔ پھر لوگوں نے اسے فان پیش کیا تو انہوں نے نہ مانا پھر انہوں نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر خدا علیہ السلام نے اس کو توڑی دانوں نے سوائے قصاص کے کوئی بات نہ مانی تو حکم دیا آپ نے

بِالْقِصَاصِ فَقَالَ النَّسَائِيُّ النَّضْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُكْسِرُ ثَبِتَةَ الرَّبِيعَةَ لَا وَ

پر لے لینے کا تو انس بن نابہ بولا یا رسول اللہ کیا ریح کا دانت تو شا جاویگا اس دانت کے بدلے قتل ہے۔

الَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ ثَبِتَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کی جس نے آپ کو حق پر بھیجا اس کا دانت نہ تو شا جاویگا بلکہ تو آپ نے فرمایا

۱۔ تک النعام میں لفظ تن کا جمعیت ہے اور میں کی زیر ہے اور میں بھی جمع ہے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ

اندر دھند کوئی شخص

قتل ہو گیا معلوم نہیں

ہو سکا کہ کس نے اس کو

مارا ہے۔ اور کس وجہ

سے قتل ہوا ہے

فتنہ کا مسئلہ

میں اس قسم کے قتل کو

شبہ عہدیتے ہیں غرض

جس مقتول کا قاتل معلوم

نہ ہو سکا تو اس میں

قصاص نہیں۔ بلکہ

دیت ہے اور دیت

بھی اس لئے ہے عاقلہ

متعلقین پر واجب ہے

۲۔ یعنی جو شخص

حکم شریعت کے جارح

کرنے میں ملوث ہوے۔

۳۔ وہ ملعون ہے۔ اللہ

کی رحمت سے راندہ ہوا

اسرائیل کا غضب ہے

نہ اس کی توبہ قبول

ہوگی۔ فقید نہ نفل

نہ فرض۔ ۱۲۔

۴۔ یعنی بکر و گھنے

والا قصاص میں قتل نہ

کیا جاویگا۔ بلکہ اس کی

سزائیسے کہ قید کر دیا

جاوے۔ اور قید کی سزا

۵۔ حدیث میں مذکور نہیں۔

گو یا یہ حاکم کی رائے پر

مختصر ہے اور غرض

اس سے تادیب ہے

۶۔ اور دیت اور قصاص

قاتل ہوجے ۱۲۔ اس کا انجام

۷۔ اس حدیث کے

دلیل ہے اسیر کا ایک

سَلَّمَ يَا نَسِي كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَقَعُوا فَقَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ مَرْغَادَ اللَّهِ مِنْ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ لَابْرَأَ

مَنْفُوعًا لِقَوْلِهِ وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَتَلَ مِنْ قَتَلَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ بَحْرًا أَوْ سَوْطًا أَوْ عَصَى

فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَا وَمَنْ قَتَلَ عَبْدًا فَهُوَ قَدْ دُونََ حَالٍ دُونََ فَعَلَيْهِ

لَعْنَةُ اللَّهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ

أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

وَبْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

ہے۔ لیکن یہ ایدہ المؤمنین عمرہ کی رائے ہے اور اسی کو ترجیح سے ۱۲۔ خلیفہ کے ساتھ۔

بِالْمَرْأَةِ وَحَلَّ أَهْلَ الذَّهَبِ الْفَدَّ يَتَارَ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ فِي الْمُرَاسِيلِ

بڑے قل کیا جاوے اور سونے والوں پر پوری دیت قرار دینا ہے نکالا اسے ابو داؤد نے مر اسیل میں

وَالنِّسَاءِ وَأَبْنُ خَزِيمَةَ وَأَبْنُ الْحَارِثِ وَأَبْنُ جَبَانَ وَأَحْمَدُ وَخُتْلُو فِي

اور ابی اور ابن خزیمہ اور ابن الحارث اور ابن جبان اور احمد نے اور اس کی محنت میں

صَحَّحَ وَحَنَّ ابْنُ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اختلاف ہے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۵۵۰ دہائی میں نبی پر صحابہ سے روایت ہے

قَالَ دِيَةُ الْخَطَا أَرْبَعًا عَشَرَ وَزَوْجَةً وَعَشْرُونَ جَدَّةً وَعَشْرُونَ

کہا کہ خطا کی دیت بیس قسم کے اونٹ ہیں بیس تین تین سال کے جن کا ۷۰ سال ہو اور سیر چار سال کی کوئی

بَنَاتٌ مَخَاضٌ وَعَشْرُونَ بَنَاتٌ لَبُونٌ وَعَشْرُونَ بَنَاتٌ لَبُونٌ أَخْرَجَ

ایک ایک سال کی بونیاں جن کا ۷۰ سال ہو اور ۷۰ سال کی بونیاں جن کا ۷۰ سال ہو اور ۷۰ سال کی بونیاں جن کا ۷۰ سال ہو

الدَّارُطَنِيُّ أَخْرَجَ أَلْزَبْعَةَ يَلْفُظُ وَعَشْرُونَ بَنَاتٌ مَخَاضٌ يَدَلُّ

دار ططنی نے اور نکالا اسے چار دہائی میں ایک ایک سال کے بونے میں چار دہائی میں

بَنَاتٌ لَبُونٌ وَأَسْنَادُ الْأَوَّلِ أَقْوَى أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِنْ وَجْهِ

بونوں کے اور پہلی حدیث کی سند قوی ہے اور نکالا اسے ابن ابی شیبہ نے کسی دوطرے سے

أَخْرَجَ مَوْثُوقًا وَهُوَ أَصْلُهُ مِنَ الْمَرْفُوعِ وَأَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالزَّمَنْدِيُّ

موقوف کر کے اور یہ مرفوع سے بھیجے نکالا اسے ابو داؤد اور الزمندی نے

مِنْ طَرِيقِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ الدِّيَةُ ثَلَاثُونَ

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت ہے اور مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث میں

حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَدَّةً وَأَرْبَعُونَ خَلْفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا وَ

تین تین سال کی بونیاں جن کا ۷۰ سال ہو اور تین چار سال کی جن کا ۷۰ سال ہو اور چار سال کی جن کا ۷۰ سال ہو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر سے روایت ہے انہوں نے روایت ہے ۵۵۰ دہائی میں نبی پر صحابہ سے روایت ہے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسُ عَلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مَن قَتَلَ فِي حَرْبٍ اللَّهُ أَوْ قَتَلَ غَيْرَ

کہا کہ نبی کے قتل کے لیے تین قسم کے گناہ ہیں ایک کہ اللہ کو قتل کرے نہ دوسرا کہ

قَاتِلَهُ أَوْ قَتَلَ الذَّلِيلَ أَوْ قَتَلَ الْبَاحِلِيَّةَ أَخْرَجَ ابْنُ جَبَانَ فِي حَدِيثٍ صَحِيحَةٍ

کسی کو قتل کرے نہ تیسرا وہ جو غریب کی حالت بدل دے نہ چوتھا کہ اسے تین جن نے ایک دیت کے ضمن میں

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ دِيَةُ الْخَطَا شَبَدُ الْحَجَرِ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ در کوئی شخص کی دیت جب کوڑے یا لکڑی سے ہو تو قدر

لہ یعنی یہ شخص

دلیر ہو رہے اور یہ

قالتے کہ حرم جی غم

مگر میں قتل جس کو نہ

مکتب ہوا اور یہ نہایت

مکتبی اور قریبی

۱۲-۱۳

بڑے قاتل کے کوئی

دوسرا کہ اپنے قریبی

قل کے عوض

نہایت دیر ہوا

۱۴-۱۵

ذکر بل بھیجی

ادسکون جہا کے

۱۶-۱۷

کو بدہر

۱۸-۱۹

۲۰-۲۱

۲۲-۲۳

۲۴-۲۵

۲۶-۲۷

۲۸-۲۹

۳۰-۳۱

۳۲-۳۳

۳۴-۳۵

۳۶-۳۷

۳۸-۳۹

۴۰-۴۱

۴۲-۴۳

۴۴-۴۵

۴۶-۴۷

۴۸-۴۹

۵۰-۵۱

۵۲-۵۳

۵۴-۵۵

۵۶-۵۷

۵۸-۵۹

۶۰-۶۱

۶۲-۶۳

۶۴-۶۵

۶۶-۶۷

۶۸-۶۹

۷۰-۷۱

۷۲-۷۳

۷۴-۷۵

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے زخموں کی دیت جو جگہ آدمی کی اتھالی دیت سے زیادہ نہ ہو مرد کے زخموں کی دیت کو مانتا ہے اور جب اتھالی دیت سے زیادہ ہو جائے تو پھر جو کچھ مرد کے زخموں کی دیت میں لازم آتا ہے اسکا نصف عورت کے زخموں کی دیت میں لازم آئے گا۔

النَّسَاءُ عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثَّلَاثَ مِنْ دِيَّتِهَا
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

وَبِمِثْلِ عَقْلِ بَنِي عَمْرِو بْنِ لُحَيْمٍ عَقْلُ الْحَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ وَذَلِكَ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

أَنْ يَأْتِيَ الشَّيْطَانُ فَيَكُونُ دِمَاءَ بَنِي النَّاسِ غَيْرَ ضَعِيفَةٍ وَلَا حَمَلٍ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

الْأَزْبَعُ وَارْتَحَى النَّسَاءُ وَأَبُو حَالِمٍ رَأَسَهُ وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

بَابُ دَعْوَى الدِّمْرِ وَالْفِسَاةِ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِبَرِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

فَالِي عَيْصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطَرَحَ فِي عَيْنِ
 اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

میں لازم آئے گا کہ عورت کی دیت جو جگہ آدمی کی اتھالی دیت سے زیادہ نہ ہو مرد کے زخموں کی دیت کو مانتا ہے اور جب اتھالی دیت سے زیادہ ہو جائے تو پھر جو کچھ مرد کے زخموں کی دیت میں لازم آتا ہے اسکا نصف عورت کے زخموں کی دیت میں لازم آئے گا۔

اور اسکو صحیح کہا ابن حزم رحمہ اللہ - اور اس سے روایت ہے کہ اگر ایسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی سی ہے یہاں تک کہ وہ تین سال تک زندہ رہے۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قسامت اور ایک حدیث کا ثبوت ہوتا ہے۔ قسامت میں ایک مسئلہ ہے کہ جب دو ظالمین کے نزدیک صرف ایک حاکم ہو تو قتل کا دعویٰ کر کے قسامت کا ثبوت ہوتا ہے۔

قَالَ يَهُودُ فَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا يَهُودَ مَا مَلَكَاهُمْ قَاتِلُوا

یہود کے پاس آیا اور کہا کہ تم قتل کرو جو اللہ کے حکم سے قتل کرو۔

وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَلَهُ هَبْ حُوَيْصَةُ لِيَتَكَلَّمُ

اور اس کا بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل کے لیے ہب دے تاکہ وہ بات کر سکیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُ كَذِبٍ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کذب کذب ہے جو سن چاہتا ہے۔

حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حویصہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

أَمَّا أَنْ تَدَّ وَأَصَاحِبُكُمْ وَأَمَّا أَنْ تَأْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكُتِبَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ

کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ اور تمہاری قوم کے لیے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

فَكُتِبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَأْتُوا الْقِتْلَةَ فَقَالَ حُوَيْصَةُ وَحُوَيْصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ

انہوں نے کہا کہ تمہاری قوم کے لیے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

الْخَلْفَاءُ وَتَشْتَقُونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَخَلَفَ لَكُمْ يَهُودُ

خلفاء تمہاری قوم کے لیے ہیں اور تمہاری قوم کا خون چاہتا ہے۔

قَالُوا أَلَيْسَ أَمْسَلِينَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ مِنْ

انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عِنْدَهُ مَبْعَثُ إِلَيْهِمْ مَائَةٌ نَاقَةٍ قَالُوا سَهْلٌ فَلَقَدْ رَضِينَا مِنْ قَائِدِهِمْ

انہوں نے کہا کہ تمہاری قوم کے لیے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنْ تَأْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكُتِبَ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ

کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ اور تمہاری قوم کے لیے جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبُ كَذِبٍ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کذب کذب ہے جو سن چاہتا ہے۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قسامت اور ایک حدیث کا ثبوت ہوتا ہے۔ قسامت میں ایک مسئلہ ہے کہ جب دو ظالمین کے نزدیک صرف ایک حاکم ہو تو قتل کا دعویٰ کر کے قسامت کا ثبوت ہوتا ہے۔

۳۳۵ طلب یہ کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے مقابل میں ہتھیار اٹھانا حلال ہے
طریقہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ مسلمانوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کریں اور اپنی حفاظت کیلئے

مخالفان دین سے
لوہیں پس نہ لوگ کیسے
مسلمان ہیں جو
اللہ مسلمانوں
سے لوہیں اور ان کے
مقابلہ میں ہتھیار
اٹھائیں اور دشمنان
دین کی حمایت کریں
اللہ تعالیٰ مسلمانوں
کو ہدایت اور توفیق
عطا فرمائے کہ وہ
دنیا سے دونوں کے
لاج میں اپنے دین
کو بر باد نکریں ورنہ
مرنے کے بعد بدی
خدا میں گرفتار
ہو گئے ۱۵
مصنف نے فتح البیان
میں کہا ہے کہ اہل سنت
کا اس بات پر اتفاق
ہے کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم کسی پر بھی جھن کرنا
درست نہیں اور جو
روای میں ہنگامہ آیس
میں لکھا ہوا ہے وہ ب
اجتہاد کی وجہ سے
سوا ہے اور اللہ
تعالیٰ نے محض محمد
کو معاف کر دیا
ہے بلکہ اس کے
لیے ایک اجازت
ہوئے ہے جو
بعد یہ کہا کہ حمل
اور صفین کی لڑائی
سے توقف کرنے
والے لڑائی کرتے
والوں سے تعداد
میں بہت کم تھے اور
انی کی ۱۲ مسک -

إِلَهُ وَكُلِّ مَنْ حَلَّ عَلَيْنَا الْمِلْحَ فَلَيْسَ مِنَّا مَعَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

آلہ وسلم جس سے ہم ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے لہذا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو (اہم کی) تاعداری سے

عَنِ الظَّالِمَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اٹھا اور جماعت (مومنین) سے جدا ہوا اور مر گیا تو اس کا مرنا کفر کی موت ہے روایت کیا اسے مسلم نے

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَالَهُ وَيَكْفُلُ عَمَّا رَا الْفِتْنَةَ الْبَاغِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ لِلَّهِ

وآلہ وسلم نے عمار کو لے بغیوں کی جماعت مارے کی روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذْكُرُ يَا ابْنَ

تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جانتا ہے اے ابن

أُمِّ عَبْدِ كَيْفَ حَكَّمَ اللَّهُ بِي مِنْ بَعْضِ مَرْزُوقٍ الْأَمْرَةَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

ام عبد کیا حکم ہے اللہ کا اس شخص کے حق میں جو اس امت میں سے بغاوت کرے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول محمد

أَعْلَمُ قَالَ لَا يَجْزِيهِمْ حَرْبُهَا وَلَا يَقْتُلُ أَسِيرُهَا وَلَا يُطْلَبُ هَارِبُهَا وَلَا

جانتے ہیں فرمایا اللہ کے رحمی کا کام تو لڑنا نہیں لڑنا قتل نہ کیا جاوے اور اس کا ہار کا مواظف نہ کیا جاوے اور اس کی

يُقَسِّمُ فِيهَا رَوَاهُ الْبُزَّارُ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَ فَوْهُ لَانْ فِي إِسْنَادِهِ كُثْرَتِ

غیرت تقسیم نہ کی جاوے روایت کیا اسے بزار اور حاکم نے اور صحیح کہا اسے لیکن دہم کیا کیونکہ اس کی سندیں کوثر بن

حَكِيمٌ وَهُوَ مَرْزُوقٌ وَصَحَّحَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ طَرِيقٍ نَحْوَهُ مَوْقُوفًا أَخْرَجَهُ ابْنُ

حکیم شروک ہے اور ثابت ہوا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مانند اسکی موقوفہ روایت کیا اسے ابن

أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عُرْفَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ابن شیبہ اور حاکم نے۔ اور روایت ہے عرفہ بن شریح سے کہ میں نے سنا پیغمبر خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَاكَلُوا أَمْرَكُمْ جَمِيعًا بَرِيدًا أَنْ يَفِرَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے جو شخص آوے تمہارے پاس حالاکو تمہارا کام جمع ہو اور وہ چاہے کہ

جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

اللہ ایک کر دے تمہاری جماعت کو تو اسے لڑو اور روایت کیا اسے مسلم نے

بَابُ قِتَالِ الْجَانِي وَقَتْلُ مُرْتَبِّ

جانی اور مرتد کے مارنے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا

النَّشَارُ اللَّهُ تَعَالَى سَبَّ كَوَاجِرَ لَمْ يَكُا بِرُخَافِ انْ لَوُكُوكِ جَنُوكِ لَنَ انْ سَا تَمَدُ نِيَا كِي طَلَبِ مِيَا لُ انْ كِي ۱۲ مسک -

۱۵۔ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ جو شخص احمق و دوسرے کا مال لینا چاہے تو اس سے لالائی کرنا یا اتارنا جیسا کہ
تھوڑا سا یا بہت جمہور کا مذہب یہی ہے ۱۲۔ اس حدیث سے معلوم ہو کہ جو حدیث خود بخود معنی علیہ کے سبب اور دفع

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مِثْلِ ذَلِكَ دُونَ ذَلِكَ مِمَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

صیغہ اعلیٰ و کمالہ و سلسلہ جو شخص اپنے مالِ عامہ کے پاس مایا جاوے وہ شہید ہے و این کیلک الجودا و

اور نسائی و الترمذی و صحیح و عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

عقبت سے کہا یعقوب بن اثبت ایک مرد سے طوافِ کعبہ شادانت سے ایسے سے ایک نئے دوسرے کو لئے اپنا ہاتھ جو بیٹھیا

يَلَدَهُ مِنْ فِيهِ فَزَعَرَتْ بَيْتَهُ فَأَخْضَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تو سکا اگلا رات محل آتا پھر لائے چہ گدا بیچیں خدا جیسے اشد علیہ دالہ وسلم کے پاس آئے فرمایا

يَسْأَلُكَ اللَّهُ فِي هَٰذَا ۖ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآٰلِهَۃَ عَنْكَ لَفَاسَدَ مِنۢكَ الشَّيْءُ ۚ وَاللَّهُ عَٰلِيمُ الْغُيُوبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ

عَلَيْهِمُ الْوَيْدُ أَنْ أُمِرُوا أَنْطَلَعُوا عَلَيْكَ بِغَيْرِ دِينٍ فَخَذَ مِنْهُمْ بِصَارِكٍ

١٠٠

[illegible]

[Handwritten musical notation]

اور نسائی کی ایک رہنمائی میں حکموں پر احادیث کے مجموعہ کے ساتھ یہ بھی ہے اس کے لئے زودیت ہے زودیت اور روایت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَلَامٌ اَنْ جَفَّظَ اَكْبَادُ الْفَارَعِ اَهْلًا وَاَرْحَفَ اَلْمَشْرِقِ بِاللَّ

سہمے کے انہوں کی حفاظت دن میں لنگے، بالوں سے اور موٹیے کی حفاظت رات میں

عَلَى أَهْلِهَا وَإِنْ عَلَى أَهْلِهَا نُسِبَتْ مَا أَصَابَتْ نُسِبَتْ لَهُمْ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ

[illegible]

احمد والاربعة الاثرين وصحبة ابن حبان وفي اسناد اختلفوا
اور چاروں نے سوائے ترمذی کے اور صحیح کہا اسے ابن حبان نے اور اسکی سند میں اختلاف ہے۔

Handwritten notes at the bottom of the page:

Handwritten notes at the bottom of the page:

اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے حق میں جو مومن ہو کہ پھر یہودی ہو گیا تھا

۵۔ جیسے کہ یہاں ہے **فَصَادَّ اللَّهُ وَاسُوءَ مَا رَمَى** **وَقُتِلَ مَشْقُوعٌ عَلَيَّ فِي**

رکنے ہیں کہ قتل سے بھی اس سے تو کم درجہ است کہ ازواجِ منہ اور بعض لوگوں کو اس کے اسرار

۱۲۔ اس تفصیل سے اختتام ہوا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے اسکے واسطے حد شرعی یہی ہے اور اسکا خون رابکان ہے۔ اگر پہلے مسلمان تھا تو گالی دینے سے مرتد ہو گیا پس اسکی سزا یہ ہے کہ قتل کرانے کے بغیر اسکو مار ڈالا جائے اور اگر کافر ہوئی تھا تو گالی دینے سے اس نے عہد کو توڑ دیا پس اسکو مار ڈالنا ضروری ہے ہاں اگر مسلمان ہو جائے تو پھر اسے قتل نہ کیا جائے۔ ابوبکر فارسی نے کتاب الامامہ میں لکھا ہے کہ جو شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قذف صریح کے ساتھ گالی دے تو وہ بالاتفاق سب علمائے نزدیک نے اسے اس سے مراد قتل معات نہ ہوگی اور علمائے کوفہ کہنے میں کراڑی بیوی اسکو نذر دی جائے قتل نہ کیا جائے۔ لفظ دراصل میں منع کے ہے اور بعضے حامل کے درمیان دو چیزوں کے بھی سمجھے جاتے ہیں کہ منع کرتی ہیں آدمی کو واقع ہونے سے گناہوں میں اور حدود اللہ سے بچنے کے بھی آیا ہے جیسے

روایہ عن داود وکان قد استنبت قبل ان یسئل عن ابن عباس رضی اللہ

ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اس شخص پر پہلے اس سے توہین کی گئی تھی۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بدل

تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو

دینہ فاقشودہ رواہ البخاری وعنه یحییٰ اللہ تعالیٰ عنہما ان

دین (اسلام) کو بدل ڈالے اسکو مار ڈالو اور روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

اسلم کانت لہ امر ولید تشتم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتقع فیہ

ایک نابینہ کی ایک لڑکی ام ولد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشنام دیا کرتی اور بے ادبی کرتی تھی آپ کی

فیہا ما فلا تشتمی فلما کان ذات لیلة اخذ المول فجعل فی

وہ اسے روکتا تھا وہ ذرا کتنی جھٹی ایک رات اسنے ایک وردہ لیکر اس ام ولد کے پیٹ میں دھسا دیا اور پیغمبر

بطینہا وانشک علیہا فقتلہا فبلغہ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا اس پر اور اسے مار ڈالا تو پیغمبر یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فقال لا اشدہ وآن دمہا ہکذا رواہ ابو داؤد ورواہ تیات

پس فرمایا گواہ رہو اس عورت کا خون رابکان ہے اور روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور اسکے زوی معتبر ہیں

کتاب احمد و باب حل الزانی

حدوں کی کتاب تلہ زانی کی حد کا بیان

عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما ان رجلاً

روایت ہے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص

من الاغراب انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال رسول

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا یا رسول

اللہ انشدک باللہ الا قضیت لی بکذاب للہ فقال لا خیر ووافق

اللہ آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میرا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کریں اور دوسرے اس سے وفاق نہ

منہ نعم فاقض بیننا بکتاب اللہ واذن لی فقال قل ان ابی

وہ بولا ہاں ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرادو۔ پھر اجازت دیجئے کہ وہ کام کروں اگر تم میرا لایا

کان عسیقاً علی هذا فونی بامر آیتہ والی اخذت ان علی ابی الیہم

اسکے پاس مزدور تھا اس نے زنا کیا اسکی بیوی سے اور لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر

فامشیت منہم ما تشاء وولیتہ فسالک اهل العیہ فاحبرونی

میں نے اسکی طرف سے سوچ کر اور ایک لونڈی خریدی پھر میں نے غامول سے پوچھا انہوں نے خبر دی کہ

ان علی ابی جلد مائتہ و تغریب عام وان علی امر هذا الیہم

تیرے بیٹے کی سزا سو دہائے اور ایک برس تک جلا وطنی ہے اور اسکی عورت کی سزا رجم ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں تلک حدود اللہ فلا تقربوا اور بعضے مقدرات شرعی کے بھی آیا ہے جیسے تین طلاقیں کا مقرر ہونا اور انہما سکی جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعدوا اور محارم اور مقدرات میں بھی منع ہے نزدیک ہونے انکے سے اور ان سے تجاوز کرنے سے ۱۲۔

لے تو ابکر اور مراد ہے کہ نزدیک قہریوں کے خزانہ ہے تو ہی نے کہا کہ جب زمانہ کے ہر سے بائیسے تو مراد ہے کہ
کو سو کوڑے سے بڑھ گئے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہو گا۔ اور غیب کو رجم کر لے گا اور ہر کو سو کوڑے لگا دیں گے اور ایک برس تک

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِدِي عَنِّي بِمَا لَا تُضَيِّنُ

بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِدِي عَنِّي بِمَا لَا تُضَيِّنُ

بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِدِي عَنِّي بِمَا لَا تُضَيِّنُ

وَقَدْ تَرَكْتُكُمْ وَأَعَدُّ بِأَيْسَرِي لِي امْرَأَةٌ هَذَا فَانْصَرَفَتْ فَأَدْرَجَتْهَا شَقِيحًا

وَهَذَا الْفَرْطُ سَلِيمٌ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ وَأَخْضِ خُذْ وَأَخْضِ فَقَدْ

جَعَلَ اللَّهُ لِمَنْ سَبَّحَ إِلَهَ الْبُكْرَى بِكْرًا جَلَدِيًّا نَبِيًّا وَنُفُوسَةً أَوْ تَعْرِيبَ حَلِيمٍ

وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلَدِيًّا نَبِيًّا وَالرَّجِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ السَّامِئِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَمَّاهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَعْرَضَ

عَنْهُ فَتَنَنِي تَلَقَّاءُ وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

حَتَّى تَنَى ذَاكَ عَلَيْهِ أَرْبَعٌ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ جُنُونٌ قَالَ لَا

قَالَ قَهْلٌ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَلَيْسَ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَدْعُو بِهَا فَارْتَمَوْهُ مُتَّفَقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ لَنَا أُنَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ

عَلَى مَا تَرَى

عَلَى مَا تَرَى

عَلَى مَا تَرَى

عَلَى مَا تَرَى

عَلَى مَا تَرَى

اور ہر سے مراد وہ
مراد بجاورت ہے
جس نے نکاح حرام
کر لیا ہوا مردہ آزاد
اور عاقل یا نابالغ
ہو اگرچہ کافر ہو عاقل
لے اجماع کیا ہے کہ
مکرانی کو سو کوڑے
لگا دیں گے اور غیب
کو رجم کرینگے اور ہر
کسی کا اشتداد نہیں
البتہ خوارج اور بعض
معتزلہ سے مذکور ہے
کہ انہوں نے اجماع
کا انکار کیا ہے انکی
دلیل یہ ہے کہ قرآن
کریم میں رجم کا ذکر
بہین انکی یہ استدلال
باطل ہے کیونکہ رجم
حدیث متواتر سے ثابت
ہے اور نیز حضرت عمرؓ
کی حدیث میں آیت
رجم کا بیان ہے وہ
فرماتے ہیں کہ ہم آیت
رجم کو قرآن کریم میں
پڑھا کرتے تھے اور ہم
نے اسکو حفظ کیا
ور سے مطابق
رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے رجم کیا
اور آپ کے بعد ہم نے
رجم کیا۔ نہ خدا کے آر
شیت کی تدوین نسخہ
سوی او۔ سکا حکم
باقی رہا۔ محسن کو رجم
سے پہلے بعض علما
کے نزدیک سودیہ

بھی تھے جیسے جناب امام احمد رحمہ اللہ۔ دہود خاں می اور ابن منذر کا یہی مذہب اور امام مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور چہور
علماء فرماتے ہیں کہ محسن کو رجم کرنا صحیح ہے اور ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲۔

۲۳۹ علم باقی رہا حدیث یہ ہے ایسی چیز اور ازینا فارغ ہو جائے گا اس میں اللہ و اللہ عزوجل رحمہ ۱۱۳ نو دی ۲۰ نے کہا یہ حضرت
 علیہ السلام کے لئے ہے جس کے معنی ہیں سلسلہ کرنا اور گناہ کی اصل قرآن میں بھی بھلائیوں کا تقاضا اس کی تسخیر ہو گئی اور

لَعَلَّكَ بَلَلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ لَطَمْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 شاید کہ تو نے پوسہ لیا ہو گا یا بھیجا ہو گا یا دھکا ہو گا یا لایا ہو گا یا رسول اللہ روایت کیا ہے بخاری نے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ اللَّهُ بَعَثَ
 اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ خطبہ سنایا انہوں نے اور کہا اللہ بشارت دے

هَذَا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ فِيهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّجِيمِ
 حضرت محمد کو حق کے ساتھ اور اپنے کتاب اتاری اور بھیجی اس کتاب میں رحم کی آیت علم

قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا اور رحم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَاتَّخَذَهُ إِنْ طَائِلُ النَّاسِ مَا أَنْ يَقُولَ قَاتِلِ الْفَاجِرَ
 اور ہم نے بھی پکے بعد رحم کیا میں تو رسول کہ لیا ہو جاوے ساتھ لوگوں کے زمانہ تو کہنے والا ہم نہیں پاتے رحم

فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضَلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجِيمَ حَقٌّ فِي كِتَابِ
 کتاب اللہ میں پھر گناہ ہو جاوے اس فرض کو چھوڑ کر جس کا اللہ تعالیٰ اتارے اس کے حق سے اللہ تعالیٰ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ رَزَى إِذَا أَحْصَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا كَانَتْ
 کی کتاب میں اس شخص پر جو محض ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں

الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَتْ لِحْدًا أَوْ لَا خِطَافَ مَقْفُوعٍ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 زنا پر یا حمل نمود ہو سلا یا خود اقرار کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَانِثَةُ أَمَةٌ
 تعلق عنہ سے کہائے سننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے جب تم میں سے

أَحَدٌ كَرِهَ قَبِيلَيْنِ زَانَا فَيُحْلِلُهَا الْحَدَّ وَلَا يَرْبُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ فَلْيُحْلِلْ
 کسی کی توہمئی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جاوے تو اس کو حد کے گوشے لگاوے اور نہ چھوڑے اس کو پھر اگر زنا کرے تو پھر حد کے

الْحَدَّ وَلَا يَرْبُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ إِنْ زَانَتْ فَلْيُحْلِلْهَا الثَّانِيَةَ قَبِيلَيْنِ زَانَا فَيُحْلِلُهَا وَلَوْ حُلَّ
 گوشے لگاوے اور نہ چھوڑے اس کو پھر اگر تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جاوے تو اس کو پھر حد کے گوشے لگاوے اور نہ چھوڑے اس کو پھر اگر چار

مِنْ شَعْرٍ مَقْفُوعٍ عَلَيْهِ مِنْ هَذَا الْقَظْمِ مَسْلُومٍ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 ہی اس کی حد سے اسے یہ حدیث متفق علیہ ہے در عبارت اسلم کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کر آ رہا ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعُ مَرَّاتٍ أَمَّا لَكُمْ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لوتھری اور نعلیوں پر حد قائم کیا کر د

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ فِي مَسَلِّ مَوْتُوفٍ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ مَنَظَرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور یہ حدیث مسلم میں موقوف ہے اور روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جَهَنَّمَ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُلَّةٌ
 تعالیٰ عنہ سے کہ ایک عورت جہنم کی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ حاملہ تھی

عمر کا مذہب ہے کہ عورت کا جب غا وند اور مہلے نہ ہو پھر حمل نمود اور ہو تو اس کو زنا کی حد لگا دینے اور مالک کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جب زنا کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت مسافر نہ ہو جو کہ حمل خاوند سے ہے یا مولے سے ہے اور شافعی ۳ اور ابو حنیفہ رحم اور چھو علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمودار ہونے سے حد نہ لگائی جب تک زنا کے گواہ قائم نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے ۱۱۳ سے اس حدیث سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد کے زمانے میں لوگ کہیں گے کہ اگر ہم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رحم سے نکار کرینگے اور ایک روایت میں ہے کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ اگر ہم کا حکم کیسا ہے کتاب اللہ میں تو

دوسرے لگانے کا حکم ہے پس جس طرح آپ نے پہلے سے خبر دیدی تھی و یسا ہی وقوع میں آیا کہ خوارج اور بعض مغرور یہی کہتے ہیں ۱۱۳

۲۲۲ حدیث قات کی فتح کے ساتھ کہتے ہیں پھر بیٹھنے اور گالی گلوچ دینے کو اور زنا اور برائی کا کلمہ نسبت کرنے اور فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں اور قات اور دال دونوں کی فتح کے ساتھ بیابان فراخ کہتے ہیں منتخب لطافت و شرح نصاب ۱۲ ج ۱

الْمَوَظَّائِنُ مِمَّا رَسِلَ فِيهِ ابْنُ اسْمَاءَ

سوطانین زید بن اسلم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ حَدِّ الْقَدْحِ

بیابان لے کی حد کا بیان -

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عَذْرَى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ جب میری برادرت نازل ہوئی تھی تو چڑھ کر رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ فَقَدْ كَرَّ ذَاكَ وَكَانَ الْقُرْآنُ فَلَمَّا نَزَلَ لَمْ يَرِجَالَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے الیمین پر اور میری برادرت کا ذکر کیا اور پڑھا قرآن جب اترے تو دو مردوں اور ایک عورت کو

وَأَمَّا رَأَى فَضَرُوا الْحَدَّ أَخْرَجًا أَحْمَدُ وَالْأَزْبَعُ وَأَشَارَ لَيْلَى الْبَخَّارِيُّ وَعَنْ

یہ لگائے کہ حد دیا تو وہ حد لگنے لگے روایت کیا اسے احمد و بخاریوں نے اور اشارہ کیا اسکی طرف بخاری نے اور روایت ہے

أَبْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ لَعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ

ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اسلام میں پہلا لعان جو پڑھا تو اس طرح پڑھا کہ

أَنْ شَرَّيَاكَ بِنْتِ سَعْدٍ قَدْ فَهَ لَهْلَالُ بْنُ أُمِّتٍ بِأَمْرٍ أَرْتَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

شر کیسے بن سعاد کو کہت لگائی بلال بن اسلم نے اپنی عورت کے ساتھ نہا کی تو فرمایا پیغمبر خدا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَخْذُلْنِي ظَهْرُكَ الْحَدِيثُ أَخْرَجَهُ أَبُو

صلی اللہ علیہ وسلم نے اذلال کو، گواہ لاؤ: ہمت کی حد دکھاؤ سنیہ آخر حدیث تک روایت کیا اسے ابو

يَعْلَى وَرَجَالَهُ ثَقَاتٌ وَهُوَ فِي الْبَخَّارِيِّ نَحْوُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ ہے اور روایت ہے اس کے معنی میں ابو بخاری میں سی طرح ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَيْبَعَةَ قَالَ لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعَمْرُو

ابو روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ میں نے ابو بکر اور عمر

عَمْرَانِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فَلَمْ أَرَهُمْ يَضْرِبُونَ الْمَمْلُوكَ فِي الْقَدْحِ إِلَّا أَرْبَعِينَ

جو مجھے ہوئے۔ کہوں کہ تو نے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے کہ میں نے چالیس درجے سے زیادہ

رَوَاهُ رَأَيْتُ وَالنُّورِيُّ فِي جَامِعِهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ تَقَامَ عَلَيْهِ

کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو اپنے غلام کو کھسک کر مارے گا وہ اس کی جگہ سے اس پر

أَعَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حدیث ہے کہ وہ دن کو تیار ہوگا جیسے کہ ہے متفق علیہ ہے۔

بَابُ حَدِّ الشَّرْقِ

بیابان لے کی حد کا بیان -

حدیث میں قات کی فتح کے ساتھ کہتے ہیں پھر بیٹھنے اور گالی گلوچ دینے کو اور زنا اور برائی کا کلمہ نسبت کرنے اور فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں اور قات اور دال دونوں کی فتح کے ساتھ بیابان فراخ کہتے ہیں منتخب لطافت و شرح نصاب ۱۲ ج ۱

عن ابن أبي مالك رضى الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

اَللّٰہِ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا فَمَلَأَهُ بِجُرَيْدٍ تَيْنٍ سَكَّوْرًا یَعْنِیْ کَالِیْ لَحْلَہٗ

[illegible]

ابو بکر نے لیا۔ چنانچہ عمرؓ کا راز نہ ہوا۔ انہوں نے لوگوں سے منسوب کیا۔ لیکن ابوجہلؓ نے اسے منسوب کیا۔

اَخْفِ الْحُدُودَ وَمَا نَوْنِ فَاَمْرٌ بِعَمْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَشْفُوعٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَلِيٍّ فِي قِصَّةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقَيْبَةَ أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَزْبَعِينَ وَالْبُكْرَ اَرْبَعِينَ وَعَمْرُنَا يَنْوِيْنَ وَكُلُّ سَنَةٍ هَذِهِ اَحَبُّ

إِلَىٰ وَفِي هَذِهِ الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا شَهِدَ عَلَيْهِ أَنْ يَرَاهُ يُتَقَيُّمُ الْحَرَفُ فَقَالَ

عُثْمَانُ أَتَاهُ لَمْ يَتَّقِهَا حَتَّى شَرِبَهَا وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْ عِزِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدْهُ

اَشْرَبْ فَاجْلِدْهُ ثُمَّ اَشْرَبْ الشَّالِثَةَ فَاجْلِدْهُ ثُمَّ اَشْرَبْ
 پہلے پھر اوروں کو پھر اوروں کو پھر اوروں کو

الرابعة فاني نواتي اخرجنا حد هذه الفظة والاربعه وذكر

یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم نے اس کو دیکھا تو اس کی طرف سے دعا کرو کہ وہ اللہ کے فضل سے نجات پائے۔

الزَّهْرِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ يَوْمًا مِنْ يَوْمِي فَقَدْ كَفَّرَ بِمَا كَانَ يَكْفُرُ بِهِ»

اللہ علیہ السلام ادا ضرب احد کو قلیتو اوجہ شفو علیہ السلام عن ابن

عَمَّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳ واداعطاہر کی کوریٹ ہو۔ مذکورہ مقتولین کے ساتھ ایک دینت میں سے تیرہ بچے والے کو پانچویں دفعہ قتل کیا گئے چوتھی بار پانچویں دفعہ کے بعد منبر ان کو قتل کرکے جس عمارت پر رہتے مس جناحی ظاہریہ اور ان حزم اسکے قائل ہیں ۔ اور مورعہ فرماتے ہیں کہ قتل کیے گئے مروج ہے ۱۴

۱۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود جیسے حد زنا۔ حد سرقت۔ حد قذف اور شراب پینے کی حد اور قصاص مساجد میں قائم کیے جائیں کیونکہ مساجد نماز۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور علوم دین کی تدریس کے واسطے ہیں۔ یہ حکم تمام مساجد کے واسطے ہے

اور اگر کوئی شخص سچا عوام میں کسی نماز کے لیے اور حرم کی بناء میں آجائے تو حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا اور پانی بند کر جائے تاکہ وہ مجبور ہو کر وہاں سے نکل آئے اور اسکو سزا دی جائے ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کی حرمت کے وقت مدینہ منورہ پر کھجور شراب استعمال کی ہاں تھی پس قرآن کریم میں اسکی حرمت نازل ہوئی۔ اور بن عمر رضی کی روایت میں ہے کہ ہر ایک مسکر خمر ہے اور ہر ایک مسکر حرام ہے انہما شعثا کذیہما ہے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ خمر صرف الخمر کے حصہ (خجور) کو کہتے ہیں جبکہ وہ کچا ہو اور سستی پیدا کرے ۱۳ سید نجم دہلوی کے کتاب ہے شیخ فقیہین کی سبکی سے فرمایا جو کچھ فوائد کتاب شراب کے بیٹے میں بیان کیے ہیں یہ سب سب دوسرے جہاد و شہادت میں استعمال کے مناسب و مناسب نماز کے وقت

لَا تَقَامُ الْخَمْرُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّحَاوِيُّ وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ
 تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ الْعَيْبِ وَالشَّرِّ وَالْعَصَلِ الْخَطَاةِ وَالشَّعَائِرِ
 وَالْخَمْرُ خَامِرُ الْعَقْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَسْكِرٍ مُرْكَبٌ مَسْكِرٌ حَرَامٌ خَرَجَهُ مُسْلِمٌ
 وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَا أَسْكُرُكُمْ فَكُلُّهُ حَرَامٌ خَرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَصَحَّحَ ابْنُ
 حِبَّانٍ وَعَنْ ابْنِ عَسَايٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَدِّلُ الرِّيبَ فِي السِّقَاءِ فَيَقْرَبُ يَوْمَهُ وَالْعَدَا
 وَبَعْدَ الْعَدَا إِذَا كَانَ مَسَاءً الثَّلَاثَةَ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ ثَلَاثَةً
 أَهْرَاقَهَا خَرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ لَمْ يَجْعَلْ سِقَاءً كَفِيمًا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ خُرْجَهُ
 الْبَيْهَقِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانٍ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ الْحُضَرِّ مَوْلَى أَبِي طَارِقٍ بَنٍ
 سَوِيدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ يَصْنَعُهَا اللَّذَّاءُ
 موجود تھے پھر جب نامہ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ ہر شے کے حقوق کے لیے اسکی تمام منافع دور کر دیتے ہیں اور یہی منقول ہے بیع ۱۲ اور ضحاک رحمہ سے ۱۲۔

موجود تھے پھر جب نامہ کی آیت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ ہر شے کے حقوق کے لیے اسکی تمام منافع دور کر دیتے ہیں اور یہی منقول ہے بیع ۱۲ اور ضحاک رحمہ سے ۱۲۔

۷۲۹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص تمام عمر جہاد کا ارادہ کرے اور اس کا خیال لڑنے لگے تو اس میں نفاق کا ایک حصہ موجود ہے۔ مگر یہ تمام وجوہات کے متعلق فرمایا ہے کہ مسلمان کو ان کے متعلق یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ جب ان کے اوپر نیک وقت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللَّهِ وَكَلِمَاتُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَخِرْ وَلَمْ يَحْدَثْ نَفْسَهُ بِهَا مَاتَ عَلَى

واللہ وکلمات من مَات ولم یخیر ولم یحدث نفسه بہ مات علی

شعبۃ من نفاق رواہ مسلم وعنه ابن رجب رضي الله تعالى عنه ان

ابن رجب نے ایک ضلع کی روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے ابن رجب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ

النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال جاهدوا المشركين بأموالكم و

نفسكم والسننكم رواه أحمد والنسائي وصححه الحاكم وعنه عائشة

ابن رجب نے ایک ضلع کی روایت کیا اسے احمد اور نسائی نے اور صحیح ہے عائشہ

رضي الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله على النساء جهاد قال

نعم جهاد قتال فيه الحج والعمرة رواه ابن ماجه وأصله في البخاري

ابن ماجہ ایسا جہاد ہے کہ ہمیں لڑانی نہیں ہے حج اور عمرہ وہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے

وعنه عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه ما قال جاء رجل إلى النبي صلى

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ سے جہاد کے لیے آئے اور انھوں نے فرمایا تمہارے مال یا ایک مرد

الله عليه وآله وسلم قال في الجهاد قال احمي والدك قال نعم

ابن رجب نے ایک ضلع کی روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے

قال فغير ما فجاهد مشق عليه رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن

عصوة مراد ان جمع فاستاذهم فان اذناك ولا فبرها وعنه جابر

ابن رجب نے ایک ضلع کی روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

من كل مسلم يقيم بين المشركين رواه الترمذي وإسناده صحيح ورواه

ابن رجب نے ایک ضلع کی روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

البحر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

آپ کا تو میں انکو ضرور ادا کروں گا اور میری سوجھ بوجھ اور وقت آجائے تو انکو بچالائے اور اگر ایسا ارادہ نہ کرے گا تو گناہگار ہو گا ۱۲۰ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا دین سے مال جان و زبان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے جہاد بالمال یہ ہے کہ جہاد کے لیے اوزار جہاد و دیگر سامان تیار کرے اور جن مجاہدین کو سامان کی ضرورت ہو ان کی مدد کرے۔ جہاد بالانفس یہ ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لیے اپنی جان پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی اور دین کی حمایت میں اپنی جان فدا کرنے پر کمر بستہ ہو جائے۔ اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ تصنیف و تالیف اور تقریر و تحریر سے مذہب باطلہ کی تردید اور مخالفین کے بیوروہ اعتراضات کے جواب شائع کرے ۱۲۱ جرمین عبد اللہ کی کنیت ابو عمر وہ ہے جس سال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اسی سال اسلام کا

جرمین کہنے میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لایا اور کوفے میں بھی کچھ مدت رہے آخر قریسہ میں بے اور دیاں ہی کلمہ جاری میں انتقال فرمایا اسے بہت لوگوں نے روایت کی - ۱۲ -

کو سب سے پہلے سہم قیوں کو

۲۵۱۔ کہ تو وہ دلفنی بعض کے نزدیک اس سال کو کہتے ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم یہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے لیے
 ہے کہ انہیں غلام قسمت نہیں اور امتیاز اسکا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں جسکو چاہیں کم جسکو چاہیں
 زیادہ اور حوالہ غلبہ

ہاتھ لگے انکو غنیمت
 کہتے ہیں اسکا حکم یہ ہے
 کہ پانچواں حصہ انکا
 باقی چھاد میں میں تقسیم
 کر دیں پیادہ کو ایک کو
 سوار کو تین اور سب
 انعام میں ہے کہ بیعت
 نے اور غنیمت کے ایک
 ہی میں اور جو لوگ کہتے
 ہیں یہ حدیث منسوخ
 ہے سو یہ بات بے دلیل
 ہے ۱۲۵۔ کعب بن
 مالک نصاریٰ خزرجی
 میں عقیدہ شامیہ میں حاضر
 ہوئے انکے بدر میں حاضر
 ہونے میں اختلاف
 ہے اور انکے پیچھے ہونے کے
 سوا سب مشاہیر حاضر
 ہوئے اور یہ بھی ایک بات
 تینوں سے ہے جو چچاس
 دن تک تو یہ کی قبولیت
 سے عید چھوڑے گئے
 تھے اور چچاس دن کے
 بعد ان کی توبہ قبول
 ہوئی تھی ۱۲۷۔ اس
 حدیث سے معلوم ہوتا
 کہ لڑائی میں جالبازی
 کرنا اور دشمن کو اپنے
 ارادے سے واقف نہ
 کر اجازت ہے جتنا کہ
 وہ سری و دہشت میں
 ہے۔ یہ خوب حدیث
 یہ قوریہ اس طرح ہوتا
 ہے کہ اگر کسی جگہ جنگ
 کی ہے یا نہ کہ اردم ہونا
 اور دوسری جگہ کے
 حالات اور اس کے راستے

لَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ
 اور نہ ہوگا انکے لیے ایچ لوٹ اور نہ کے کچھ حصہ نہ کہ جب مسلمانوں کے ساتھ لڑ کر جہاد کریں
 فَإِنْ هُمْ أَتَوْا فَأَسْلَمُوا الْخَزِيَّةَ فَإِنْ هُمْ أَجَاؤُكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ
 پھر اگر اس سے انکار کریں تو اسے جزیہ ایک اگر ماں لیں تو ان سے قبول کر اور بندہ اسے
 فَإِنْ هُمْ أَتَوْا فَأَسْلَمُوا بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَارَظْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ
 اور اگر وہ نہ آئیں تو اللہ سے مدد مانگ اور ان سے لڑائی کر اور جب تو کسی قلعہ والوں کو کھیلے گو پس وہ تجھ سے
 أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ دِمَةً مِنَ اللَّهِ وَدِمَةً مِنْكَ فَلَا تَقْتُلْ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ دِمَتَكَ وَ
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو تو خدا اور اس کے رسول کی پناہ دے لیکن اپنی پناہ اور اپنے
 دِمَةً أَصْحَابِكَ فَإِذَا كُنْتُمْ تَخْفِئُ مِنْكُمْ أَهْوُونَ مِنْ أَنْ تَخْفِئُ مِنْهُمْ دِمَةُ اللَّهِ وَ
 یاروں کی پناہ دے کسی لیے اگر تم اپنی پناہ تو خود تو بہتر ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ تو
 إِنْ أَرَادُوا أَنْ تَنْزِلَ لَهُمْ عَلَى حَكَمِ اللَّهِ فَلَا تَقْتُلْ بَلْ عَلَى حَكْمِكَ فَإِنَّكَ
 اور جب وہ چاہیں کہ خدا کے حکم پر تو انکو باہر نکالے تو ایسا نہ کر بلکہ انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ جنگجو
 لَا تَدْرِي أَتَضِيبُ فِيهِمْ حَكَمَ اللَّهِ أَمْ لَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ
 معلوم نہیں کہ اللہ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے کعب بن
 قَالَ لِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
 مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی لڑائی کو
 أَرَادَ غَزْوَهُ وَرَأَى يَغَايِرَهَا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ارادہ کرتے تو تو یہ کرتے ساتھ غیر اس کے سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 أَنَّ النَّخَعَانَ بَنِي مُقَرَّبٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہ نخعان بن مقرن نے کہا میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إِذَا أَلْمِ يَقَاتِلُ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخْرَأَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهَبَ الرِّيَّاحُ
 کے (دشمنی میں) پھر جب آپ شرف دن میں لڑائی کر کے تو لڑائی کو پیچھے کر دیتے یہاں تک کہ سورج ڈبل جاتا اور ہوا چلتی
 وَيُنْزِلُ النَّصْرُ وَرَأَاهُ أَحْمَدُ وَالثَّلَاثَةَ وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ وَأَصْلُهُ فِي الْبُخَارِيِّ
 اور مدد اتنی کہ روایت کیا اسے احمد اور تینوں نے اور صحیح کہا اسے حاکم نے اور بھی اصل بخاری میں ہے
 وَعَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
 اور روایت ہے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھے کہ رسول اللہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّالِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبْكِيُونَ فِيْهِمْ لِيُؤْتَوْا
 صلی اللہ علیہ وسلم دار حرب والے مشرکین کی بہت جبار پیرات کے وقت چہاں لڑا ہے تو شیعوں انہوں نے
 مِنْ تَسَاوَاهُمْ وَدَرَاهِمُهُمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ وَعَنْ عَالِمَةَ
 معصیت یہ چچا میں انہی عورتوں کو اور انکے بال بچوں کو پس اپنے فریاد اور ان میں سے یہی حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عاتکہ

کی کیفیت لوگوں سے دریافت فرماتے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ آپ سرفرا جائے کا قصد کرتے ہیں اور سرفرا ہو رہا ہے نہ کہ میں فلان جگہ
 جائیگا ارادہ کرتا ہوں کہ یہ بندہ شہید ہے جو آپ کی شان سے بعید ہے ۱۲۸

۱۔ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب قرشی مدنی ہیں انہیں ہی میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ معظمہ میں مشرف باسلام ہوئے اور پھر مدینہ منورہ میں آئے اور ان کے عاشر نہیں ہو سکے اور ان کے اجداد میں حاضر ہوئے میں ان کے ساتھ تھے لیکن مجھ سے یہ کہ آپ کا چلا مشہد خندق ہے اور یہ

رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو حُل بُعْتُ فی یومِ بَدْرٍ

ارجع کلن استعین بمشرك رواه مسلم وعنه ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو حُل بُعْتُ فی یومِ بَدْرٍ

مجازیہ ما لکوا قتل النساء والصبيان متفق علیہ وعن سمرۃ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا

مشیوخ المشرکین واستبقوا شرھم رواه ابو داود وصحیہ الترمذی

وعنه علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم تبارزوا یوم بَدْرٍ رواه البخاری

واخرجه ابو داود ومطولا وعن ابنی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لیا

انزلت هذه الآية فینا معشر الانصار یعنی ولا تلحقوا بایديکم

الی التھلکة قال رداعی من انکح من حُل علی صفی الیوم حتی

دخل فیہم رواه التھلکة وصحیہ الترمذی وابن حبان والحاکم

وعنه ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الہ وسلم غل فی النضیر وقطع متفق علیہ وعن عبادة بن الصامت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا

تغلوا فان الغل نار وعلی اصحابہ فی الدنیا والاخرة رواه

فصل کرنا حرام ہے۔ درمیان میں ہے کہ عورت بچے۔ نام ہے۔ اپنا بچہ اور نام ہے کہ قتل کیا جائے۔ ان لوگوں کو جنگ میں گویا حصہ نہیں۔ ان کے گری بھی جنگ میں حصہ لینے ہوں گے کے سوا جن میں مشورہ اور رائے دیتے ہوں یا عورت ملکہ ہو تو پھر انکو قتل کرنا چاہیے تاکہ انکا مشہد ہو ۱۱۔ اور آیت ما نطعم من لبنۃ او ترکم وھا لھا بھی ہیں تری ۱۲۔

بھی کہا گیا ہے کہ بدر میں انہیں کی وجہ سے آپ کو اجازت نہیں دی گئی اور اس میں عیادت ہی اور یہ بھی مردی ہے کہ اگر حد کے دن پر سبب ہو گئے ہیں لی اور خندق میں دی گئی آپ اہل بیعت اور اہل علم اور اہل زہد میں سے تھے جاہل ابن عبد اللہ نے کہا ہم سب کے سب دنیا میں راضی و مدنی ہوں طرف مائل ہیں عمر بن عبد اللہ نے کہا میں ہر ان کے ہاتھ میں محمد اللہ بن عمر سے زیادہ پرہیزگار اور ابن عباس سے زیادہ عالم کوئی نہیں دیکھا انہوں نے کہا ابن عمر سے اپنی حیات میں بزرگ سے زیادہ غلام آزاد کئے یہ شروع دوحی سے ایک برس پہلے پیدا ہوئے اور سترہ ہجری میں عبد اللہ بن ربیعہ مدینہ ہوئے سے تین یا چھ مہینے پیچھے فوت ہوئے ۱۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قریشی کفار کے عورتوں کو نہ بچے جو کشت میں راہ یافتہ شوکتی و مدنی ہوں سب سے دعوت قبول کیوں نہ ہو کہ وہ کافر تھے

لے قولہ عن عبد الرحمن یہ پوری حدیث بخاری اور مسلم میں یوں ہے کہ عبد الرحمن نے تحقیق البدن میں کھڑا تھا صفحہ جنگ میں جن جنگ بدر کے پس دیکھا مینے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس کہا ان تھا میں درمیان دو لڑکوں انصار کے کہ نو عمر تھے پس

أحمد والنسائی وصححه ابن حبان وعنه عوف بن مالك رضي الله

تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قطي بالسلب للقاتل

رواه أبو داود وأصله عند مسلم وعنه عبد الرحمن بن عوف رضي

الله تعالى عنه في قصة قتل أبي جهل قال فابتدأه بسيفه ما حق

قتله ثم أنصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فآخذه فقال

أليكم قتله هل مسحة سيفكم فالا لا قال فمطر فيها فقال كلاكما

قتله فقتل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سلباً لمعاذ بن عمرو بن

الجموح متفق عليه وعن كقول رسول الله تعالى عنه أن النبي صلى الله

عليه وآله وسلم نضب البعير على أهل الطائف أخرج أبو داود

في المراسيل ورجالہ ثقات ووصل العقيل بأسناده ضعيف عن علي

رضي الله تعالى عنه وعن أبي رضى الله تعالى عنه أن النبي صلى

الله عليه وآله وسلم دخل مكة وعلى رأسه المغفر فلما نزع جاءه رجل

فقال بن خطل متعلق بأستار الكعبة فقال قتله متفق عليه وعن

سعيد بن جبيرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

قتل يوم بدر ثلث صيدا أخرج أبو داود في المراسيل ورجالہ ثقات

قتل بدر کے دن تین قیدیوں کو زندہ کر کے روایت کیا اسے وہ نے مس حدیثوں میں اور اس کے راوی

آرزو کی مینے یہ کہ ہوتا
میں رعبان دو شخصوں
قوی تر کے اور زیادہ بڑوں
کے ان دو نوجوانوں
سے یعنی حقیر چاہا انگو
شجاعت میں کہ یہ نوجوان
اور نا آزمودہ کا یہ
مبادا کہ بہاگ جاویں
اور جو کچھ بھی جیو گی پس
پس چو کا چھو کو ایک سے
ان دو نوٹس سے اور
کہا اسے چیا میرے آیا
کہ وہ کو نسا ہے اور
کہاں ہے کہا مینے
کہاں جاتا ہوں بہا
کیا ہے غرض بچ کر بھڑت
اُس کی اسے بھیجے
کہا خبر دیا گیا ہوں
میں یہ کہ تحقیق وہ بڑ
کہتا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو قسم ہے اُس ذات
کی کہ ہاں میری ایکے
ہاتھ میں ہے البتہ اگر
دیکھوں میں سکونہ
جدا ہو گا تن میرا تن
انکے سے یہاں تک کہ
مرے بہت جلد باز ہم
میں سے بے جسکی ہوت
پہلے آئی موگی وہ پہلے
میرجی میں یاد نہا جلد
الرجل نے تعجب کیا
مینے بہ سبب اس کہنے
کے کہ بڑی بہت
و شجاعت اور محبت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہتے ہیں کہا

عبد الرحمن نے اور جو کچھ کو دوسرے اور کہا واسطے میرے مانند بات پہلے کی پس مذہب کی مینے کہ دیکھا مینے طوت بوجہ کی کہ پھر ناز و گول
میں پس کہا مینے ان دو لڑکوں کو کیا نہیں دیکھتے تم اس شخص کو کہ بہتر ہے یہ وہ ہے یا تمہارا کہ پوچھتے تھے تم مجھ سے حال انکے یعنی دیکھا
بوجہ یہ ہے کہا عبد الرحمن نے میں جلدی کی دونوں نے بوجہ کی کھڑت ساتھ تلواروں اپنی کے پس مارا اسکو وہاں تک باقی حاشیہ صفحہ ۲۵۴
عنه قوله صفي بن حنيفة نام اس کا کہ ہے کہ ساتھ کے تھے چھٹے جلتے ہیں درمیان جنگ کے ہوا قاتل

تمہارے ساتھ ۲۵۴ قتل کیا اسکو پھر پھر سے دونوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بخوبی آپ کو اس حال میں سے پس فرمایا کہ تم دو نو میں سے قتل کیا اسکو پس فرمایا کیا پوچھو ڈالی ہیں تم نے اپنی تلواریں پس کہا کہ نہیں پس دیکھا حضرت

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ قَدَايَ رَجُلَيْنِ مِنَ السُّلَيمِيَّةِ بِرَجُلٍ شَرَّ لِمَنِ الشَّرُّ كَيْفَ خَوَّلَ

الزَّمِيلُ وَصَحَّحَهُ وَأَصْلًا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَعَنْ خُوَيْرِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا اسْلَمُوا

أَخْرَجُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَرَجَالَهُ مَوْثُوقُونَ وَعَنْ

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فِي سَأَلِي بَدَلٍ لَوْ كَانَ الطَّيْمُنُ عِنْدِي حَتَّى تَكُونَنِي فِي هَوَاءٍ

النَّشْئِ لَوَزْنِهِمْ لَرَوَاهُ الْبَغَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصْبَأُ سَبَايَا أَوْطَاسٍ تَهْنُ أَزْوَاجٌ فَتُخْرَجُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ

وَالْمُحَصَّنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِنْ مَأْمَلْتُمْ أَنْ تَكُنَّ لَكُمْ آيَةٌ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَعَنْ

أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَسْرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قَبْلَ نَجْدٍ فَخَفُوا إِلَيَّ كَثِيرَةً فَكَانَتْ سَمَحًا لَهُمْ

أَنْتِي عَنْهُمْ يَعْزِبُونَ وَيَقْبَلُونَ بَعْضُ بَعْضٍ مُتَفَوِّعِينَ وَعَنْهُ قَالَ قَسَمَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لِلْفُؤَسِ الْكُفَّيْنِ وَالرَّجُلِ

لَهُمَا مِائَتُ مِثْقَلٍ مِنَ الْبَغَارِيِّ وَالْأَبْيِ دَاوُدَ أَسْمَ لِرَجُلٍ وَافْسَرَسَ

لَهُمَا مِائَتُ مِثْقَلٍ مِنَ الْبَغَارِيِّ وَالْأَبْيِ دَاوُدَ أَسْمَ لِرَجُلٍ وَافْسَرَسَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف دونوں کی پس فرمایا تم دو نو میں سے قتل کیا اسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ سبایا بوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جوح کے اور وہ دونوں شخص بچے قتل کرنے والی بوجہل کے معاذ بن عمرو بن جوح اور معاذ بن عطف اوتھے ۱۲ سالہ جہول علماء فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے سوار کو نہیں دیتے لیکن وہ جسے اسکے گھوڑے کیلئے اور ایک حصہ اسکے لئے اور بید سے وہ ایک حصہ سے گا اور حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما اور موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اور ابو جہلہ رضی اللہ عنہما ہیں کہ سو گورد جیسے دسے یا بیسے ایک حصہ سے ایک حصہ سے اس کے گھوڑے سے اس کے اور زیاد سے کوہن ایک حصہ دے جائیگا۔

اور روایت ہے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

اسے دو حصے کے ہوتے ہیں۔ وہ جس حصہ کے لیے اور گھوڑے کی کسی حصہ میں مناسب ہیں ۱۲۔

۲۵۵ **سَلَامٌ قَوْلُ نَظَرِ رَجُلٍ إِذْ أَرَاهُ يَتَمَتَّعُ بِشُكْرِ بَيْتِهِ بِمِثْلِ مَا يَتَمَتَّعُ بِهِ فِي حَرْبٍ وَهُوَ فِي حَرْبٍ وَهُوَ فِي حَرْبٍ**
 لشکر کے دیتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو جو تھائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے انکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ میں
 رہی باقی کے اور جب
 پھر تا لشکر چہاد سے
 اور ایک جماعت نہیں
 بیچ جنگ شمنوں کے
 مشغول ہوتی تو دیکھ
 انکو تھائی غنیمت میں
 سے اور باقی میں انکو
 ساتھ تمام لشکر کے
 شریک کرتے ایسے
 کہ قیام انکا جنگ میں
 اور مشقت اور خطرہ و
 پھرنے کے زیادہ ہے
 کیونکہ ابتدا میں لشکر
 آتا ہے اور مدد کرتا ہی
 بخلاف پھرنے کے
 کہ سب پھرتے ہیں اگر
 وقت میں جنگ کرنی
 مشکل تر اور سخت ہے
 اور حصہ سے زیادہ
 دینا بہت شقت و
 سعی کے ہے قتال میں
 اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ انکو
 کے لیے جائز ہے کہ جب
 تک وہ دارالحرب میں
 ہوں تو مال غنیمت
 میں سے بقدر ضرورت
 کھانا کھا سکتے ہیں۔
 اور اس مسئلہ میں تمام
 علماء کا اتفاق ہے
 اور اس طرح مال غنیمت
 مشترک میں سے جانوروں
 کو چاہے ڈالنا بھی جائز
 ہے بادشاہ کی اجازت
 ملے یا نہ بہر صورت
 بقدر ضرورت کھانا
 کھانا اور جانوروں کو
 چاہے کھانا جائز ہے۔

ثَلَاثَةٌ أَسْمُهُمْ سَهْمَيْنِ لِقَرِيبٍ وَسَهْمًا لَهُ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ
 میں نے دو حصے کیوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا۔ اور روایت ہے معن بن یزید سے کہا میں نے سنا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَقْلُ إِلَّا بَعْدَ
 رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ نہیں ہے انعام مگر جس
الْخَيْسِ رَوَاهُ أَحَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ الطَّيَالِسِيُّ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ
 بعد روایت کیا ہے احمد اور ابو داؤد نے اور صحیح کہا ہے اسے بخاری نے اور معن بن جبر بن
مُسْلِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میں حاضر ہوا ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
وَاللَّهُ نَقْلُ الرَّبْعِ فِي الْبَيْتِ وَالْثَلَاثُ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
 آلہ وسلم کے آپ نے سنا انعام دی جو تھائی لڑائی کے شروع میں اور تھائی لوٹنے کے وقت میں روایت کیا ہے ابو داؤد نے
صَحَّحَهُ أَبُو جَارُودٍ وَابْنُ جَبَانٍ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اور صحیح کہا ہے ابن الجارود اور ابن جہان اور حاکم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْضُ مَنِ بَيْعَتِ
 عنہما سے کہاتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انعام دیتے بعض آدمیوں کو شکر سے جنگ و دشمن
مِنَ السَّيْرِ لَا يَأْكُلُونَ خَصْمًا سِوَى قَتْلِهِمْ حَامِلَةَ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
 کے مقابلہ میں بیعتے خاص نہیں کو عام شکر کے حصہ کے سوائے حدیث متفق علیہ ہے۔ اور یہی ہے روایت ہے
قَالَ كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَارِنَا الْعَسَلَ وَالْعَبَّ فَمَا كَلْنَا وَلَا نَوْفَعُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 کہا کہ ہمکو لڑائیوں میں شہد اور انکو ملتا تو ہم کھا لیتے تھے اور نہ اٹھاتے۔ کہ روایت کیا ہے بخاری نے
وَلَا بِي دَاوُدَ كُلُّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُمَا الْخَمْسُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جَبَانٍ وَعَنْ عَبْدِ
 اور ابو داؤد میں ہے کہ اگر سے خمس ہی نہ لیا جاتا اور صحیح کہا ہے ابن جہان نے درود بت سے عبد اللہ
اللَّهُ بْنُ أَبِي أُوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ حَيْبَرٍ فَكَانَ
 بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم کو یحیر کے دن طعام ملا تو آدمی
الرَّجُلُ يَخْجِي فَيَأْخُذُ مِنْهُ مَقْدَرًا مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُخْرِجُهُ أَبُو دَاوُدَ
 آتا تھا اور لیتا اس (طعام) سے مقدار کہ کفایت کرتا اسکو درود بت جانتا ہے روایت کیا ہے ابو داؤد نے
وَصَحَّحَهُ ابْنُ جَارُودٍ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اور صحیح کہا ہے ابن الجارود اور حاکم نے اور روایت ہے روفیع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ
 عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوشیار رہا کہ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ سَتَى إِذَا انْجَفَرْنَا
 اللہ تعالیٰ اور آخرت پر وہ نہ سوار ہو دی اس چار پائے جو مسلمانوں کو توڑ سے ہے یہ کہ جب بن ہو جاوے

اس حدیث سے بھی بقدر ضرورت کھانا لینے کی اجازت معلوم ہوتی ہے اور ضرورت کے وقت مال غنیمت کے اور جانور کو بھی تقسیم
 کرنے سے پہلے استعمال کرنے جائز ہیں اور اس مسئلہ میں کسی اہل علم کا اختلاف معلوم نہیں سیمسب متفق معلوم ہوتے ہیں لیکن ضرورت پور
 ہو جائے یعنی لڑائی کے ختم ہونے کے بعد انکو مال غنیمت میں دایس کر دینا واجب اور ضروری ہے۔ درمیانوں اور اس قسم کے دوسرے مسائل کو
 استعمال کرنا جائز نہیں اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ شدت ضرورت کے وقت ان کو استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

ابو عبیدہ بن الجراح یہ ماصر بن عبد اللہ بن جراح فہری قرشی مشرکین سے ہیں اور اس مت کے میں ہیں عثمان بن مظعون کے ساتھ مشرک اسلام ہوئے اور وہ دفعہ ہجرت کی ایک دفعہ حبشہ کی طرف اور وہاں سے مدینہ کی طرف تشریف لائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

رَدَّ هَامِرٌ وَلَا يَلْبِسُ ثَوْبًا مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا اخْلَقَ رَدَّةً فِيهِ

آخر حجة أبو داود والداري ورجالہ کلاس یہم وعن ابی عبیدہ

ابن الجراح رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

له ولم يقل خير على المسلمين بضم المخرج ابن ابي شيبة واحمد و

في اسناده ضعف وللطحايسى من حديث عمرو بن العاص بن جريح

المسلمين اذناهم وفي الصحيحين عن علي رضي الله تعالى عنه ذمة المسلمين

واحدة يسعي بها اذناهم زاد ابن ماجه من وجع اخر وخرج عليه ثم اصاب

وفي الصحيحين من حديث ام هانئ قد اجرت من اجرت وعن عمر بن

الله تعالى عنه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يخرج

اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا ادرك المسلمون اوطانهم

عن قتادة قال كانت اموال بني النضير مما افاد الله على رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه السلام بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم

خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقي يجعل في الكراء والسيارة

عذرة في سبيل الله عز وجل منقول عن معاوية رضي الله تعالى عنه

قال عزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا فاصبنا فيه ما غمنا

الذين يكلمهم عما خرجوا المشركين من جزيرة العرب يعني اهل مشرك كجزيرة عرب كالكه وخواه ده يهودي هون يانيساني - مجوسي هون

باب برست - الغرض ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا اجماع اور ضروری فرض ہے کہ وہ اس ارض مقدس کو ناپاک لوگوں کے وجود سے پاک

ابن الجراح رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 له ولم يقل خير على المسلمين بضم المخرج ابن ابي شيبة واحمد و
 في اسناده ضعف وللطحايسى من حديث عمرو بن العاص بن جريح
 المسلمين اذناهم وفي الصحيحين عن علي رضي الله تعالى عنه ذمة المسلمين
 واحدة يسعي بها اذناهم زاد ابن ماجه من وجع اخر وخرج عليه ثم اصاب
 وفي الصحيحين من حديث ام هانئ قد اجرت من اجرت وعن عمر بن
 الله تعالى عنه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يخرج
 اليهود والنصارى من جزيرة العرب حتى لا ادرك المسلمون اوطانهم
 عن قتادة قال كانت اموال بني النضير مما افاد الله على رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه السلام بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم
 خاصة فكان ينفق على اهله نفقة سنة وما بقي يجعل في الكراء والسيارة
 عذرة في سبيل الله عز وجل منقول عن معاوية رضي الله تعالى عنه
 قال عزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيرا فاصبنا فيه ما غمنا
 الذين يكلمهم عما خرجوا المشركين من جزيرة العرب يعني اهل مشرك كجزيرة عرب كالكه وخواه ده يهودي هون يانيساني - مجوسي هون
 باب برست - الغرض ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کا اجماع اور ضروری فرض ہے کہ وہ اس ارض مقدس کو ناپاک لوگوں کے وجود سے پاک
 رکھیں اور ان کے خلاف اور قبضہ سے اس کو پاک کریں۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجے اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور ان کے سوا اور بہت لوگ روانہ کرتے ہیں انھوں نے دس کو عمر بن عبد العزیزؓ کے نزدیک سلطان بنویسے حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا جو عیب ہے ان کے احوال کے بعد شام پر تحصیل کرے تو اسی سال طاعون غموسا میں پھیلے گا جس میں انھوں نے فرمایا: اگر آپ کو یہ خبر ہو تو یہاں سے بھیجیں اور اللہ اعلم۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار سے جزیر ہر سال میں جو ان آدمی سے ایک دینار لیا جائیگا خواہ غنی ہو یا فقیر امام غزالی
اور امام احمد کا یہی مذہب ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ جزیر کی کوئی مقدار نہیں بلکہ امام وقت کی رائے پر موقوف ہے حنفیہ ۲۵۸

وَأَمَّا بَنُو إِسْرَءِيلَ أَنْ يَنْتَفِخُوا بِمَا هَبْنَاهُمْ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكُنَّا لَكُمْ فِيهِ نَاظِرِينَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسٍ أَغْوًى لَمْ نُصَلِّ عَلَى يَسَعٍ وَكُنَّا بِمَا يَصْعَدُونَ فَاعْتَدُوا يَوْمَ الْفَتْحِ وَأَمَّا بَنُو إِسْرَءِيلَ أَنْ يَنْتَفِخُوا بِمَا هَبْنَاهُمْ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكُنَّا لَكُمْ فِيهِ نَاظِرِينَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسٍ أَغْوًى لَمْ نُصَلِّ عَلَى يَسَعٍ وَكُنَّا بِمَا يَصْعَدُونَ فَاعْتَدُوا يَوْمَ الْفَتْحِ

اور جو کہ حکم دیا کہ لوگوں میں ہر ماہ سے ایک دینار یا ماہانہ کے معاداری لکھا جائے روایت کیا اسے تینوں نے
وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ عَرَبٍ وَعَلَانُ بْنُ عَمْرٍو وَالْمُرْتَضَى وَصَحَّحَهُ ابْنُ عَرَبٍ

اور جو کہ اسے ابن جبران اور حاکم نے اور روایت ہے عازن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں
الْحَبَشِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِسْلَامَ يَعْزِلُونَ وَلَا يَعْزِلُ الْخَرْجُ إِلَّا بِالْإِذْنِ

ابی حلیہ اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ آیتیں فرما اسلام غالب ہے گا اور غلویت ہوگا روایت کیا اسے دار
قُطَيْبٌ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قُطَيْبٌ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہود اور نصاریٰ سے کو پہلے سلام مت کہو اور جب تم کسی کو ان میں سے راستے میں ملو
فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرِّفُوا إِلَى صَبِيحِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ سَوْرٍ عَنْ عُمَرَ

نوا اسکرخ کہ روایت کی طرف روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سوربن محمد بن
وَمَرَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَامًا الْحَكَمِيَّةَ فَنَزَلَ

اور مرقان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حدیبیہ کے سال انجھ پہر پوری
الْحَيَاتِ بِطَوْلِهِ وَفِيهِ هَذَا مَا صَاحَرَهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَهْمِيلٌ

حدیبیہ بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ یہ وہ چیز ہے جبر محمد بن عبد اللہ نے سہیل
ابْنُ عُمَرَ وَعَلَى وَضَعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِ النَّاسُ كَيْفَ بَعْضُهُمْ

بن عمر سے مسلم کی ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تو کہ لوگ اس میں امن پائیں اور بازار سے بعض انکا
عَنْ بَعْضِ خُرُوجِ ابْنِ أَوْدٍ وَأَصْلُهُ فِي الْبَحَارِيِّ وَخَرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضُهُمْ

بعض سے روایت کیا اسے ابو اود سے اور اصل سبکی بنی یمن اور روایت کیا مسلم نے اسے بعض کو اس سے
حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ

ابن ذریہ سے اور اس میں بھی ہے کہ بعض نے کہا کہ ہم اسکو روایت نہیں کرتے اور جو ہماری طرف سے تھا ہی
رَدُّهُ عَنْهُمْ فَقَالَ أَلَا تَلْقَوْنَ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ مَنْ ذَهَبَ

خارج ہو گیا تو یہ کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ رسول اللہ آپ کے زمانہ میں ہے انکو جو خمس ہماری
مَثَلُ الْيَهُودِ فَأَعْلَاهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَهُمْ قَسِيحٌ حَالٌ فَلَهُ فُجَاءٌ وَخُرُجًا

طرف سے کہ ان کو ان کے لئے دو چیز ہے جو ان کی طرف سے آتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے گرد
وَصَحَّحَهُ ابْنُ عَرَبٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ عَرَبٍ وَعَلَانُ بْنُ عَمْرٍو وَالْمُرْتَضَى وَصَحَّحَهُ ابْنُ عَرَبٍ

اور جو کہ اسے ابن جبران اور حاکم نے اور روایت ہے عازن بن عمرو رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں
الْحَبَشِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِسْلَامَ يَعْزِلُونَ وَلَا يَعْزِلُ الْخَرْجُ إِلَّا بِالْإِذْنِ

ابی حلیہ اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ آیتیں فرما اسلام غالب ہے گا اور غلویت ہوگا روایت کیا اسے دار
قُطَيْبٌ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قُطَيْبٌ ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہود اور نصاریٰ سے کو پہلے سلام مت کہو اور جب تم کسی کو ان میں سے راستے میں ملو
فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرِّفُوا إِلَى صَبِيحِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ سَوْرٍ عَنْ عُمَرَ

نوا اسکرخ کہ روایت کی طرف روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سوربن محمد بن
وَمَرَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَامًا الْحَكَمِيَّةَ فَنَزَلَ

ابو اسحاق وقت سے اس
نیکے مقرر کر کے غنی
کے نزدیک غنی سے
سال میں ۴۸ درہم
جیسے میں چار درہم
مستوسط الحال سے
سال میں جو میں درہم
ہر ماہ میں دو درہم
فقیر سے سال میں ایک
درہم ہر ماہ میں ایک
درہم جزیر لیا جائیگا
بیان میں کہا ہے کہ ہمار
مذہب حضرت عمر رضی
حضرت عثمان رضی
حضرت علی رضی
منقول ہے ابو ہریرہ
اور انہد ابی ہریرہ
نے اسکا انکار نہیں کیا
۲۸ اس بڑا کہ
بنی نصرانی کی نسبت ابو
عمرہ ہے خوارج میں
میں وہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ والہ وسلم
مدینہ منورہ میں شریف
فرمایا ہے تو اس وقت
آئی عمر بن سال کی تھی
اور حضرت عمر رضی اللہ
میں بھرہ میں لوگوں کو
خبر دینے کے لیے یہ
اور ان ہی طرح
میں غفلت فرمایا اور
آپ اشراف سو
تین سال یا تین
سال کی تھی
وہ جس کے انکار
میں غفلت فرمایا اور
ان کی اور دور
وہ جس کے انکار
بعض کے نزدیک

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گفتار طلال سے امام شافعی روایات امام احمد و کاہی نے بھی روایت کیا اور جو علیہ السلام اور
 ۲۶۱ حنفیہ کو حرام کہتے ہیں دودہ سلمیٰ روایت کے استعمال کرتے ہیں جو اسی باب کے شروع میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی

وَالْهَدْمُ وَالْأُتْرُوقُ أَحْمَدُ وَالْبُودُودُ وَصَحَّاحُ بْنُ جَانٍ وَعَنْ ابْنِ أَبِي
 اور یہ ہے روایت کیا ہے احمد اور ابو داؤد اور سلمیٰ ابن جہان نے اور عمار بن یونس نے اور ابی

عَمَارِئَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَاكِمِ الضَّبْعِ صَيْدِي قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 عمار سے کہتے ہیں جابر بن عبد اللہ کہ گفتار حکام کے کہان میں ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّاحُ بْنُ جَانٍ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان روایت کیا ہے احمد اور چاروں نے اور سلمیٰ کہا ہے عمار بن

وَأَبْنُ جَانٍ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الشَّقْفِ فَقَالَ
 ابن جہان نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ نے سنا کہ الشقف نے کہا کہ

قُلْ لَا أَحَدٌ فِيمَا أَوْحَى إِلَيَّ مَحْرُومًا إِلَّا يَهُدَى فَقَالَ شَيْخٌ عَنْهُ سَمِعْتُ أَبَا
 انہوں نے یہ آیت نقل کی ہے اودھی الی محروم الی محروم کے نزدیک تھا کہ اس نے سنا ہے ابو

هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ذَكَرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا

فَقَالَ إِنَّهَا خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ أَخْرَجَهَا أَحْمَدُ وَالْبُودُودُ وَاسْنَادُهُ
 ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا وہ بلیوں میں سے ایک بلی ہے روایت کیا ہے احمد اور ابو داؤد نے اور سلمیٰ اسناد

ضَعُفٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 ضعیف ہے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ مَالٍ لَمْ يَأْتِهَا الْخَرْجَةُ إِلَّا رُبْعَةً إِلَّا الشَّاسِي
 اللہ علیہ وسلم نے ان جالوروں کے کہانے اور ان کے دودہ بچے سے جو غلات کہاں سے روایت کیا ہے چاروں نے سو اسانی

وَحَسَنَةُ التَّمِيمِ وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ فِي قِصَّةِ الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ قَاكُل
 اور حسن کہا ہے تميمی نے اور روایت ہے ابن قتادہ نے کہ وحشی گدے کے قصے میں رسول اللہ صلی

مِنَّا التَّمِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَمَاعٍ بَنِي بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ
 اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اسے کھانا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے سماع بن بکر رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَحْرَأُ عَلَى عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمے میں ایک گھوڑا

فَاكُنَّا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَلَّ الضَّبَّ
 ذکر کیا اور کھانا اسکو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اہل حال کو دودہ

عَلَى مَا يَذْكُرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ
 و ستر خوان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور روایت ہے عبد

الرَّحْمَنِ بْنِ عَثْمَانَ الْقُرَشِيِّ أَنَّ طَيْبِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الرحمن بن عثمان قرشی سے کہ ایک حبیب کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک کچل والے
 درندے کا کھانا حرام
 ہے ۱۲ عہد
 عمار بن یونس نے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کیفیت فرمایا ہے
 تو کہنے لگے اگر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایسا فرمایا ہے تو میں
 یہ حدیث ہے اس میں
 سے معلوم ہوا کہ گفتار
 عمار بن یونس اور یحییٰ
 سیبی کہتے ہیں حرام
 ہے اور یحییٰ ابو جعفر
 میں کسی ایک قسم ہے
 جو یہ ہے کہ برابر ہو
 ہے اور جیسا کہ کوئی
 حملہ کرے یا اسکو چلنے
 تو وہ سمٹ کر ایک گیند
 کی شکل میں ہو جاتی
 ہے اور اسکا متہ اور
 ٹانگیں کوئی چیز نظر نہیں
 آتی صرف کانٹوں کی
 ایک گیند دکھائی دیتی
 ہے ۱۲ ابو قتادہ
 عمار بن ربیع انصاری
 میں یہ بھی پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے کشتہ
 سواروں میں سے ہیں
 جبری میں اتفاق فرمایا
 اور کہا بعض نے حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کی خلافت میں کہ
 میں فوت ہوئے اور
 پیغمبر خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ

سب مشاہیر حاضر ہوئے اور ان کی عمر ۱۲ سال کی تھی اور یہی ان میں سے ہیں جو کثرت غالب موسیٰ اور امام شافعی نے روایت کیا ہے
 راہ اور میں کہ زہر اور باقی چیزیں ۱۲ ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک کا ذکر نہ کیا جائے جس نے سداً یا ابلیس کتاب تو بھروسہ
 ۶۲۳ شہید کرنا کہ یہ معلوم اس سے کہ اس نے ذکر کیا ہے یا نہ کیا ہے اس پر اعتبار نہیں کیونکہ ظاہر حال سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالِهِ وَكَلِمَاتٍ قَوْمًا يَأْتُونَكَ بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَدْرَأْسُهُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ

والہ وسلم نے کلمات کی کہ ایک قوم تمہارے پاس گوشت لاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اللہ کا نام اس پر کیا ہے

أَمْ لَا فَقَالَ سَمُوا اللَّهَ عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكَلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ

یا ہمیں تو آپ نے فرمایا تم اللہ کا نام اس پر لے لو اور اس کو کھا لو روایت کیا اسے بخاری نے۔ اور روایت ہے عبد اللہ

اللَّهُ بْنُ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالِهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عَنِ الْخَذَفِ وَقَالَ إِنَّمَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَكْنَعُ عَدُوًّا

والہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اس سے لے منع کیا اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار نہیں ہوتا اور نہ دشمن مرنے کا

وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَقْفُ الْأَعْيُنَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ الْفَظُّ يَسْلُمُ وَعَنْ

لیکن یہی دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ بھونچ دیتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم کی ہے اور روایت ہے

ابن عباسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا تَحْزَنْ وَأَشْيَا فِيهِ الْوُحْشُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ كَتَبَ بْنِ مَالِكٍ

نہ بناؤ کسی جانور کو نشانہ روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور روایت ہے کتب بن مالک

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً ذُبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک عورت نے بکری کو بچھر سے ذبح کیا تو سہاگن کیا یہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَامَرِيًّا كَلِمَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ زَائِرٍ

علیہ وآلہ وسلم سے اس کے باب میں نو آپ نے اس کے کھانیکا حکم و روایت کیا اسے بخاری نے اور روایت ہے زائیر

ابن خزيمةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بن خزيمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو روایت کرتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ مَا أَهْرَأَ لَكُمْ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفَرُ

کہ آپ نے فرمایا جو چیز خون بنادے اور نہ کھانیکا نام لیا تو اسے کھو جائے روایت ہے ابن خزيمة سے

أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمُدَى أَحْيَا شَرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اس کے دھبے ہونے کو دانت تو ہڈی ہے دنا خون جھیلو کہ یہ نام نہیں لیتا متفق علیہ ہے اور روایت ہے

جابر بن عبد اللهٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الدِّمِ وَآلِ صَدْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَلَامَةَ

علیہ وآلہ وسلم سے کہ کسی جانور کو رسنے سے بچھڑا روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سلام

بسم اللہ کہ ذکر کیا
 ہوگا اسی واسطے
 آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اور شام
 فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ
 کا نام نہ کر کھا لو اور
 اس قسم کے شبہات
 نہ کرو اور اس حدیث کا
 یہ مطلب نہیں کہ اگر
 انہوں نے بسم اللہ
 کو نہیں پڑھا تو تم ہم
 اللہ کے کر کھا لو کہ
 بسم اللہ اس کے قائم
 مقام ہو جاوے گی
 علیہ خذ نکرے
 مارنا یا کوئی اور چیز ان
 کی مانند دوا کھینچوں
 کے پیچ لکھ کر یا انگلی اور
 انگوٹھے کے پیچ میں
 رکھ کر پوری حدیث
 پڑھوں ہے کہ عبد اللہ
 بن مغفل نے اپنے بار
 میں سے کسی کو خذف
 کرتے ہوئے دیکھا کہ
 اللہ نے اسے کہا خذف
 مت کر ایسے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نہ کروہ جانتے تھے
 یا منع کرتے تھے خذف
 سے کیونکہ اس سے
 شکار ہوتا ہے نہ جس
 مرتبہ ہے بلکہ دانت ٹوٹ
 جاتا ہے یا انگلی ٹوٹ
 جاتی ہے پھر عبد اللہ
 نے اسکو دیکھا خذف
 کرتے ہوئے تو کہا میں
 تجھ سے حدیث بیان
 کرنا ہوں کہ رسول اللہ

۶۲۳

۲۶۵ لحد نووی نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بایں کر وٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو اور چھری داہنے ہاتھ

میں ایویں اور بایں ہاتھ سے اسکا سر کاٹا جائے اور اس حدیث سے یہ ظہار کر نیک ہی جانور ایک آدمی اور لنگہ لنگہ والوں کی طرف سے کافی ہے اور جبکہ ثواب ملے گا ہمارا اور جہنم ہمارا کا یہی مباح ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہتھکڑی میں سے ایک جانور صرف ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے البتہ کوئی ہتھکڑی اور ٹھٹھکا سا کڑیوں تک کافی ہے اس حدیث سے قرآنی کی تاکید معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ قرآنی واجب ہے یا سنت۔ جمہور صحاح صحیح اور فقہا کا یہ ہے یہ قرآنی سنت ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآنی کے وجوب کے لیے کوئی قوی دلیل معلوم نہیں ہوتی۔ ابن جریر نے کہا کہ یہ حدیث میں سے کوئی ایک حدیث صحیح وجوب کا کافی نہیں ہو سکتی۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآنی وجوب ہے۔ قاضی دہلوی بعض احادیث پر یہ فیصلہ رکھ

عَلَى صَافِحِهِ مَا وَفَى لَفْظًا ذَبْحًا بَيِّنًا وَفَى لَفْظًا سَمِينًا وَلَا تَنِي عَوَانَةً
فِي صَحِيحِهِ ثَمَانِينَ بِأَلْفٍ ثَلَاثِينَ وَفَى لَفْظًا سَلِيمًا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَمْ يَنْحَرْ
حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَّا بَيْتُ الْقَرْنِ
يُطَافِي سَوَادٌ وَيُزِيلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ لِيُصْطَبَّ بِهِ فَقَالَ لَعَنَهُ
الْمَدْيَنِيُّ ثُمَّ أَخَذَهَا فَأَضْحَجَهَا ثُمَّ دَبَّحَهَا وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ خُصَمَاءِ
دِينِي تَزَكَّرِي أَجْرِي تَجْعَلِي لِي أَرْبَعِينَ سَلَامَةً يَوْمَ اسْتَوْذَعْتُكَ كَيْسَ كَرِيمًا
وَأَبُو حُمَيْدٍ وَمِنْ أَهْلِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ سَعَةٌ
وَلَمْ يُصْطَبَّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَصْلًا نَارًا وَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَصَحِيحُ الْحَاكِمِ
وَاللَّيْنِ رَجَحَ الْأَمَّةُ خَيْرُهُ وَقَفَهُ وَعَنْ جَنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَخْصَنِيَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى
صَلَوَتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى عَنَتِهِ قَدْ ذَبَحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَلَيْدِنْ جَرَّ شَاةً مَكَانَهَا مَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلَيْدِنْ جَرَّ عَلَى اسْمِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا عَوْرَاءُ

وہ حدیث سے لفظ لنگہ لنگہ سے مراد ہے کہ جانور کو بایں کر وٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو اور چھری داہنے ہاتھ میں ایویں اور بایں ہاتھ سے اسکا سر کاٹا جائے اور اس حدیث سے یہ ظہار کر نیک ہی جانور ایک آدمی اور لنگہ لنگہ والوں کی طرف سے کافی ہے اور جبکہ ثواب ملے گا ہمارا اور جہنم ہمارا کا یہی مباح ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہتھکڑی میں سے ایک جانور صرف ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے البتہ کوئی ہتھکڑی اور ٹھٹھکا سا کڑیوں تک کافی ہے اس حدیث سے قرآنی کی تاکید معلوم ہوتی ہے اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ قرآنی واجب ہے یا سنت۔ جمہور صحاح صحیح اور فقہا کا یہ ہے یہ قرآنی سنت ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآنی کے وجوب کے لیے کوئی قوی دلیل معلوم نہیں ہوتی۔ ابن جریر نے کہا کہ یہ حدیث میں سے کوئی ایک حدیث صحیح وجوب کا کافی نہیں ہو سکتی۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآنی وجوب ہے۔ قاضی دہلوی بعض احادیث پر یہ فیصلہ رکھ

۲۶۶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کائنات ہمارے دلوں اور ایسے دیبے جانوں کو جسکی ہڈیوں میں شر و سوء قرار کی گڑبگڑ اور استہزائیں اور پادشہ کے عجیب خرابی کے جواز کے لیے ناسخ ہیں درانکے سوا دوسرے عیوب کی سکوت کیا گیا ہے اس واسطے اہل ظاہر کا یہ

ہے کہ ان کے سوا اور
کوئی نہیں ہے۔

کے جواز کے لیے الحاح

اور چھوٹے ملہا ان میوہ
کراچون کے زیادہ

سخت ہوں جیسے زعفران
مالک ملک کا آقا

ہونا یا انکے برابر ہوں

ان پر کیا اس لیے اور
ان عیوب والے جانوروں

کی قربانی و اجازت ہے

نے کہا کہ اس سے معلوم

جانور کا جینہ درست

بہارِ نبویؐ و سیرِ رحمت
بہارِ نبویؐ و سیرِ رحمت

منقون ہے کہ کسی ماہ

تاریخ جامعہ اسلامیہ

دوست ہے اب اس عمر

اور ہر ایک کے نزدیک
وہ ہے زندہ اور حیدر

کامیاب ہے کہ

سوانح اور کامی
اور کچھ کہانیوں کے اور

کسی جو کہ وہ

جسکو میں گاو

100

ہے کہ یہ سب کچھ ہی ہے

ادیمیڈی طرف سے
ورسٹری اور ہرن ایک

آدمی و طوفان در دست

1
2
3
4
5
6
7
8
9
10
11
12
13
14
15
16
17
18
19
20
21
22
23
24
25
26
27
28
29
30
31
32
33
34
35
36
37
38
39
40
41
42
43
44
45
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100
101
102
103
104
105
106
107
108
109
110
111
112
113
114
115
116
117
118
119
120
121
122
123
124
125
126
127
128
129
130
131
132
133
134
135
136
137
138
139
140
141
142
143
144
145
146
147
148
149
150
151
152
153
154
155
156
157
158
159
160
161
162
163
164
165
166
167
168
169
170
171
172
173
174
175
176
177
178
179
180
181
182
183
184
185
186
187
188
189
190
191
192
193
194
195
196
197
198
199
200
201
202
203
204
205
206
207
208
209
210
211
212
213
214
215
216
217
218
219
220
221
222
223
224
225
226
227
228
229
230
231
232
233
234
235
236
237
238
239
240
241
242
243
244
245
246
247
248
249
250
251
252
253
254
255
256
257
258
259
260
261
262
263
264
265
266
267
268
269
270
271
272
273
274
275
276
277
278
279
280
281
282
283
284
285
286
287
288
289
290
291
292
293
294
295
296
297
298
299
300
301
302
303
304
305
306
307
308
309
310
311
312
313
314
315
316
317
318
319
320
321
322
323
324
325
326
327
328
329
330
331
332
333
334
335
336
337
338
339
340
341
342
343
344
345
346
347
348
349
350
351
352
353
354
355
356
357
358
359
360
361
362
363
364
365
366
367
368
369
370
371
372
373
374
375
376
377
378
379
380
381
382
383
384
385
386
387
388
389
390
391
392
393
394
395
396
397
398
399
400
401
402
403
404
405
406
407
408
409
410
411
412
413
414
415
416
417
418
419
420
421
422
423
424
425
426
427
428
429
430
431
432
433
434
435
436
437
438
439
440
441
442
443
444
445
446
447
448
449
450
451
452
453
454
455
456
457
458
459
460
461
462
463
464
465
466
467
468
469
470
471
472
473
474
475
476
477
478
479
480
481
482
483
484
485
486
487
488
489
490
491
492
493
494
495
496
497
498
499
500
501
502
503
504
505
506
507
508
509
510
511
512
513
514
515
516
517
518
519
520
521
522
523
524
525
526
527
528
529
530
531
532
533
534
535
536
537
538
539
540
541
542
543
544
545
546
547
548
549
550
551
552
553
554
555
556
557
558
559
560
561
562
563
564
565
566
567
568
569
570
571
572
573
574
575
576
577
578
579
580
581
582
583
584
585
586
587
588
589
590
591
592
593
594
595
596
597
598
599
600
601
602
603
604
605
606
607
608
609
610
611
612
613
614
615
616
617
618
619
620
621
622
623
624
625
626
627
628
629
630
631
632
633
634
635
636
637
638
639
640
641
642
643
644
645
646
647
648
649
650
651
652
653
654
655
656
657
658
659
660
661
662
663
664
665
666
667
668
669
670
671
672
673
674
675
676
677
678
679
680
681
682
683
684
685
686
687
688
689
690
691
692
693
694
695
696
697
698
699
700
701
702
703
704
705
706
707
708
709
710
711
712
713
714
715
716
717
718
719
720
721
722
723
724
725
726
727
728
729
730
731
732
733
734
735
736
737
738
739
740
741
742
743
744
745
746
747
748
749
750
751
752
753
754
755
756
757
758
759
760
761
762
763
764
765
766
767
768
769
770
771
772
773
774
775
776
777
778
779
780
781
782
783
784
785
786
787
788
789
790
791
792
793
794
795
796
797
798
799
800
801
802
803
804
805
806
807
808
809
810
811
812
813
814
815
816
817
818
819
820
821
822
823
824
825
826
827
828
829
830
831
832
833
834
835
836
837
838
839
840
84

وَالْكَبِيرُ إِلَى الْأَمْنِيِّ رَأَاهُ أَتَمُّهُ وَالْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ الزَّيْدِيُّ وَأَبْنُ جِبَّانٍ وَ

اور ذی بیہوش ہو گئے اور بت کیا ہے احمد اور چاروں نے اور عجم کیا ہے رسول اور امین جان کے اور

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسلم عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ نَارُ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ يَنْتَشِرْ الْعَيْنُ وَالْأَذُنَ وَلَا لَصَّيْجًا وَلَا مِثْلًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ سَمْعٌ وَلَا بَصَرٌ وَلَا يُفْقِدُ شَيْئًا

وآخر قراء ولا شق قراء أخرجه أحمد والأربعه وصححه الترمذی وابن

جَبَّانٌ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

اَمْرٌ مِّنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْوَمَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنْ أَقْسَمَ

الْحَوْمَهَا وَجِبَادَهَا وَجِبَالَهَا عَلَى الْمَسَاكِينِ وَلَا تُعْطَى فِي جِبَارِهَا مَنْدَمًا

سکنتوں پر اور نہ دہلیز کے ذبح کرنے کی ضرورت ہے اس سے

شیخ متفق علیہ روئے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نحونا معہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامِ الحُدَیْیَةِ الْبَیِّنَةِ غَنَیْبَةُ
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ سات آدمیوں کی مدد سے

وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بَابُ الْحَقِيقَةِ
حَقِيقَةُ كَلَامِ

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

عقبت پر کیا حسن اور حسین کی طرف سے ایک ایک مینہ نہا روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور صحیح کہا ہے ابن

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحامد حمدی نے فرمایا ہے کہ عقیقہ کے بدلے مجھے تم میں سے کوئی شخص دے کر آؤ وہ پھر حضرت سنی کی حالت میں مرا جائیگا تو وہ اپنے
۲۶۷ والدین کے لیے قیامت میں شفاعت کرے گا اور بعض علماء کہتے ہیں کہ عقیقہ ہر بچے کے لیے لازم ہے اور زردم کو کروی ہو سکے ساتھ شنبہ

دیا گیا ہے اور اس پر
اصل ظاہر اس کے وجہ سے
قابل ہیں اور امام شافعی
امام مالک اور امام احمد
کے نزدیک سنت ہے بلکہ
روایت میں امام احمد بھی
واجب کہتے ہیں درحقیقت
کے نزدیک مستحب ہے۔
علامہ شوکانی بھی
مستحب کہتے ہیں۔ اور
سابقین پر عقیقہ کیا
جاتے اور بچہ کا سر نہ دیا
جاتے بعض علماء فرماتے
ہیں کہ لڑکی کا سر نہ دیا
جاتے اور اکثر علماء فرماتے
ہیں کہ بچہ کو لڑکی اور
لڑکے دونوں کے واسطے
عام ہے۔ اور سابقین
روایت بھی بچہ کا بچہ اور
مقرر کیا جائے۔ اور
بڑے ناموں پر پرستار
کیا جائے کہ جناب رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے ناموں کو تبدیل فرما
دیا کرتے تھے حدیث میں
ہے کہ سیدہ رانام شہنشاہ
اور ملک الملوک بنی۔ اور
سیدہ اچھا نام عبد اللہ
اور عبد الرحمن ہے اور
حضرت انبیاء علیہم السلام
کے اسوں پر نام رکھا
جاتا تھا اور نام ان کے
سکون سے فرماتے ہیں
۱۰۔ علامہ نے کہا
ہے حکمت اس مانعت
کی ہے کہ ہر قسم سے عظمت
نہکتی ہے اس شخص کی
جس قسم کہتا ہے

خزیمۃ و ابن الجارود و عبد الحق لکن زعم ابو حاتم ان رسالۃ و اخراج ابن

خزیمہ اور ابن الجارود اور عبد الحق نے لیکن ابو حاتم نے اسے منسلک ہونے کو ترجیح دی ہے اور روایت کیا ابن

جہان من حدیث ابن رضی اللہ عنہ و عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان

جہان نے اسے اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے اسی کی مثل۔ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امرهم ان یعق عن الغلام ثمانین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ دینے والے کو عقیقہ کیا جاوے اس کے اٹھ سو دو گراں

مکافئتان و عن الجاریۃ شاة و اذہ الذین ذی و صحنہ و اخرجہ اخرج و

برابر اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری روایت کیا ہے ترمذی نے اور بھی کہا ہے اور روایت کیا ہے احمد اور

الاربعة عن ام کوثر لکعبیۃ نخوة و عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان

چاروں نے ام کوثر زکیمہ کی روایت سے اسی کی مثل اور روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کل غلام ترثہن بعقیقۃ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک لڑکا گروہ سے ساتھ عقیقہ اپنے کے

تذبح عنہ یوم سابع یحلق ویسقی ذواہ احمد و الاربعۃ و صحنہ الذین

ذبح کیا جاوے اسی طرح سے ساتویں دن اور سر نہ دیا جاوے اور نام رکھا جاوے روایت کی یہ احمد و چاروں نے اور

کتاب الایمان والنذور

کتاب قسموں اور نذرین کے بیان میں

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

انذار لعمر بن خطاب فی ركب و عمر یحلف بابیہ فناداهم رسول

کہ آئے عمر بن خطاب کو اپنے سواروں میں پایا اور عمر قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی بی بیوں کو پکار کر کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکذا الا ان اللہ ینصکم ان تحلفوا بائیکم فمن

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جہاد اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو نص کیا ہے اپنے باپ کی بی بیوں کو قسم کھاتے اور

کان حالاً فلیحلف باللہ اویصمت شق علی فی رواۃ ابی داود

قسم کھاتی ہو اسکو جیسے قسم کھاتے ساتھ اللہ کے باجپ کے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوداؤد اور نسائی میں

والنسائی عن کعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نوعاً لیسوا بابائکم

ایک مرفوع روایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ابن) ہے نہ قسم کھاو اپنے باپوں

ولا باہمکم ولا بالانکاد ولا تخلفوا باللہ الا وانتم صادقون و

اور انوں اور نبیوں کی اور نہ قسم کھاؤ اللہ کی مگر جب تم سچے ہو اور

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا فرمایا رسول اللہ صلی

عظمت حقیقی خدا ہی کے لیے ہے میں شاید کیا جاوے گا اس کے ساتھ اور کوئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی
بارگاہوں پر نہ کروں تو بہت ہے اس کے کسی اور کی قسم کھاؤں پھر وہاں کروں اور اللہ تعالیٰ نے جو انی مخلوقات کی قسم کھا ہے وہ اس جیسے
اللہ سے جو ہر کوئی نہیں میں وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ یہ شان الہیہ ہے کہ پاک و نیک کی قسم کھا کر

۱۷ لای دے اور اسے روک کر حدیث کے تحت میں اسی مضمون کی ہے کہ اس حدیث سے اور اس کے بعد جو میں نے لکھا ہے اس سے
 جو کہ ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ دے اور کفارہ دیوے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا اور کفارہ قسم کوڑے ۸۴

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

اللہ علیہ وسلم یدینک علی ما یصلیٰ ۴۰۰ صاجیک و فی روایت الیہ

۱۷ لای دے اور اسے روک کر حدیث کے تحت میں اسی مضمون کی ہے کہ اس حدیث سے اور اس کے بعد جو میں نے لکھا ہے اس سے
 جو کہ ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ دے اور کفارہ دیوے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا اور کفارہ قسم کوڑے ۸۴

۱۷ لای دے اور اسے روک کر حدیث کے تحت میں اسی مضمون کی ہے کہ اس حدیث سے اور اس کے بعد جو میں نے لکھا ہے اس سے
 جو کہ ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ دے اور کفارہ دیوے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا اور کفارہ قسم کوڑے ۸۴

۱۷ لای دے اور اسے روک کر حدیث کے تحت میں اسی مضمون کی ہے کہ اس حدیث سے اور اس کے بعد جو میں نے لکھا ہے اس سے
 جو کہ ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ دے اور کفارہ دیوے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا اور کفارہ قسم کوڑے ۸۴

۲۶۹ ملے مطلب کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کو پڑھے اور ان کے معانی کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لائے اور ان کے مطابق عمل کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا مثلاً اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے رزق نافع۔ حصار میں جہان اسما کو پڑھے تو دل میں یقین کرے کہ میرا رزق اللہ تعالیٰ ہے۔

میری روزی رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں۔ اور ہر قسم کا فتنہ و نقصان بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ اس کے ارادہ کے سوا نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے۔ نہ کوئی نقصان جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادہ اور حکم سے ہوتا ہے۔ پس کسی دوسرے شخص سے خوف نہ کرنا۔ اس کے اختیار میں پناہ و نقصان جہنم اللہ تعالیٰ کی صفات پر ایمان لانے سے حفاظت ہے علی ہذا القیاس و سہ اسرار و صفات پر یقین اور ان کے مطابق عمل کرنا۔

لَا يَأْخُذُكُمْ اللَّهُ بِالْغُفْوَةِ يَمَانِكُمْ قَالَتْ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ بَلِي وَ

لا يخذم اللہ بالغفوی ایمان کی تقصیر میں کیا انہوں نے کہ مراد یہ ہے کہ ہمارے ہاتھ اور ہاتھ اور ہاتھ

اللَّهُ أَخْرَجَ الْبَغَارِيَّ وَأَوْرَدَهُ أَبْوْدَاوُدَ مَرْقُوعًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

روایت کیا اسے بخاری نے اور ابوداؤد نے اسے مرقوع روایت کیا ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے

وَيُسْحِنُ أَسْمَاءَهُمْ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ مَتَّفِقِينَ عَلَيْهِ سَأَلَ التِّرْمِذِيُّ وَ

نام میں جس نے انہیں یا وہ جنت میں داخل ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ترمذی

ابْنُ جَبَانَ الْأَسْمَاءُ وَالْحَقِيقُ أَنَّ سَرْدَهَا ذَرَابُجٌ مِنْ بَعْضِ الثَّوَادِ

ابن جبان نے ناموں کا بیان کیا ہے اور حقیق میں ہے کہ ان کا بیان کرنا درج کیا ہو ہے بعض ناموں کا

وَعَنْ أَسَدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَنِيعَ الْيَمِينِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ

عید و آلہ وسلم نے جو شخص کی کئی نیکی کی اس سے نیکی کرے۔ دے کو جزا اللہ خیر کہا تو اس نے

أَبْلَغَنِي الشَّيْءَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ ابْنُ جَبَانَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ

بویگر دیا تھا کہ روایت کیا اسے ترمذی نے اور صحیح کیا اسے ابن جبان نے۔ اور روایت ہے ابن عمر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ روایت کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا نذر کرنے سے اور فرمایا

أَنَّهُ لَا يَلِيَّ خَيْرٌ وَأَنَّهَا لَيْسَتْ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَيْتِ مَتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ

اس سے کوئی بہتری نہیں ہوتی البتہ اسے مال نکالا جاتا ہے۔ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور روایت ہے عقبت بن

عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فِيهِ إِذَا لَمْ يَمِمْ

نذر۔ کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ روایت کیا اسے مسلم نے اور ترمذی نے اس میں یہ زیادہ کیا ہے جب نذر کا نام

وَصَحَّحَهُ وَلَا يَنْبَغِي دَاوُدَ مِنْ حَبِثَاتِ نَعْمَاسٍ مَرْقُوعًا مِنْ نَذَرٍ نَذَرًا

نے اور اس نے اسے صحیح کہا اور ابوداؤد میں بن عباس سے مرقوع روایت (ہو) ہے جس ایسی نذرانی جو کائنات

لَمْ يَسْمِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِي مَعْصِيَةٍ

نہی لیا۔ نہ اس کا کفارہ کفارہ یمن ہے اور جس نے کسی معصیت کی نذرانی ہو اس کا

كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِيُطِيعَ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

کفارہ بھی کفارہ قسم ہے اور جس نے ایسی نذرانی کی جس سے اسے طاعت نہیں اس کا کفارہ بھی کفارہ یمن ہے

جانبیہ اور وہاں ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ماری جانے کے چھ فوٹ ہوئے اور عبد الجری من مقتول ہوئے۔ ابن عبد البر نے کہا جسے نزدیک یہی صحیح ہے اس سے ایک جماعت نے روایت کی کہ اسے بے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کرے نہ اپنے مطلوبوں اور مردوں کے عوض میں تو ایک تجارت ٹھہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ رکھے کہ نذر تقدیر پر لٹ جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہوگا اگر اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماویں تو اور نہ ان کی نذر خدا تعالیٰ کو نذر دیت ہوگی اور اس سے کوئی نذر نہ ہوگی یہ جان لوں گے خیال میں خدا تعالیٰ ان سے بچا رہے۔ اللہ اعلم بقدر کاتبہ

۱۰۰ حدیث کی ہیں کی حدیث کا مطلب ہے کہ جب تک ہو سکے تو پاؤں سے چلے پھر جب تک کہ پاؤں تو سوار ہو لیوے اس صورت میں بھی اہم دیوے اور
 ہی قول ہے شافعی ایک جماعت کا اور نکلے پاؤں چلنے کی صورت میں جو ناپہننا درست ہے ۱۱۰ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حدیث ۲۵

وَأَسْنَادُهُ صَحِيحٌ إِلَّا أَنْ لِحِفَظِ أَجْوَادِهَا وَلِلْفَخْرِ مِنْ حَدِيثِ

اگر اسکی اسناد صحیح ہے مگر حفاظ اسکی موتوں ہوتے کو ترجیح دی ہے اور بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُصِحَّ اللَّهُ فَلَا يَعْصِي

عمران کی روایت سے (یوں) ہے اور جس نے نذر مانی تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو نافرمانی نہ کرے اور علم میں

مَنْ حَدَّثَ بَيْنَ عَمْرَانَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِهِ فِيهِ مَعْصِيَةٌ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

عمران کی روایت سے (یوں) ہے معصیت کی نذر پوری نہ کی جاوے۔ اور روایت ہے عقیب بن عامر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَذَرْتُ أَنْ أُخَيَّرَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَافِيَةً

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہا نذر مانی میری ہیں نے کہ بیت اللہ کی طرف پیادہ نکلے پاؤں چلے گی

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَشْ وَلَمْ تَرْكَبْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمَا لَقَطٌ

تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہے پیادہ چلے چاہے سوار لے ہو جاوے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت لفظ لفظ

وَلَا حَمْدَ وَلَا رُبْعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ شَيْئًا مَرَّهَا

اور امام احمد اور جلوس کے نزدیک میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری ہیں کی تکلیف دینے سے کچھ نہیں کریگا

فَلَمْ يَمْزُ وَلَمْ يَرْكَبْ وَلَمْ تَمْزُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

تو اسکو حکم کر کے اور سوار ہوئے اور تین دن روزے رکھ لے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهُمَا قَالَ اسْتَقْبَلَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عبدالہ کے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَمَةٍ تَوَدُّتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ قَضَى عَنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اس نے نہ متفق میں جو اسکی ماں پر بھی جسکے اواد کرنے سے پہلے فوت ہو گئی تھی تو اپنے فرمایا تو اسکی طرف کو اواد کر لے یہ حدیث متفق علیہ

وَعَنْ نَابِتِ بْنِ اَصْبَحَانَ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابو نابت بن اصحابان کے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نذر مانی

نَحْوَهُ يَلْبَسُ بَوَانَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ

تو وہ بون میں نہایت ڈنڈے کے کچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے پوچھا تو اپنے فرمایا کیا

بَيْنَ فِيمَا وَنَحْوِهَا قَالَ لَا قَالَ قُلْ كَانَ فِيمَا عِيدٍ مِنْ أَعْيَادِهِمْ فَقَالَ

میں نے نہ تھا کسی بون مانی ہوائے حوائج یا نہیں کچھ پوچھا کیا میں کوئی لغاری عید ہوتی تھی اسنے جواب دیا نہیں

فَقَالَ وَفِي نَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ لَا فِي فُضَيْعَةٍ رَحِمَ

تو اپنے فرمایا نبی نذر کو اواد کر لے کیونکہ نہیں پوچھا کہ نذر مانی نہ کر کے لیے جو اللہ کی معصیت میں سوا نہیں نذر قطع بھی منع

وَلَا فِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللُّطْطُ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ

اور اس چیز میں کہ آدمی نہیں مکا نذر مذکور کا روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور عبارت اس کی پر اور حدیث صحیح

الْإِسْنَادُ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ كُرْدٍ مِنْ عِنْدِ أَحْمَدَ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ

اسناد والی ہے اور اسکا ایک شاہد ہے احمد کے نزدیک کرم کی روایت سے مادر روایت ہے جابر رضی

کو ان نیک اعمال کا ثواب
 پہنچتا ہے جو انکے مرنے
 کے بعد انکے لواحقین
 وغیرہ میں کوئی شخص
 نیت ایصال ثواب بروح
 میت کرتا ہے عام ہے کہ
 وہ عبادات بدنیہ میں
 جیسے نماز روزہ وغیرہ
 یا مالی ہوں جیسے صدقہ
 خیرات اور غلام آزاد کرنا
 وغیرہ اور یہ سب سب میں
 (ہر ایک طرف سے انکے
 وارث کوئی فرض عبادت
 جو انکے ذمہ تھی اواد کرنے
 میں یا نہ علماء کا اختلاف
 ہے ۱۲ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ جو شخص
 کسی خاص مکان میں کوئی
 جانور ذبح کرنے کی نذر
 مانے تو وہ اسکو اسی
 مکان میں ذبح کرے
 جبکہ وہاں ذبح کرنے
 میں کوئی معصیت اور
 جاہلیت کے اعتقاد کی
 کوئی خرابی نہ ہو اور وہ
 مکان بت پرستی کی مذموم
 اور کفر کے فتنات
 کی جگہ نہ ہو۔ غلام
 یا کبھی جماعت کا رہی
 قول ہے۔ خطابی
 نے کہا ہے امام شافعی
 کا بھی مذہب ہے۔ اور
 بعض علماء فرماتے
 ہیں کہ اسنے لیے جائز
 ہے کہ وہ اس جانور
 کو جہاں چاہے ذبح
 کرے کسی مکان کی
 تخصیص نہیں اور

حدیث لا اشتد الرحاں سے ہے معلوم ہوا ہے اس حدیث میں امرات کو ہے ۲۰ مکتبہ المکرئی نے مکتبہ دارین سے قطعاً اسکی قسم کھائی ہے کہ یوں کہتا
 ہے کہ حدیث کی تفسیر باہت برسانت موم کہ روایت تشریح و تفسیر اس پر مذہم نہیں بلکہ مکتبہ کا سارہ ذکر ہے اور شد و زور و تفسیر کی تفسیر کے لئے کہ اسنے طلب کیا کہ جو چیز
 کوئی نہ کہتے ہو اسنے قطع نہ کرے۔ مگر نہیں نہایت حدیث میں میرا ہے یہاں ہونا اور تو نہ غلام آزاد کروں گا تو نہ مذہم نہیں ہوتی ۱۱۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر ملے تو مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے اس کی نذر پوری ہو جاتی ہے اور وہ اس نذر سے ری الذمہ مبرا رہے گا۔ علمائے کرام کہ یہ طرح اگر کوئی شخص نذر کرے کہ وہ مسجد نبویؐ میں نماز

پڑھیں گے تو مسجد حرام
میں نماز پڑھنے سے انکی
نذر ادا ہو جائیگی۔ اور
اگر یہ نذر کرے کہ مسجد
حرام میں نماز پڑھیں گے تو
میں نے ان سے کہا کہ اگر وہ

مسجد میں تازہ چٹھنے سے
اسکے ہنر و زور کو دیکھ کر
اُس نے غصہ دیا ہے

پڑھنے سے اپنی زندگی
کرسکے کہ وہ سب خواہشیں
ہے غرض کہ وہ مفاد مند
سے فضل! ایسے سات

مسادوی مقام پر
کرنے سے نہایت سوجھتی
ہے اور اس طرح جو مقام
میں ادا نہ ہوئی اس
ابو سعیدؓ یہ ابو سعیدؓ

سعد بن ابی سنان
انصاری خداری ہیر
کنیت تہذیب منہج

کتاب فیصلوں کی

فضل میں رہیں۔
جماعت صحابہ و اہل بیت
روایت کی سند جو ہے
انھوں نے فرمایا اور لکھی۔

دوسری شے
میں
خودری
دار
میں

جو میں نے یہاں لکھا ہے وہ سب
میں نے لکھا ہے۔
میں نے لکھا ہے۔

بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اسکو سستے بجائے کسی بکر ورنہ
 عہدہ کے لیے جانا تو وہ پتہ جنوں پر جہاں کہہ سکتے ہیں
 ہاتھوں سے مٹنے گئے۔ وہ انہماک فرما رہے ہیں۔
 دوسرے کو سہارا دینا۔ وہ سب کو سہارا دینا۔

۲۶۴
 امام عبد اللہ بن زبیر اسدی قرشی ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو گنیت اور نام میں نام لکے موافق کیا یعنی گنیت ابو بلکہ اور نام عبد اللہ رکھا اور یہ مہاجرین کی اولاد میں سے پہلے سلسلہ ہجری میں پیدا ہوئے اور ابو بلکہ نے انکے کان میں ان کی اور ۲۶۴

وَحَسَنَةُ الرَّفِيقَةِ وَصَحْحَانِ جَبَانَ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ

ابن عمر وعنده الأربعة إلا السائي وعن عبد الله بن الزبير رضي

الله تعالى عما قال قضي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن

المحصنين يفعدان بين يدي الساكروا أوه أوداود وصححه الحاكم

باب المصداق

عن زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه

وآله وسلم قال ألا أخبركم بخير الشهداء الذي يأتي بشهادته قبل أن

يسألهأرواه مسلم وعنه عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن خيركم قري من

الذين يلوهم ثم الذين يلوهم ثم يكون قود يشهدون ولا يشهدون

ويخونون ولا يؤمنون ويبدرون ولا يوفون ويظفون فيهم اليمن

مصدق عليه وعن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا ذي عثر

على أخيه ولا يجوز شهادة القانع لاهل البيت رواه أحمد وأبو داود

وعنه ابن عمر رضي الله تعالى عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وآله

يقول من صدقني فليصدقني ومن كذبني فليكن من الكذابين ومن صدقني فليصدقني ومن كذبني فليكن من الكذابين ومن صدقني فليصدقني ومن كذبني فليكن من الكذابين

قتول ودمعوب موت... من صدقني فليصدقني... من كذبني فليكن من الكذابين... من صدقني فليصدقني... من كذبني فليكن من الكذابين... من صدقني فليصدقني... من كذبني فليكن من الكذابين

۱۷ ابوبکر - یہ ابوبکر نفع ابن حارث میں حارث ابن کلدہ ثقفی کے غلام تھے پھر اس نے انکو اپنی نسب میں لایا اور ان پر کنیت ۲۷۵
 ۲۷۵ قاب ہو گئی اور یہ بھی مروی ہے کہ ابوبکر طائف کے دن طائف کے قلعہ پر سے بکرہ (چڑھی) کے ساتھ اتر کر مشرق باسلام ہو گئے تھے تو پیغمبر صلی اللہ

الہو لم قال لا تجوز شہادۃ بدائی علی صاحب ثوبۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ
 سنا آپ نے فرمایا جائز نہیں گواہی بدائی کی شہری پر روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن

ماجہ وعن محمد بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فقال انما
 تاجہ نے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو!

کاؤاخذون بالوحي فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پڑھو جو ہے وحی کے ساتھ زانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ہو ان الوحي قد انقطع وانما انا حدکم لان بما ظہر لنا من اعمالکم
 اور اب وحی بند ہو گئی ہے اور ہم اب تم کو کیوں کے اس چیز سے جو ظاہر ہو گئی ہمارے واسطے تمہارے عملوں سے

رواہ البخاری وعن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
 روایت کیا ہے بخاری نے اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ روایت کیے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم انہ علی شہادۃ الزور فی اکبر الکبار شفق علیکم فی حدیث و
 علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے گواہی جھوٹی کو کبھی نہ مانو میں تمہارا کیا یہ حدیث متفق علیہ ہے مگر کور ہے ایک حدیث میں - اور

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
 روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو

لو جل تری الشمس قال نعم قال علی مثلها فاشہد ان اودع اخرجہ ابن
 فرمایا کہ سورج کو دیکھتا ہے اسنے کہا ان آفرمایا یہی جہنم شہادت پر گواہی دے یا جھوٹے نقل کیا اسے ابن

علی بن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ
 علی بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور صحیح ہے کہ اسے حکم نے اور خطابی - اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضی بیکم و شہادۃ
 تجاے عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصد کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے

اخر جہ مسلم و ابو داؤد والنسائی وقال اسنادہ جید و عن ابی ہریرۃ
 روایت کیا اسے مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا اسکی اسناد جید - روایت ہے ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثله اخرجہ ابو داؤد والترمذی وصحی ابن جبران
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی مثل نقل کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے و صحیح ہے ابن جبران نے

باب الدعوی والبیات

دعوے کرنے اور گواہیوں کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ما قال لو بیعت الناس بدعویہم لا دعی ناسی ما رجیان واموا سہمہم ولكن
 نے فرمایا اگر دے تمہیں لوگ موافق اسنے کے تو دعویہ کے کہیں کہی لوگ وہ تمہیں کی حد دے گا لیکن

اور بصرہ میں ہے اور وہاں ہی مسند چری میں ثوث ہو کے ان سے بہت لوگوں نے روایت کی پیچ فوج نون کی پیش اور فاء کی زیر اور بار کی جزم سے ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک آدمی کو کسی واقعہ کے متعلق پورا علم اور یقین حاصل نہ ہو تو اس کے متعلق گواہی دینا درست نہیں - اور رسول کے چند مواضع کے ظن کے ساتھ شہادت دینا جائز نہیں اگر کسی فعل پر شہادت ہو تو اسی فعل کا کہنا ضروری ہے اور اگر وہاں پر شہادت ہو تو اسکا سننا اور دانا کرنا والے کو دیکھنا یا سنی اور یہی سنا ضروری ہے ۱۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب پیش کے دعوی پر دو گواہ موجود نہ ہوں ہمہ صرف ایک آدمی کو اسکا فیصد شرط بھی ہو سکتا ہے کہ ایک گواہ کی شہادت ہی سے درد سے گواہ کی جگہ سے

بے قسم کی جائے صحابہ اور بعض من بعد ہم سے جو علم پہلوی نہ جیسے ۱۱ ضعیفیت میں کہ دعوی سے قسم نہیں لی جاسکتی بلکہ اس صورت میں حدیث سے قسم طلب کی جاسکتی اگر وہ اسکی توہم کی حد میں ہو جائیگا - اگر وہ قسم اٹھے - پھر تو اسکا دعوی خارج ہوگا - کیونکہ متواتر حدیث میں ایسے البیئۃ للمدعی دایمین عدس من اکرین ہوا و کو ہیں - دعوی کے بہت و شہادین شخص پرے خواہا کہ یہ بیئۃ میں قسم پر

حلف علی منبری ہلا بیچین ائمتہ بنواسعد کائن النار واکاھل
جس نے قسم کھا لی گناہ والی میرے منبری پر شالی بیج جا دوغ میں اوائتہ کیا اسے عمد

ہو گیا۔ اور اس حدیث سے شافعی اور جہور علماء کا یہ مثبت ثبوت ظاہر ہے کہ ہر دعا علیہ سے قسم کی جاؤ گی خواہ اصل سے اور اس سے تعلیق اور اختلاط ہو یا نہ ہو اور امام باقرؑ فرمایا ہے کہ دعا علیہ سے اس وقت قسم لینے جیسا کہ اس دعا میں ہے کوئی محالہ یا کوئی کاروبار یا کوئی تعلق ہو ورنہ ہر ایک کینہ اور پاجی شرعہ اور بڑے کامیوں سے بار بار قسم لیوے گا مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے ۱۷

صحت سند ہے کہ دو آدمی ایک ایسی چیز کا دھوکہ کر کے پس جو کہ تیسرے شخص کے ہاتھ میں ہے اور مانگو جس کی کسی ایک کے پاس نہیں یا دونوں کے پاس اگر وہ دونوں میں سے کسی ایک شخص بندہ یا شیخ چیز موجود ہے یوں کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ چیز ان دونوں میں سے کسی ہے پس اس صحت پر ان دونوں میں سے کسی شخص کو قسم دیجائیں جسکے نام قدر تکلیف اور دور چیز نہ ہو مجاہد بنی ندر سے

ایک فرقہ سے نقل ہے کہ عورت اور نامرت فعلی کے درمیان فرقہ ہے کہ عورت نے

۱۷ اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال بھل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع چھوڑ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے اور آخرت آگے ہے ۱۸ مطلب یہ کہ عین قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عتاب سے دور اور اسکے عذاب میں مبتلا ہونگے۔ ایک وہ شخص جو جنگل میں رہ کر ضرورت سے لالچ لاتی ساقول سے کو کتاب ہے دوم وہ جو جھوٹی قسم کھانا اور خریدار کو اپنی خرید کردہ چیز کی قیمت خریدنے پر نہ مبتلا ہے تیسرے وہ شخص جو بادشاہ سے دیا گیا اغراض کیلئے بیعت کرتا ہے۔ اور تجارتی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی ہے کہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ اس کے سبب ایک مسلمان کا مال دبا لے۔ اور مسلم کی روایت میں اس عید کے متعلق تیسرے یہ بڑھائی جھوٹا بادشاہ اور حاکم متکبر اور بو ذریعہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تیس شخصوں سے کلام زفر پائے گا ایک وہ شخص جو کسی کو بچہ دیکر احسان رکھتا اور جملہ تیسے دوسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے۔ ان کو بدنام دیتا ہے تیسرے وہ شخص جو اپنا بندہ یا بچا

وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ وَعَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَكْلِمُهُمُ

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُرَكِّبُهُمْ وَلَمْ يَذْأَبِ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ عَلَى

فَضْلٍ فَأَبَى بِالْقَلَاءِ يَمْتَنِعُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ رَجُلٌ أَبَى بِأَيِّمٍ رَجُلٌ أَبَى بِسِلْعَةٍ بَعَا

الْعَصْرَ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَا خَنْ هَا بَيْنَنَا وَكَذَّافَةً وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ

وَرَجُلٌ أَبَى بِأَمَّا لَا يَبِيعُ إِلَّا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ

يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَبِيعْ مَشْفُوعًا عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا

اخْتَصَمَ فِي نَاقَةٍ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَبْتَغِي بَعْدِي وَأَقَامَا بَيْنَهُمَا فَفَضَّلَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَّ الْيَمِينَ عَلَى طَالِبِ الْحَقِّ

رَوَاهُمَا الدَّارِقُطْنِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِمَا ضَعْفٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتِلْكَ ذَاتُ يَوْمٍ مَشْرُورٍ

تَبَرَّقَ أَكْأَبُ رُؤُوسِهِمْ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى إِلَى هَؤُلَاءِ يَنْظُرُونَ إِلَى ابْنِ

ابْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هَؤُلَاءِ أَفْدَامُ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَشْفُوعًا عَلَيْهِ

کتاب العقیقہ

کتاب غلام آزاد کرنے کے بیان میں

مغفلوں سے بچے لگتا ہے۔ پس اگر جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے مال کو رواج دینے والا دیکھ کر بعد جھوٹی قسم کھائی تو ایک قرار دیا جائے تو مجموعہ توصیفات مذکورہ لیسے میں جسکے متعلق یہ وعید ہے اور رد و قبول علیحدہ سمجھے جائیں تو صحیح دش صفات موجب ہے جسکی نسبت یہ وعید بتی ہے کہ ان صفات والے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور اسکے عذاب میں مبتلا ہونگے۔ ان کو پھیلنے کا

مسلم میں دوسرے طریق سے ابو ہریرہؓ کی حدیث کے آخر میں سعید بن مرہاد نے کہا میں ابو ہریرہؓ سے حدیث سن کر امام
زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام کے پاس گیا اور اس نے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَا وَكَيْلَا أَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

وَإَيْمًا أَمْرٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَفْتَدَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ

عَضْوًا مِنْ النَّارِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلِلزَّمِينِ وَصَحَّحَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

جسفر کی بیٹی کو دس ہزار
دہم ہزار دینا دیکھ
تھے سبحان اللہ! بل یہ
رضی اللہ عنہم کیسے مانگو
تھے خدا اور رسول کے
نوی رہے کہا ان
حدیثوں سے آزاد کرنے
کی فضیلت معلوم
ہوتی ہے اور یہ بھی
نکلتا ہے کہ آزاد کرنا
افضل اعمال میں سے
اور اسکی وجہ سے انکے
کو جہنم سے آزادی ملتی
ہے اور جنت باقعاتی
ہے اور حدیث سے یہ
بھی نکلتا ہے کہ اسکا
کا آزاد کرنا افضل ہے
جسکے تمام اعضا پورے
رسول تو قصی یا ابیہ
یا کا نایا باقعاتی یا
سوا رسوا و رضی اللہ
کو آزاد کرنے میں بھی
ہے لیکن کامل فضیلت
اس میں کہ ہر ایک کے اعضا
سب صحیح اور سالم ہوں
اور اس کی قیمت ہونے
اس حدیث کے اختلافات
کے سبب ہے کہ آزاد کرنا
نزدہ تو ہے بعد اس
کا حصول سے کہا ہے
کہ جو شخص کا آزاد کرنا
نزدہ تو اسے دوسو منہ
کی قیمت سے معلوم ہو
یہ یقیناً مسلمان
ہونے کے لئے ہے کہ اس
سکے آزاد کرنا
مسلمان کے لئے ہے

بعضوں نے کہا

اللہ اور بخیر مشرف باسلام مولے جہنمی قوم کے پاس چلے آئے اور اہل ہی سے یہاں تک کہ خندق کے بعد مدینہ میں پیغمبر خدا عبد اللہ صلی اللہ
ہوئے پاس حاضر ہوئے پھر مدینہ میں آئے اور وہی مسند تحریر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات میں روئے پائی درپے بجوڑ ہوئے یہ بھی
معدنہ سے بیت سے نجات دہانہ ہونے کی تھی

۲۷۹ سلمہ میں جہد بنیاد پر فرمایا بنی انصار کے طیف تھے یہ بھی حفاظ صحابہ اور کثرت سے روایت کرنے والوں میں سے تھے ان سے لگے دو نوں میں
 سیدہ اور سلیمان اور عمران بن حصین اور حسن بصری اور شعبی وغیرہ نے روایت کی انہوں میں شہرہ جبری میں فوت ہوئے ۱۰۷۱ھ اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ جو شخص
 شہرہ غیرہ کسی حدیث
 سے اپنے ذی رحم محمد
 یعنی اس شہرہ اسکا مالک
 ہو جائے جسکے ساتھ اسکا
 نکاح حرام ہو تو وہ
 اس وقت اسکی طرف
 سے آزاد ہو جائے گا
 اگر صحابہ و تابعین
 اور امام ابو حنیفہ اور
 اصحاب اور امام احمد
 کا یہی مذہب ہے کہ تمام
 ذی رحم محمد آزاد ہو جائے
 ہیں اور امام شافعی
 اور بعض دیگر ائمہ اور صحابہ
 اور تابعین کے یہ کہ کر دے
 اور اصول دین سے ان کا
 واسطہ دینی ماننا ثانی وغیرہ
 آزاد ہوتے ہیں اور
 دوسرے ذی رحم محمد آزاد
 نہیں ہوتے اور امام مالک
 ذہب سے کہ اصول دین
 فروغ اور بھائی اور
 بنیں بھی آزاد ہو جائے
 ہیں ۱۰۷۱ھ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ مرض
 موت میں حد قد خیرات
 اور غلام آزاد کرنا وصیت
 کے حکم میں ہے جو ایک
 تھانے نافذ ہو گا
 حدیث میں و حضرت
 عمر اور امام شافعی
 اور امام مالک اور امام
 احمد اور غیرہ میں سے
 ہے ۱۰۷۱ھ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ آزاد
 کرنے کے وقت غلام کے
 ساتھ خدمت کی ندرت

يَجِدُهُمْ مَمْلُوكًا فَيُعْتِقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 ان کو غلام یا وہ بھی اسکو آزاد کرے روایت کیا اسے مسلم نے۔ اور سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَكَرَ رَجُلٍ فَهُوَ حُرٌّ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مالک ہو جائے اسے صاحبِ نراہت کہ جو اسکا اعتراف ہے تو وہ آزاد ہو
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَرْبَعَةُ وَرَجُلٌ جَمَعَ مِنْ الْحَقَائِدِ أَلَهُ مَوْثُوقٌ وَعَنْ
 روایت کیا اسے احمد اور چاروں نے اور بنی جودی ہے ایک عامت حفاظ نے کہ یہ موقوف ہو۔ اور روایت ہے
 عُمَرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَوْثَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ
 عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ایک آدمی نے چھ غلام آزاد کیے اپنی موت کے وقت اور
 لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَخَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 اُنکے ساتھ اسکا مال نہ تھا۔ میں بلایا اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وَإِلَيْهِ وَلَمْ يَجِدْ فِيهِمْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ ثَنِينَ وَالْأَرْبَعَةَ
 دلا کہ وہ اسکو لے اور بنی جودی میں جلد ہوتا تھا اس میں فرقہ تھا اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھ کر اور
 قَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 اس کو لے کے جتنی سخت بات فرمائی تھی وہ روایت کیا اسے مسلم نے اور روایت ہے سفینہ رضی اللہ تعالیٰ
 عَنْهَا قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لَا أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَعْتَقِيكَ وَأَشْرِيكَ عَلَيْكَ
 حدیث سے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا تو مجھ سے کہا میں تجھے آزاد کرتی ہوں اس شرط پر کہ خدمت
 أَنَّ تَمِيمَ بْنَ أَسَدٍ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَشَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 کہ تمارے تین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس سال تک زندہ رہے گا ۱۰۷۱ھ اس حدیث سے کہ
 وَالْيُودُ أَوْدَدُ وَالنِّسَاءُ وَالْحَاكِمُ وَعَنْ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 اور یود واد اور نسائی اور حاکم سے۔ اور حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اسْتَوْثَقَ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلا اسکی ہے جو آزاد کرے یہ حدیث متفق علیہ
 عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ہے غزوہ تبوک (دہلی) حدیث میں۔ در روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اسْتَوْثَقَ كَلِمَةَ النَّسَبِ لَا يَبْدُو وَلَا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلا رشتہ ہے نسب کے رشتہ کی طرح نہ بھی نادے اور نہ
 يُوهَبُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَصَحَّاحُ ابْنِ جَبَانَ وَالْحَاكِمُ وَأَصْلُهُ فِي
 بہری جادے روایت کیا اسے شافعی نے اور صحیح کہا اسے بن جبان در حاکم نے اور اسکی اس
 الصَّيِّمِينَ بِغَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ
 صحیح میں ہے سو اس عبارت کے

کرنا اور آزادی نہ شرط کے ساتھ معلق کرنا درست ہے پس شرط کے موجود ہونے پر وہ غلام آزاد ہو گا حضرت عمرؓ کے خلاف کیوں بینا سال
 چند نام اس امر پر آئے کہ وہ ان کے بعد تیس سال تک بیعت مسلمان کی خدمت کرتے رہیں۔ سبب تہجید میں لکھا کہ جب تک غلام و جہد
 اس غلام کی تہجید نہ کرے وہ غلام نہیں رہتا سدا و فرما کہ حدیث سے کہ بعد از موت کو لے دیا سنی کہ یہ حدیث درست کرنے کے ساتھ شرط

اخری جویریۃ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال ما ترک

ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ وزہا وادینار

آلہ وکم وقات کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑ گئے اور نہ دینار اور نہ کوئی

ولا عبد اولاً امۃ ولا شیئاً الا بغلت البیضاء وسلاحہ وارضاً

کنیز اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز سوا ایک سفید چھڑ اور ستیجاردوں کے اور سوا زمین کے

جعلہا صدقۃ رواہ البخاری وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امۃ ولدت

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم ہی اسے نکلتی ہے

من سیدھا فی حرۃ بعد موتہ اخرج ابن ماجہ والحاکم

یعنی وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہے نکلا اسے ابن ماجہ اور حاکم نے

یاسناد ضعیف ورجح جماعة وقعہ علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سند ہے اور ایک جماعت کے ترجیح دی کہ یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے

وعن شہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی

اور شہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من احان فجہدا فی سبیل اللہ او غارما

عبید والہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سہل سے لڑے یا کسی غار میں

فیعسرہ او مکاتبا فی رقبۃ ظنہ اللہ یومہ لا ظال الا ظلمہ رواہ

مفروض کی یا کسی کو گھٹنے کی مدد کرے یا لکھنے والے کو کھسکا دے یا کسی کو سب سے زیادہ

احمد وصحیحہ الحاکم

حدیث ہے اور صحیحہ الحاکم نے

کتاب الحجام مع باب الاذاب

کتاب حجام کے باب کے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم حق المسیر علی المسیر مسترا فی رقبۃ فسیم علیہ

والہ وسلم نے فرمایا مسیر کے حق مسیر پر چھپا کر رقبہ میں لکھ دیا

واذا دعی الیہ فاجیب واذا استنصحتی فامضی واذا عسر علی

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

و جب میری دعا ہو تو جواب دے اور جب میری نصیحت ہو تو چل اور جب میری

۱۔ شہل بن حنیف
خفیف یہ اضافہ کی
آوی ہیں بہرہ اور
احد ب مشاہد
میں حاضر ہوئے
اور پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ احد کے
دن ثابت رہے
اور پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی وفات کے بعد
حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے نہیں
مدینہ پر خفیہ کیا پھر
فارس کا دانی بنایا
اسے ایک منہ
ابو امراء کے لئے
وہ اس نے بھی رد کیا
کی کہ وہ میں مشہور
ہجرت میں انتقال فرمایا

اللَّهُ فَشَمِتَتْهُ وَإِذَا فَرَضَ فَعُدَّاهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبَعَتْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

ابنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ سَقَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ

أَجَلٌ لَا تَزِدُّهُ وَأَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ الثَّوَالِيسِ بْنِ

سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حَسَنُ الْخَلْقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ

فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ عَلَيْكَ النَّاسُ خَرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْكُمْ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى أُنْتَانِ دُونَ الْآخِرِ

حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُخْزِنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

الْفَرَضُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ

ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَشَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَرَضَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ أَنْ يَتَّقِيَ رَجُلًا يَتَّقِيهِ أَوْ يَتَّقِيَهُ

لہ تو اس یہ تو اس
بن سمان کلانی ہیں
شام میں جا بیے اور
انہیں میں محسوب
ہیں ان سے جبیر
بن نفیر اور ابو ادیس
خولائی تھے روایت
کی سمان سین کی
نویز یا زہر اور سیم
کی خرم اور عین جملہ
سے ہے ۱۲-۱۱

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۰۱۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاءَ عَلَى

صلى الله عليه وآله وسلم في رواية
القاعد والقليل على الكثر متفق عليه في رواية
الشيخان والشيخان والشيخان

اور حضورؐ کو یہ حدیث شریف علیہ ہے اور صلہ کی ایک دانت میں رکھو اور صلہ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رحمت سے نوازا ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ يُخْرِجُ عَنِ الْجَا عَتِرَادِ أَمْرًا أَنْ يُسَيِّدَ أَحَدُهُمْ وَيُخْرِجَ

عَنْ الْجَمَاعَةِ أَنَّ يَزِيدَ أَحَدَهُمَا وَآلَ أَحَدِهِمَا بِالْبُرْقِيِّ وَعَنْهُ قَالَ

اور ایک کا جواب دینا سب کی طرف سے کفایت ہے روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے اور اسی سے

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : **اے ہود اور نصاریٰ کو پیلے سلام**

وَالسَّلَامُ وَإِذَا الْفِتْنَةُ مِثْلِي طَرِيقًا فَاصْطُرْ وَهَمَّ إِلَى ضَيْقٍ أَخْرَجَهُ

مُسْلِمٌ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ

فَلْيَا أُمَّ اللَّهِ وَلْيَا أَخِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَأَذَا قَالَ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ

واللہ اعلم بالصواب

فَيُفْلِلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَلْيُصِيبْ بِالْهَرَجِ الْبَخَارِي وَعَنْ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرِبَنَّ أَحَدُكُمْ قَاءً أَحْوَجَ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى

مسئلے اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی خیر سے جوتا

خدا کو پسند آیا لیکن وہ اسے کلمہ کی شکل میں اپنا پسند کر لیا اور ہفتے وقت

الْيَمْنَىٰ وَلَهُمَا نِجْمَةٌ وَعَنْ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 دَانِي سَلَامُو اُو رَسُو وَف بَحِيْلُو اُو رَا اَهْبُو سُو رُو يُو كَمَا رَسُو اَلله صَلَّى اَلله

191

[illegible]

۲۸۴

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشِيءُ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَيْسَ لَهُمَا

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک جو تپا نہ ہو کر نہ چلے اور چاہیے کہ دونوں پہنے

جَمِيعًا وَلَا يَجْلِسُ لَهَا جَمِيعًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عُرَيْضٍ

یا دونوں پر آپ سے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابن عمر رضی اللہ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے انہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَزَأَتْهُ خِيَلًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ رَسُولٍ

اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہ نظر فرماتا ہے جسے دو خیلوں نے جڑ سے کاٹ دیا ہو اور ابن عباس رضی اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِمِثْلِهِ وَإِذَا

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو دہنے والے سے کھائے اور جب

شَرِبَ فَلْيَشْرِبْ بِمِثْلِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرِبُ

پیشہ تو دہنے والے سے ہے کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے اور بائیں سے

بِشِمَالِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

مسلم نے روایت کیا اسے مسلم نے اور عروہ بن شعیبہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر

عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ اپنے دادا سے راویوں کے دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ وَاشْرَبْ وَالْبَسْ وَتَصَدَّقْ فِي غَيْرِ سَرَفٍ وَ

کھا اور پی اور پہنا اور صدقہ اور عذر تو کر جس میں اسراف اور

الْخَيْلَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَاحِدٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ

بخاری نے ایک خیل کو لٹکا دیا اور ابو داؤد نے ایک اور حدیث کو لٹکا دیا

بَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ

باب سے ہے برّ کرنے اور صلا کرنے کے بیان میں

عَنْ ابْنِ مَرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابن مرزوقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ زُفْرَهُ وَتَشَاكُلَ فِي أَنْفِهِ فَلْيَصِلْ

وہ جو چاہے کہ تسکے زون میں قرانی ہو اور اس کی عمر در ہو پس چاہیے کہ تسکے

رَجْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

رجم سے روایت کیا بخاری نے اور جب بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ قطع کرنے والا نہ داخل نہ ہوگا۔

سے نووی نے کہا اسہال یعنی کھانا انا ر و قیض اور عمار سب میں ہوتا ہے اور انارنگا ٹھنڈا سے بچو جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ ٹھکانا ہے کہ حوریت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو سہال درست ہے اور متحب ہے کہ قیض اور انار و دونوں نصف سابق تک ہوں لیکن ٹھنڈا تک بھی جائز ہے ۱۲-۱۰

وَعَنْ ابْنِ أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَنْ يَخْرُجَ خَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ لِيَتَقَبَّحَ فِي عَرَضِ هَذَا أَوْ

کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ جدا رہ کر چاروں طرف میں ایک دوسرے کو نہ کرے

يَعْرِضُهُ أَوْ خَيْرُهَا الثَّانِيْدُ أَبَا السَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ

دوسرا دوسری طرف اور دونوں میں سے اچھا وہ شخص ہی جو میرے سلام علیہ کرے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور جابر رضی

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَرْءٍ وَصَدَقَةٌ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کی بیکل صدقہ ہے

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بکھلا اسے بخاری نے اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْمُرُنَّ مِنَ الْمَرْءِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى خَالَكَ بَوَّاحًا طَلُوعًا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ چہرہ سجھائی جائے کسی سے نہ ہو کہ تو اسے بھائی کو نہ دیکھتا ہو

وَعَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَبْتَ مَرْءًا فَالْزِمْ

اور اپنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سور یا بچا دے تو اس میں بیانی

مَاءُهَا وَتَعَاهِدْ جِذْرَانِكَ أَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ

زیادہ وال اور اسے ہمسایوں سے احسان کر نکال ان دونوں روایتوں کو مسلم نے اور ابو مرہ رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ نَفْسٍ كَوْنَهُ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے دنیا کی حق بات

مَنْ كَرِهَ الدُّنْيَا نَفْسًا لِلَّهِ عَنْ كَوْنِهِ مِنْ كَرِهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَيْسَ

کو مٹتی مٹائی تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن کی خشنیوں میں ایک سچی بھلائی کا اور جو تکرت سے

أَحَلَّ مَعَهُ رَيْبٌ رَيْبٌ لِلَّهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَرَّ مَسْلَمًا سَرَّهُ اللَّهُ

اس کی رائے سے ہر ایک کے وہاں بہت ہی سہرا لائی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَمَلِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَمَلِ خَيْرٍ أَخْرَجَ

دین اور آخرت میں اس پر پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندہ کی مدد میں اس وقت تک ہوتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے

مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

مسلم نے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَاعِلِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

نے فرمایا کہ جو شخص نے کسی کو نیکی کی طرف اشارہ کیا اسے اس کی نیکی کے برابر اجر ملے گا اور ابن

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ نَسِيبِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نسیب بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص

ابو ایوب انصاری
یہ ابو ایوب خاندان بنید
انصاری خزرجی ہیں ابو
حضرت علی رضی اللہ عنہ
عنہ کے ساتھ ان کے
عرب میں شریک رہے
اور قسطنطنیہ میں دشمن
کے مقابل لڑے بحری
میں انتقال فرمایا اور
قسطنطنیہ قات کی
پیش اورین کی جرم
اور طاولی کی پیشیا
اور طانیہ کی زیر کے
ساتھ سجادہ کے
ساکن ہے نووی نے کہا
ان طرح منہ ضبط کیا
اور یہی مٹ ہوئے
اور قاضی جب فرمودہ
ملے مت قتل اکثر
سے نقل ہے کہ تو
کے بعد یاد شدہ ہو

اسْتَعَاذُكُمْ بِاللّٰهِ فَاعْبُدُوْهُ وَمِنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاعْطُوْهُ وَمَنْ اَتَىٰ اِلَيْكُمْ

مَعْرُوْفًا فَكَافُوْهُ اِنْ لَّمْ يَتَّخِذْ وَاٰفَادَعُوْا لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
یعنی اگر کسی نے تم سے دعا کی تو اسے دے دے اور جو تم سے سوال کرے اس کو دے اور جو کوئی تم سے

بَابُ الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ

باب زہد و ورع اور پرہیزگاری کے بیان میں

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَهْوَى النَّعْمَانُ بِاصْبَعِهِ اِلَى اُذُنَيْهِ اِنَّ الْحَالَالَ

بَيْنَ اَوَّلِ الْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مَشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ

فَمِنْ اَقْبَلِ الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ الدِّيْنَ وَعَرَضَ وَمِنْ فَعَلَ الشُّبُهَاتِ

وَقَعَرَ فِي الْحَرَامِ كَالْوَارِعِ يَرْجُو حَوْلَ الْحَيِّ يُوشِكُ اَنْ يَقَعَ فَيَدُلَّ اَوَّلَ لَيْلٍ

مَلَا حَيًّا اَوَّلَ اَوَّلِ حَيٍّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مُحَارَمَةً اَوَّلًا فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا

صَلَحَتْ فِي الْجَسَدِ كُلِّ وَاِذَا فُسِدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ اَوَّلًا وَهُوَ الْقَلْبُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْبَلَاحَ وَوَلَدَ الْاَبْنَاءَ وَالْاَبْنَاءُ اَعْطِيَتْ رَضِيْ وَاِنْ

لَمْ يَعْطَ لَمْ يَرْضَ اَخْرَجَهُ الْخُبَارِيُّ وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَنَّ رَاسِخًا فِيْ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اَوْعَادٍ رَّسِيْلٍ وَكَانَ اَبُو عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اہل حلال و حرام کے درمیان میں مشتبہات ہیں جن کو کثیریوں سے نہیں جانتے۔ ان کو بہت سے مشتبہات میں سے ایک سے پہلے حلال اور حرام کی طرح جو چیز کے گرد جانا ہے قرعہ سے کہ اس میں بڑا جادہ یا دھوکہ ہوا ہے۔ اہل حلال و حرام کے درمیان میں مشتبہات ہیں جن کو کثیریوں سے نہیں جانتے۔ ان کو بہت سے مشتبہات میں سے ایک سے پہلے حلال اور حرام کی طرح جو چیز کے گرد جانا ہے قرعہ سے کہ اس میں بڑا جادہ یا دھوکہ ہوا ہے۔ اہل حلال و حرام کے درمیان میں مشتبہات ہیں جن کو کثیریوں سے نہیں جانتے۔ ان کو بہت سے مشتبہات میں سے ایک سے پہلے حلال اور حرام کی طرح جو چیز کے گرد جانا ہے قرعہ سے کہ اس میں بڑا جادہ یا دھوکہ ہوا ہے۔

بابت موت و حیات کے متعلق روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو حلال و حرام کے درمیان میں مشتبہات میں سے ایک سے پہلے حلال اور حرام کی طرح جو چیز کے گرد جانا ہے قرعہ سے کہ اس میں بڑا جادہ یا دھوکہ ہوا ہے۔

تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صَحَّتِكَ

انتظار کرنا اور صبح کر کے تو شام کا انتظار نہ کرنا اور تندرستی میں اپنی بیماری سے بچنے کے لیے صحت کا خیال رکھنا اور اپنی زندگی میں سے اپنی موت کے لیے بچنے کا خیال رکھنا اور ابن عمر

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ ابْنُ جَبَان

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ لِحَفَظْ

اللَّهُ يَجِدَ لِحَافًا هَكَذَا وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ

بِاللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ وَحَدَّثَنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

عَنْ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي

عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ زَهْدٌ فِي الدُّنْيَا لِحَبَابِ

اللَّهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ

وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْغَنِيَّ الْغَنَى الْغَنَى رَوَاهُ

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَهُ تَزَكَّى مَالَهُ يَعْنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ وَعَنْ الْقَدَامِ

۱۔ مقدم بن عدی
۲۔ کرب کی کیفیت ابو
۳۔ کرمی کنہی سے ال
۴۔ شام میں سعد و دوسرا
۵۔ اور انکی حدیث یہی
۶۔ اہل شام میں ہے
۷۔ ان سے بہت لوگوں
۸۔ نے روایت کرنا
۹۔ میں شامہ بھری
۱۰۔ میں انتقال فرمایا
۱۱۔ اور انکی عمر ۹ سال
۱۲۔ تھی ۱۲-۱۳-۱۴

امام محمد بن ابیہدیم بن محمد بن ابیہدیم انصاری اشہلی ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوئے اور پیغمبر خدا

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ایک حدیث میں

طَلَبَاتُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَأَتَقُوا الشَّهْرَ فَإِنَّ أَهْلَكَ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَ

روایت کیں۔ بخاری نے کہا اسکی صحبت ثابت ہے اور ابوعامر نے کہا اسکی صحبت یوم نہیں ہونی اور مسلم نے اسکو تابعین کے لحاظ

مُسْلِمٌ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

نہایت میں ذکر کیا۔ ابن عبد البر سے محمد بن صحبت ثابت رکھے گا کہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ الشَّرَّكَ الْأَضْمَ

کہ فارسی بقول ثبات و ترمذی بن عباس اور عثمان بن مالک سے روایت کی ہے

الرَّيَاءُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ أَلَةُ الْمَنَاقِفِ ثَلَاثٌ إِذَا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

حَدَّثَ كَذِبٌ وَإِذَا وَعَدَ خَلَفَ وَإِذَا أَثْمَنَ خَانَ مَشُوقٌ عَلَيْهِ لِمَا مِنْ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَإِذَا خَافَ فَجَرَّ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَا سَلِيمٌ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

فَسَمِعَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يَتَّقِيهِمْ وَكَانَ يَتَّقِيهِمْ وَكَانَ يَتَّقِيهِمْ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا خَافَ فَجَرَّ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا خَافَ فَجَرَّ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

اس حدیث سے محمد بن مسلم بن ابیہدیم اور ابیہدیم نے اسکو روایت کیا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کے لیے ہر جی ہے کہ وہ اپنی حکومت رعایا کے ساتھ آسانی اور نرمی کے ساتھ بڑا کرے۔ اکی

غلطی اور لغزش سے
ہر گز فرمائے غمگین
مجھے ساتھ ہی ملو کہ
کرے جو حق تعالیٰ کی طرف
سے اپنے بے چارے کا
کہ اگر نیکو سخنی کرے گا
اور نیکو تکلیف اور مشقت
میں ڈالے گا تو قیامت کے
دن اسکو بھی تکلیف اور
مشقت میں ڈالے گا بے شک
تو جو تکلیف اس شخص میں
عصمت خاندان آج
اور یہی عادت مبارکی
آج کل صلی علیہ وسلم
کل ایہ افق صبر
سائے کے جواب دیا ہے
دہریہ کے حال کے
مذہب علیہ فرما۔
دام ریختہ ہی۔
محبت اور اہل
جو نیکو ہے اور نیکو
و مشق و محنت
سینچن ہے و مشق
بست غم و
غصوب و رکوع و سجود
سوں ملے اپنے دل سے
یعنی کا ارشاد فرمایا اللہ
نے خود کثرت شہاد
بیت امر خدا میں
میں نہ مشق و محنت
میں سے نہ ہوا
بنی علیہ السلام سے
روایت کی اور بعض نے
ہے کہ کیا خود
قسن بن
میں دیکھا ہے کہ
وینچہ۔ ہے۔ دو۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَنْ قَاتَلَ مِنْ أُمَّتِي

شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِمْ خَرَجَهُ مُسْلِمًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ

فِي حَيْتَبِ الْوَجْهِ فَتَقَاتَلَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ رَجُلًا قَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرْدَةً مِنْ أُمَّتِي

لَا تَغْضَبُ خُرْجَةً الْبَخَارِيِّ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَجُلًا لَا يَتَخَوَّضُونَ فِي نَالِ

اللَّهِ بِخَيْرٍ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ

قَالَ بِإِجَادَتِي إِلَى حُرْمَتِ الظُّلَمِ عَلَى النَّاسِ وَبِإِجَادَتِي إِلَى حُرْمَتِ مَا فُلَا

نَظَرُ الْخُرْجَةِ مُسْلِمًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تَدْرُونَ مَا الْغِيْبَةُ فِي حَوَالِي رَسُولِهِ

أَعْلَمُ أَنْ ذَلِكُمْ إِحْلَاكُ مَا يَكُونُ قِيلَ أَفِي سَائِلَاتِ رَحْمَتِهِ قَوْلُ

أَنْفِي مَا تَقُولُ فَقَدْ غَبْتُمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَنْ فَمَنْ جَهَنَّمَ أَخْرَجَهُ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاللَّهِ مَنْ قَاتَلَ مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِمْ خَرَجَهُ مُسْلِمًا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فِي حَيْتَبِ الْوَجْهِ

فَتَقَاتَلَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ فَرْدَةً مِنْ أُمَّتِي وَلَا تَغْضَبُ خُرْجَةً الْبَخَارِيِّ

کتاب الجامع
بلوغ الام
۲۹۱
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کے لیے ہر جی ہے کہ وہ اپنی حکومت رعایا کے ساتھ آسانی اور نرمی کے ساتھ بڑا کرے۔ اکی
غلطی اور لغزش سے
ہر گز فرمائے غمگین
مجھے ساتھ ہی ملو کہ
کرے جو حق تعالیٰ کی طرف
سے اپنے بے چارے کا
کہ اگر نیکو سخنی کرے گا
اور نیکو تکلیف اور مشقت
میں ڈالے گا تو قیامت کے
دن اسکو بھی تکلیف اور
مشقت میں ڈالے گا بے شک
تو جو تکلیف اس شخص میں
عصمت خاندان آج
اور یہی عادت مبارکی
آج کل صلی علیہ وسلم
کل ایہ افق صبر
سائے کے جواب دیا ہے
دہریہ کے حال کے
مذہب علیہ فرما۔
دام ریختہ ہی۔
محبت اور اہل
جو نیکو ہے اور نیکو
و مشق و محنت
سینچن ہے و مشق
بست غم و
غصوب و رکوع و سجود
سوں ملے اپنے دل سے
یعنی کا ارشاد فرمایا اللہ
نے خود کثرت شہاد
بیت امر خدا میں
میں نہ مشق و محنت
میں سے نہ ہوا
بنی علیہ السلام سے
روایت کی اور بعض نے
ہے کہ کیا خود
قسن بن
میں دیکھا ہے کہ
وینچہ۔ ہے۔ دو۔

۲۹۱
 سلمہ آپ نے تین بار اپنے صمدِ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ غرض آپ کی یہ تہی کہ تقویٰ کا مقام باطن چھو رہا ہے اور غرض ہے تو کس طرح مسلمان
 کی حقارت کر سکتا ہے اور اس کے حال کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ تقویٰ کا مقام باطن ہے جو کس پر بیز گاہ ہے اور کس

وَلَا تَحْسَدُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْبِرِّ أَصْلَابَهُمْ طَيِّبٌ أَفْهَامُهُمْ
وَلَا تَبْغَضُوا الَّذِينَ يُدْعُونَ إِلَى الْفَسَادِ أَصْلَابُهُمْ نَجِسٌ أَفْهَامُهُمْ

کی حقارت نہیں کرتا
کہو کہ یہ سب گار حقارت
میں سے ان کی حقارت

بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَوَيْفَ عِبَادِ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخَ الْمُسْلِمِ

اور بے اول قسب ہے
اور سبیل میں کہا ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا السَّوْفَیَّۃَ ۚ وَیَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا السَّوْفَیَّۃَ ۚ وَیَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا السَّوْفَیَّۃَ ۚ

علمہ نقوی وہ ہے جو
دل میں ہو ظاہر کا تقویٰ

تِلْكَ مَرَاتٍ بِحَسْبِ أَمْرِ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْجُرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

اسیرِ دال ہے حدیث
مستم کی گدہ مدتہائے

حَرَامٌ دُمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ قُطَيْبٍ مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ

جسمیں اور صورتوں
کو نہیں دیکھتا تھا
وہ ان کو دیکھتا

تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي

والمزقاة اعلمت
بہ حدیث والی ہے موز

مُفَكَّرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ أَخْرَجَهُ الزَّمَانُ وَ

سے بدل لیتے تھے جو ازیں
اور اس بات پر کہ گناہ
بازی اس سے حب تک

صَحِيحُهُ الْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ

مظلوم زیادتی نہ کرے
کیونکہ داد و فیہ بدلہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُمْسِكُوا حَالَكُمْ وَلَا تَمَازِجَهُ وَلَا تَعْدُوا

مجلس ہے نہ بدلم بالزیادہ
اسد قحطی نے فرمایا تو
حزرا سنیہ سمیت

مَوْعِدًا فَتَخْلَفُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ بِسَنَدٍ فِي ضَعْفٍ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ

ثُمَّ لَمَّا قَضَىٰ إِلَيْنَا أَجْلَهُ ۖ فَجَاءَ بِعِلْمٍ يَبِينُ

الخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

علیکم۔ اور یہ کہ نہ لینا اور
نہ دینا اور نہ ہرگز نہ لینا اور نہ دینا
نہ لینا اور نہ دینا اور نہ لینا اور نہ دینا
نہ لینا اور نہ دینا اور نہ لینا اور نہ دینا

الرَّوْلُ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مَوْضِعٍ مِنَ الْخَلْقِ وَسُوءُ الْخَلْقِ أَخْوَجُ

یہ شخص نے حضرت
بوکر صدیقؓ کو پیغمبر

الترغيد وني سنك مضعف وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال

اسلام کے حضور میں برکت
اور صلہ و رحمہ نام میں

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَا

ہے اور آپ بھی شیخ
رستہ پر الجھن نہ کریں

الباب دى ما لم يغتدر المظلوم اخراجه مسلم وعنه ابى ودية رضى الله تعالى

جواب دیا تو آپ شریف
لے گئے اس بارہ میں
میں نے سوچا کہ وہ واجب

امام المصنوع دینا تھا جب ابو بکر رحمہ اللہ نے شیطان کا عرض سنا کہ تم لوگو! اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ من

بہرہ و غفران ذلک لمن عرف

۲۹۶۔ قاضی کا اس بیان میں ہے اس پر کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے نہ کھانا نہ درجست نہ کرتے معنیٰ نہ کھا ہے احوال ہے کہ فتوح فتح کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُمْ وَالظُّنَّ فَإِنَّ الظُّنَّ أَكْذَبُ

رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (پیسورہ) ظن کرنے سے بچو کیونکہ ظن بہت جو فی الناس

سے ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور وہاں ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

کما فرمایا رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم کہ: "جو کلمہ راہوں میں لے کر آئے" سے

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں چاہیے کہ ہم ان میں سے کسی ایک کو اپنا سربراہ بنالیں۔

ماتھو الجریقی حقه فالتوا واحة قال عض البصر ولفا الاد

ورد السلام والا مبر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه حسن
اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا اعتراف کرنا اور بری بات سے منع کرنا یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مزید بات ہے

مَعُوذَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاللّٰهُ وَمَنْ يُرِىْهِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ

إِلَى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَهُ مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَنْقَلَبَ مِنْ حُسْنِ الْخَلْقِ أَخْرَجَهُ الْبُودُ أَوْ دَوَّ

وَسَمِعَ الْخَلْقَ يَوْمَئِذٍ يَدْعُوْنَ بَيْنَهُمْ قَوْمَهُمْ هَؤُلَاءِ صَالِحُونَ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُدْعُوْنَ إِلَى الْكُفْرِ وَهُمْ يُعْتَدِلُونَ
بَيْنَ الْبَاطِلِ وَالْحَقِّ الْمُبِينِ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایمان متفقہ علیہ وسلم

اللهم صل على محمد وآل محمد

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ علیہ السلام نے اس چیز

بہا ادر لہا سہن ملام النبوة الاولى اذ انہ صمعت بہا

خرجه البخاری و**مسند ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

ن ناقص ہوتا ہے ۱۲۷ فارسی مولف نے بیجا باش ہرچ غلطی کن گوشتی کلام کا ترجمہ ہے ۱۲

۱۷۷۱

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ

المؤمن الضعيف وفي كل خير حرص على أن ينفعك واستعين بالله ولا

موسىٰ سے اولیٰم ایک بیٹا ملائی جسے اس نے یحییٰ بنو موسیٰ کہہ دیا اور وہ ایک صالحہ العزمیہ اور عاجز

يَحْيٰى ذٰنَ صَالِكٍ فَيُفْلِتُ فَمَا تَقُلْ لِّوَالِدِيْكَ لَكَ اَكَانَ لَكَ اَوْ كُنْ اَوَّلَكَ فُلْ

فَقَدْ رَأَى اللَّهَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ كَذِبٌ أُنْكَرَ ۖ فَنُفِثَ فِي السَّعِيرِ ۚ

عَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَیَّاضِ بْنِ حِجَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ أَبَا فَرَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا تَسْغَىٰ أَحَدٌ عَلَىٰ أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرُ

اسم سے یہ لقب اللہ تعالیٰ نے میری معرفت دینی کی ہے کہ میں نے اپنے اوصاف کو دہا تک کہ نہ سر نہ کسی کے ایک دوسرے پر پڑا۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ خَيْرٍ بِالْغَيْبِ

وَاللَّهُ عَنِ وَجْهِهِ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَلَا حَمْدَ

عنہ تعالیٰ انکے بندے کو دنیا سے دین روایا کیلئے ترقی دے اور جن کما سے (ترقی نہ دے) اور احمد کے لیے

مِنْ حَدِيثِ أَنَّهُ أَيْبَتُ يَزِيدُ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

سُأَلَتْ يَزِيدُ بْنُ رَعِيَّتٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فَقَالَ :
وَالْقَوْلُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصْتُ صِدْقَ مَنْ قَالَ

وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدُ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ خُرُوجِ الْمَسْلُومِ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ الرُّسُلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ فَشُوا السَّلَامَ وَصَلُوا الْأَرْحَامَ وَاطْمَعُوا

لِطَعَامٍ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ فِي الثَّانِي نِيَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ خُرُجُهُ التَّوْبَةُ

اور رات کو، زبردست کوششوں سے ہونے والی ملاقات کے ساتھ ہی یہ نیت میرا اصل ہوتا ہے۔ اس میں کیا، سے تعلق ہے۔

کلی می بینم ای - مگر پیچھے سرور زیادہ ہو جائے گا! اللهم اعمره ببه وامن فی یومہ -

سے تیر دوی۔ یہ سچ ہی اس داری میں پلے نطرائی تھے سہ ہجری میں مشرف باسلام ہوئے اور ایک رکعت میں قرآن شریف تم
 کرنا کرتے تھے اور سبھی سبھی ایک ہی آیت ہمدی رات میں تک پڑھتے محمد بن منکر نے کہا تیر داری ایک رات سو بار اور

وَصَحَّحَهُ وَ عَنْ ثَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا مَنْ

بَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَ لِكِتَابِهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِمَا مَلَكَ مِنْهُمْ

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَ حَسَنُ الْخُلُقِ

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ لَا تَسْعَوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ لِيَسْعَ عَنْكُمْ مِنْكُمْ بَصَرُ

الْوَجْهِ وَ حَسَنُ الْخُلُقِ أَخْرَجَهُ أَبُو يَعْلَى وَ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ مَرَأَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ

أَيُّهَا دَاوُدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَرْءِ مِنْ خَيْرٍ إِلَّا بِمَا يَصِيرُ

عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يَجِدُ إِلَّا النَّاسَ لَا يَصِيرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ

أَبْنُ حَاجَةَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ هُوَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ الصَّحَابِيَّ

وَ عَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَ حَسَنُ الْخُلُقِ

عَلَيْهِ وَ آله وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَرْءِ مِنْ خَيْرٍ إِلَّا بِمَا يَصِيرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يَجِدُ إِلَّا النَّاسَ لَا يَصِيرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ

کیا تیر دوی۔ یہ سچ ہی اس داری میں پلے نطرائی تھے سہ ہجری میں مشرف باسلام ہوئے اور ایک رکعت میں قرآن شریف تم کرنا کرتے تھے اور سبھی سبھی ایک ہی آیت ہمدی رات میں تک پڑھتے محمد بن منکر نے کہا تیر داری ایک رات سو بار اور

تھم کے لیے دیکھنا
 سنا تک کریم ہو جی
 ہوا ایک سال تک نیند کا
 سر نہ تھکوں میں درگیا
 اس ایک دفعہ نہ آئے
 کی منوں میں مدینہ منورہ
 ہر صفت خانہ حق
 کے مقول ہو تیکے بعد
 شام کو چلا گیا اور وہاں
 ہی رہا تک کر گیا
 اور اسی نے پہلے سہل
 سکھ میں چراغ جلایا۔
 اس سے ملک جماعت
 دیکھیں اس دم اور نہر
 بن حوشب اور عبد اللہ
 بن سوہب اور قیس
 بن ذویب نے روایت
 کیا ۱۲ صلی اللہ علیہ
 وسلم النبی
 یمن النبی الحق تھے
 ہمارے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو کیا۔ ب۔ ل
 فرمایا تاکہ یہ کلام
 مبارک میں وہ وضاحت
 بلاغت بھری ہوئی کہ جو
 جیوں جیوں میں پڑے
 وسیع مضامین بیان فرما
 دیتے تھے اور اسی لیے انکو
 صاحب جوہر کہہ لیا جاتا
 ہے چاہئے کہ کلمات ہر
 میں سے ایک ہر حمد اللہ
 انصاف ہے کہ کو تو یہ
 ایک جملہ ہے جو وہ ہمنوں
 سے مرکب ہوا ہے کہ حقیقت
 دین کے نام عقائد عمل
 عبادات و اخلاق و ملکات
 کو شامل اور جملہ دامنہ ہر
 کو عادی ہے اسکی تفسیر
 کیلئے ایک سو دو کتابیں ضروری
 ہیں بغیر اس کے علی سلم کی یہ رمت کی غلام و نقیب کے لیے بھی باطلوب دوام ثبات تھا ابیر جسا کہ اندھا لوط المستقیم ہی ہمارا دالہ مال دین اور اہم نعمت کی ہر کوئی آنحضرت
 کی تحمیں اور تہذیب خلق قرآن رحیمہ حضرت ام المؤمنین نے فرمایا ان غلف القرآن تو ہمیں خلق کی طلب حقیقت میں تہذیب قرآن کی طلب تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۷ یعنی اگر باغرض حضرت ہمیں علیہ السلام کی ادلاء میں سے غلام مہمل تو ان کلمات کے پڑھنے کا ثواب اس شخص چار غلام آزاد کرانے کے برابر ہے دوسرے

الْحَبَشِي وَنَمَتْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرُ مَرَّاتٍ كَانَ لَمْ يَعْنِ أَرْبَعًا

عظیم آباد کو لیکے تھے کہ اگر
ہزاروں کے میں بنیاد و توبہ
میں توبہ اس واسطے

نَقَرُ مَنْ وَلَدَ اِسْمَعِيلَ شَفَقَ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

خاص کر کے انکو: لکھنا یا پڑھنا
دارالعلوم علیہ حدیث

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

جس نے کہا جان اللہ و جود

جس نے کہا جان اللہ و جود

سو دیندہ اسے تمام گناہ دور ہو گئے اگرچہ کندہ کی جھال کے برابر ہوں یہ حدیث مستفیض علیہ ہے اور روایت ہے

سو دیندہ اسے تمام گناہ دور ہو گئے اگرچہ کندہ کی جھال کے برابر ہوں یہ حدیث مستفیض علیہ ہے اور روایت ہے

جیو	سنت الحارث	رضی اللہ تعالیٰ عنہما	کما واپا مجھ کو	رسول اللہ
جیو	سنت الحارث	رضی اللہ تعالیٰ عنہما	کما واپا مجھ کو	رسول اللہ

جیو	سنت الحارث	رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے	کہا واپا مجھ کو	رسول اللہ
۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۱	۶۱	۶۱	۶۱	۶۱
۶۲	۶۲	۶۲	۶۲	۶۲
۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳
۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۶۶	۶۶	۶۶	۶۶	۶۶
۶۷	۶۷	۶۷	۶۷	۶۷
۶۸	۶۸	۶۸	۶۸	۶۸
۶۹	۶۹	۶۹	۶۹	۶۹
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷				

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ اَرْبَعِ كَلِمَاتٍ لَوْ رَزَيْتُمْ بِمَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُلْتُ بَعْدَ اَرْبَعِ كَلِمَاتٍ لَوْ رَزَيْتُمْ بِمَا

قُلْتُ مِّنْذُ الْيَوْمِ لَوْ نَزَّ هُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَا خَلْقِهِ وَرِضَى

قُلْتُ مِّنْذُ الْيَوْمِ لَوْ نَسِيتُكَ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى

نَفْسِهِ وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَبِئَرِ دَكِّيَّاتِهِ أَخْجَهُ مَسِيًّا وَعَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ

نَفْسِهِ وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَبِئَرِ دَكِّيَّاتِهِ أَخْجَهُ مُسَلِّمًا وَعَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ

فوق مذکور ہے اور جب تک اس کے عرش کا قتل ہے اور عرش کے گہروں کی سیاہی ہے جو موت کی جو پہلے ۱۰ اور روایت ہے ابو حنیفہ رضی

فوق مذکور ہے اور جب تک اس کے عرش کا قتل ہے اور عرش کے گہروں کی سیاہی ہے جو موت کی جو پہلے ۱۰ اور روایت ہے ابو حنیفہ رضی

رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، علیہ السلام وآلہ وسلم

رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، علیہ السلام وآلہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَقْبَلُوا إِلَيْنَا يَوْمَ يُبْعَثُونَ

لَا يُولُؤْا إِلَّآ بِاللَّهِ أَخْرَجَهُ النَّسَابُ وَمُحَمَّدٌ بْنُ حَبِيبٍ وَالحَكِيمُ

وَرَوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

وَرَوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

در روایت است کہ سید بن جبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

در روایت ہے کہ جو شخص غنیمت سے دعا کرے وہ اس کی پوری مالک ہوگا۔

عظیم و قوت مند جسم کے ساتھ ساتھ اس کے اندر کوئی بھی مضائقہ نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے

عظیم و قوت مند جسم کے ساتھ ساتھ اس کے اندر کوئی بھی مضائقہ نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلے موصیٰ (شیخ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من میں موجود ہے۔ یہی ہے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا اوالے ہے بلا ترتیب جائز ہے ۱۱ الحمد للہ علم اللہ عظمیٰ کا ہے

من میں موجود ہے۔ یہی ہے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا اوالے ہے بلا ترتیب جائز ہے ۱۱ الحمد للہ علم اللہ عظمیٰ کا ہے

اس بیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں کہ میں میری قوم میں تمہیں اور تمہارے

يَا عِبَادَ اللَّهِ إِنَّ قَبِيلَكَ عَلَى كَثْرَتِهِمْ كَبُورُ الْجَنَّةِ لَأَحْوَلُ وَأَقْوَمُ لَا

یہ عبادِ مومن نہیں کہیں گے خزاںوں سے ایک خزانہ نہ ملاؤں (وہی ہے آگناہ سے بھرا اور طاعت کی طاقت
بِاللّٰهِ مُتَّقُونَہُ وَالنَّاسِ وَالْأُمَمِ اَمِلْہُ الْاَلٰیہِ وَکُنْ شَحْمَانِیْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الذَّاءُ هُوَ الْجَبَاةُ رَوَاهُ الْأَبُو بَكْرٍ وَصَحَّحَهُ الْأَبُو زَيْدٍ وَرَوَاهُ مِنْ جِلْدِ ثَابِتٍ

[illegible]

وَقَدْ لَبِثْنَا لَكَ أَلْفَ مِائَةٍ أَوْ مِائَتَيْنِ فَاصْبِرْ عَلَى مَا أَوْصَىٰ رَبُّكَ وَأَعِذْ لَكَ مِنَ اللَّهِ عَذْرَاءٌ تُهَيَّئُ لَكَ وَلَدًا مَّا كُنْتَ تَرْجُو ۚ وَمَا كُنْتَ لِحُدُودِهِ خَافِيًا ۚ وَنَبِيًّا ۚ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا اور بیان اذان اور اقامت

اَلْاِقَامَةُ لَا بُدَّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَخَيْرٌ صَحِيحُ ابْنِ جُنَّانٍ وَغَيْرُهُمَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اے محمد کے لئے اس میں جو کچھ ہے اور وہ اپنے رب سے

یَسْتَجِیْزُ مِنْ عِبَادِهِ ذَا رِئَاسَةٍ لِّیَدْرِکَ اَنْ یُّرَدِّهَا صَفْرًا خَرَجَ الْاَرْبَعَةَ اَلْفَ

وَصَحَّحَ الْحَاكِمُ وَعَنْ مُهْرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اِذَا مَا يَدْعُو الذِّمَّاءَ لَمْ يَرِدْهَا فَهُنَّ مَسْكُومَاتٌ فِيْهَا وَجْهٌ اُخْرَىٰ خَرَجَ الْاِثْنَيْنِ وَهُمَا شَاهِدَانِ

منہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ورواہ ابو جعفر

أَنَّ حَدِيثَ حَسَنٍ وَعَيْنِ بْنِ مَسْعُودٍ رَجَحَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَارِ

رسول لله صل علیہ وسلم ولى التائب يوم اقيم اكثرهم على صلوٰة

جبر و اجابت: یہ عقیدہ کہ خدا تعالیٰ نے ہر شے کو اپنے حکم کے مطابق پیدا کیا ہے اور اس کے لئے کوئی اختیار نہیں ہے۔

کے سوا کچھ دیکھ کر مجھے یوں
 ہوا کہ جتنا ہوں اندر
 میں اپنے پروردگار کو کچھ
 پہنچا سکتی، مجاہد کروں گا
 اور مجھے امید ہے کہ اس
 پروردگار ہی کا ہمارا مددگار
 ہو گا۔ میرا سہارا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کا فضلہ بیش از بیش
 ہے۔ اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ ان دنوں وہ تمام
 کے دینیان قومیت کا
 کا وقت ہے اس کے علاوہ
 بھی غیر انسانی کا کہیں
 حدیث سے کئی رہنما
 احادیث سے معلوم ہوتا ہے
 مثلاً بارش پرستے کے قتل
 روزہ افکار کے وقت
 دشمنان اسلام کے ساتھ
 جن لڑائی کے وقت
 کے کچھ نصف اہل کفر
 کے وقت وہ قبول ہوئی
 دیکھا کہ کون کون کا
 دیکھ کر، خارجیہ
 مخالف، مسیحی
 یہودی، یہودی، یہودی
 جن کے ساتھ کہتے
 کہتے ہیں کہ
 جو کچھ کہتے ہیں
 یا ان کی رائے
 کوئی شخص نہ
 یا اسے نہ
 بتا کہ نہ تو یہ
 میں رہا ہے چھوڑ
 خالی نہیں کرتے
 غریب دیکھتے ہیں
 شریف ہیں جسے
 دیکھ کر کہتے
 کہ اس شخص کو
 جو یہ بیان رہا ہے
 اس سے تم سے سخت
 قدر

1
2
3
4
5
6
7
8
9
10
11
12
13
14
15
16
17
18
19
20
21
22
23
24
25
26
27
28
29
30
31
32
33
34
35
36
37
38
39
40
41
42
43
44
45
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100
101
102
103
104
105
106
107
108
109
110
111
112
113
114
115
116
117
118
119
120
121
122
123
124
125
126
127
128
129
130
131
132
133
134
135
136
137
138
139
140
141
142
143
144
145
146
147
148
149
150
151
152
153
154
155
156
157
158
159
160
161
162
163
164
165
166
167
168
169
170
171
172
173
174
175
176
177
178
179
180
181
182
183
184
185
186
187
188
189
190
191
192
193
194
195
196
197
198
199
200
201
202
203
204
205
206
207
208
209
210
211
212
213
214
215
216
217
218
219
220
221
222
223
224
225
226
227
228
229
230
231
232
233
234
235
236
237
238
239
240
241
242
243
244
245
246
247
248
249
250
251
252
253
254
255
256
257
258
259
260
261
262
263
264
265
266
267
268
269
270
271
272
273
274
275
276
277
278
279
280
281
282
283
284
285
286
287
288
289
290
291
292
293
294
295
296
297
298
299
300
301
302
303
304
305
306
307
308
309
310
311
312
313
314
315
316
317
318
319
320
321
322
323
324
325
326
327
328
329
330
331
332
333
334
335
336
337
338
339
340
341
342
343
344
345
346
347
348
349
350
351
352
353
354
355
356
357
358
359
360
361
362
363
364
365
366
367
368
369
370
371
372
373
374
375
376
377
378
379
380
381
382
383
384
385
386
387
388
389
390
391
392
393
394
395
396
397
398
399
400
401
402
403
404
405
406
407
408
409
410
411
412
413
414
415
416
417
418
419
420
421
422
423
424
425
426
427
428
429
430
431
432
433
434
435
436
437
438
439
440
441
442
443
444
445
446
447
448
449
450
451
452
453
454
455
456
457
458
459
460
461
462
463
464
465
466
467
468
469
470
471
472
473
474
475
476
477
478
479
480
481
482
483
484
485
486
487
488
489
490
491
492
493
494
495
496
497
498
499
500
501
502
503
504
505
506
507
508
509
510
511
512
513
514
515
516
517
518
519
520
521
522
523
524
525
526
527
528
529
530
531
532
533
534
535
536
537
538
539
540
541
542
543
544
545
546
547
548
549
550
551
552
553
554
555
556
557
558
559
560
561
562
563
564
565
566
567
568
569
570
571
572
573
574
575
576
577
578
579
580
581
582
583
584
585
586
587
588
589
590
591
592
593
594
595
596
597
598
599
600
601
602
603
604
605
606
607
608
609
610
611
612
613
614
615
616
617
618
619
620
621
622
623
624
625
626
627
628
629
630
631
632
633
634
635
636
637
638
639
640
641
642
643
644
645
646
647
648
649
650
651
652
653
654
655
656
657
658
659
660
661
662
663
664
665
666
667
668
669
670
671
672
673
674
675
676
677
678
679
680
681
682
683
684
685
686
687
688
689
690
691
692
693
694
695
696
697
698
699
700
701
702
703
704
705
706
707
708
709
710
711
712
713
714
715
716
717
718
719
720
721
722
723
724
725
726
727
728
729
730
731
732
733
734
735
736
737
738
739
740
741
742
743
744
745
746
747
748
749
750
751
752
753
754
755
756
757
758
759
760
761
762
763
764
765
766
767
768
769
770
771
772
773
774
775
776
777
778
779
780
781
782
783
784
785
786
787
788
789
790
791
792
793
794
795
796
797
798
799
800
801
802
803
804
805
806
807
808
809
810
811
812
813
814
815
816
817
818
819
820
821
822
823
824
825
826
827
828
829
830
831
832
833
834
835
836
837
838
839
840
84

۱۔ ظاہر ہے کہ اس عظیم رسالہ میں پوشیدہ ہے جسے اپنے لیے افسوسناک کی رحمت میں مخفی ہے اور جو عوام کا یہ قول ہے کہ ہم عظیم اس کا لفظ ہے قطب بنی سید

عبد القادر جیلانی نے فرماتے ہیں
بشرط اس کے کہ قائل کے اندر
تیرے دل میں کوئی اور نہ ہو
اس کے سوا یعنی ہم منکب سے
تائید جیسی ہوگی جیسا
حال ہوگا اقصین اسم
اعظم میں امت اذوال
میں بعض نے اسم اعظم
بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بتایا
ہے اور بعض نے لفظ
ہو کو اور بعض نے
الحی القیوم کو اور
بعض نے ملک
کو اور بعض نے کلمہ توحید
کو اور بعض نے اللہ
الذی لا اله الا هو رب
الدن والآخر کو اور بعض
نے کہا ہے کہ سورۃ شمس
کی آیت ۱-۴ میں ہے
ابو ریح شمسی نے فرمایا
کہ مجھے اسم اعظم تعلیم کرو
فرمایا اللہ اللہ اللہ اللہ
یعنی تواتر کے ساتھ ۱۰۰
تیری رے تیرا حرا و مگر
حاصل یہ کہ طاقت کو
اعظم ہے اس سے ہر
مہمان جو ہے۔ کوسو
اور ہیبت سے آواز الہی
شہ صحت ملے مدد
فاروق سے بہت سے
سزا ملے رہے ہیں
دن و دنیا کو سن

عَلَيْهِ الْعَدُوَّةُ وَالشَّامَةُ الْأَعْدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَنْ بَرِيدَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ
رغمی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہہ رہا ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا نَبِيَّ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ

الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ

سَأَلَ بِلَاغٍ النَّبِيُّ إِذَا سَأَلَ لَمْ يُعْطَ إِذْ دَعَى بِهِ أَجَابَ خَرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ

وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ

أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَرَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ خَرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَعَنْ أَبِي

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنِّي لِلَّهِ نَائِبٌ حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ عَذَّبَ ابْنُ تَابِتٍ

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَرَحْمَةُ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَدَّعُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خُصِيَّتِي بِجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي

أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَنْعِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَايَا

وَعَنْ كُلِّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي قَدَمَتِي وَآخِرَتِي وَمَا امْتَرْتُ

کونہ کر کے اخلاص اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے کہے کہ اے میری خفایت اور میری نادانی کو جو

میں نے کیا ہے اور اس کو جو مجھ سے بہتر جانتا ہے یا مجھ سے خیر جان بوجھ کر رو جو ہستی سے کہ اس میں گناہ کو جو

میں نے کیا ہے اور اس کو جو مجھ سے بہتر جانتا ہے یا مجھ سے خیر جان بوجھ کر رو جو ہستی سے کہ اس میں گناہ کو جو

میں نے کیا ہے اور اس کو جو مجھ سے بہتر جانتا ہے یا مجھ سے خیر جان بوجھ کر رو جو ہستی سے کہ اس میں گناہ کو جو

وَأَقْلَفْتُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مَعْنَى وَأَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْوَجْهُ وَأَنْتَ

اور جو علی مرتضیٰ علیہ السلام کو یاد پہنچا، آپ کو اسے اس لئے یاد دلایا کہ آپ نے اسے یاد دلایا ہے اور اسے یاد دلایا ہے۔

ہرے پر قادر ہے برہمیت شفق قلم ہے۔ اور وہ ایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَلَّهِ أَصْلِي فِي دِينِي الَّذِي

هو عصمة أمي وأبي وأبي لي دنياي التي فيها معاشي وأصلي في آخرتي

میرے کام کا پورا ذمہ ادا میری دنیا کو سٹوار، حسین پھری مناس ہے اور میری اخوت کو سٹوار جس نے

الْبَهَامَعَادَىٰ وَاجْعَلْ حَيٰوةً زَآئِدَةً لِّىْ فِى كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَحْمَةً

۱۱ من کل شراً خرجه مسدود وعن

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اغفر لي ما علمتني

وَعَلِمَنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي بِمَا يَنْفَعُنِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ

لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝۱۰۱

أَحْمَدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَلْقٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالٍ هَلْ لَنَا رَافِدَةٌ حَسَنَةٌ وَعَنْ

عاشتر خي لله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وآله وعليها هذا الدعاء

اللَّهُمَّ إِنِّي سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ عَاجِلًا وَآجِلًا مَا عَمِلْتُ مِنْهُ وَاللَّهُ اعْلَمُ

اعوذ بك من الشكر كله عاجله واجله ما علمت منه وما لم أعلم اللهم

اَلَيْسَ لَكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَذِبَ

عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ

کے دن سب سے جن لوگوں کو دوزخ میں ڈال دیا گیا ان میں سے اسیے روز علی بن ابی طالب کو سزا دی گئی۔ علیہم السلام ائمہ دین سنی و شیعہ

مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ الْمُتَّقِينَ قَوْلِ أَوْعِلْ وَاسْأَلْكَ أَنْ تَجْعَلَ
 كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا خَرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ
 حَبَّانٍ وَانْحَاكُمُ الْخَرْجُ الشَّيْخَانِ عَنْ ابْنِ مَدِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ
 حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي
 الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ هَذِهِ
 بَازِئَةُ الدُّنْيَا وَآخِرَتِهَا

خاتمة المطالب

الحمد لله الذي جعل كتاب افادت انتساب مفيد خاص وعام بلوغ المرام من اوله
 الاحكام تصنيف شيخ الاسلام شهاب الدين ابو الفضل احمد بن محمد بن عيسى بن
 محمود بن حجر كنانى عقلمانى مصرى صاحب فتح الباري شريعت شيخ البخارى تصحيحه وفتح تالم
 به ما روى الاول سنة ١٣٥٣ هجرى مطبع صدقى لاهورى طبعه هوئى اگرچه اس شرف میں اس قسم کی کتابیں
 اور بھی مثل مشکوٰۃ و مشارق الانوار تیسبہ الوصول موجود ہیں لیکن اس کتاب کے
 خواص ایسے ہیں کہ بلحاظ انکے اس کو امتیاز خاص حاصل ہے حق تو یہ ہے کہ مصنف
 علیہ الرحمۃ نے اس تالیف میں اپنا کمال ظاہر کیا ہے اور وہ خواص یہ ہیں اول
 یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے ہر ایک حدیث کو اسکے مخرج کی طرف منسوب کیا ہے اور
 کہا ہے اخرجہ فلان و وہم اخرج کثرت پر ربنی ہو اسے اور بعض یہ قناعت نہیں
 کی تاکہ بخوبی واضح ہو جاوے کہ یہ حدیث کتھ کتب حادث میں موجود ہے

روایت میں ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنے فرشتوں
 کے لیے سبحان
 اللہ و بحمدہ و
 بحمدہ و بحمدہ
 یعنی ذکر میں سے
 اور حکم کیا اور
 ہمیشہ پڑھنے کا
 یہ سبب نہایت
 فضیلت والی ہے
 بعد نقص ہے
 چار کلموں سبحان
 اللہ و بحمدہ و
 بحمدہ و بحمدہ
 اللہ اکبر کا
 اس لیے کہ تسبیح
 میں بھی شرکت
 کی گئی ہے اور
 بھی منہ میں سبیل
 کے اور لا تم اتنا
 ہے ہوس کے
 اللہ تعالیٰ کا
 بہت بڑا ۱۲-

سوم حدیث کی تصحیح و تضعیف کا اہتمام سے ذکر کیا ہو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث صلیف میں متداول رہی ہے چارم طرق حدیث کا متبع بخوبی کیا ہے چہم اخراج حدیث میں صرف صحاح ستہ پر ہی قناعت نہیں کی ششم ہر ایک حکم میں ایسی حدیث کو اختیار کیا ہے جو اپنے باب میں اصح و اثبت اور جن احادیث میں احفاظ نے کلام کیا ہے ان کو ترک کیا ہفتم حدیث طویل کو ایسے طور پر مختصر کیا ہے کہ اصل میں تفادات اور خلل واقع نہیں ہوا اور تقدیم و تاخیر بھی نہیں ہوئی ہشتم اس کتاب کی بنا کتب فقہ پر رکھی اور ابواب کو فقہاء کی ترتیب پر لکھا ہے نهم بعض احادیث کو بعض مواضع میں مکرر لایا ہے اور اس ایراد میں اس کا غایت تلفظ ثابت ہوتا ہے اگرچہ ایسے مواضع بہت قلیل ہیں وہم زیادات احادیث کو کہ دوسرے طرق اور روایات میں ثابت ہیں اور ہر ایک کو ان میں سے دلیل حکمی کہہ سکتے ہیں مع بیان تخریج و تخریج کے لایا ہے اور کہا زَادُ فُلَانٌ كَذَا وَفِيهِ كَذَا یازدهم بعد انتظام کتب عبادات و معاملات کتاب جامع ادب کو زیادہ کیا ہے تاکہ طالب رغبت اخلاق طاهر اور اعمال باطن سے بھی محروم اور بے خبر نہ رہے ووازو ہم ہر ایک مذہب کے دلائل غیر متعصبانہ ذکر کیا سیزدهم جرح اور تعدیل کے ذکر میں اختصار فائق و بجا ملائق اختیار کیا ہے یہ کتاب مبارک کیا ہے اہل اسلام کے لیے زینت دین و دنیا ہے یا کوزہ دریا ہے یا قطرہ عمان نما ہے اللہ جل جلالہ اپنے فضل و کرم سے اس کے مؤلف کو بلا حساب صلوات پر حق میں۔ جاوے اور اسکے پڑھنے بڑھانے والوں کو عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

اور اپنے مخلصین میں شمار کرے آمین یا رب العالمین

یہ کتاب در دیگر مکتب دینی کتابیں اور فقہ اخبار محمدی صدر ودہلی اور قرآن شریف سے کا پتہ یہ ہے

حسب فرمایش میاں عبدالخالق محبوب افسر ناظم حبسری

المشتمل

یہ کتاب در سہ قسم کی دینی کتابیں اور فقہ اخبار محمدی صدر ودہلی اور قرآن شریف سے کا پتہ یہ ہے

اصطلاحات الہدیت

صحیح	وہ حدیث جو جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو۔ کوئی جھوٹ نہ لگا ہوا اور اسکے سب راوی پورا ہوں گے کہ چکے ہوں اور اس میں شد و ذیلت کو کوئی روایت کا خلاف اور علت بخیر پوشیدہ اسباب طعن کے نہیں اور یہ لفظ مرتب ہے۔
ضعیف	وہ حدیث ہے جسکے راویوں میں سے کوئی دضع کو یا غاسق یا لاوکسی طرح سے مطلق ہو۔
حسن	وہ حدیث ہے جس کے راویوں میں کسی پر تہمت جھوٹ کی نہ ہوئی ہونہ شاذ ہوا اور وہی الفاظ حدیث کے دوسرے طرف سے بھی مراد ہوں یا اس کا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے۔
مرفوع	وہ ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو۔
متصل	وہ حدیث ہے جس کی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو۔
مسند	وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مذکور ہوں۔
مشہور	وہ حدیث ہے کہ خاص اہل حدیث کے نزدیک شایع ہو یعنی اس کو بہت راویوں نے ہر زمانہ میں رعایت کیا ہو۔
متواتر	وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہوں کہ انکے اتفاق جھوٹ پر عادتہ محال ہو۔
موقوف	وہ قول و فعل جو کسی معانی سے روایت کیا جاوے۔ خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو۔
مرسل	وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت کو کہ اپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر معانی کا ذکر ہے۔
منقطع	وہ حدیث ہے جس کی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی سے مروی ہو۔
غریب	غریب وہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہ روایت میں لکھا ہوا مگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہو گا تو وہ فرو کھاتی ہے۔
عزیز	وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر جگہ دو ہوں۔
خافہ	وہ حدیث ہے جو کوئی تہ اور معتبر شخص و گون کی روایت کے خلاف بہان کرے اور مقابل اسکے ہے محفوظ۔
تعلیق	اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کی اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راؤں کو چھوڑ دیا جاوے۔
تدلیس	حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اس سے ملاقات کی ہو یا وہ اسکے ہمعصر ہو مگر اس سے اس روایت کو سنا نہ ہو اور ایسے نفعوں سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہو کہنا ہے۔
محلل	وہ حدیث ہے کہ ظاہر میں تو عیب پاک معلوم ہوتی ہو۔ مگر ہمیں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہوں۔
مضلل	اس کو کہتے ہیں جس میں دو راوی برابر ساقط ہوں۔
آحاد	اس کو کہتے ہیں جس کی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو اور آحادین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز آحاد میں یعنی رعایت مقبول ہے اور بعضی مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہو دے تو مقبول ورنہ مردود ہے۔
متروک	وہ ہے جس کے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگی ہو۔
مضطرب	وہ ہے جس میں راؤں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں۔
مدرج	وہ ہے جس میں راؤں نے کچھ اپنا کلام بھی شامل کر دیا ہو۔
مقطوع	وہ ہے جس کی اسناد و تابعی تک پہنچے۔
مضعف	وہ ہے جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کی ہو۔
منکر	وہ کہ روایت کو اسکے راوی ضعیف مخالف اس کی سبکی کہ ضعف اس کا کثر ہو دے اور مقابل منکر کے معروف ہے۔
موضوع	وہ حدیث ہے جو کسی نے خود باکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کر دی ہو۔

اشتہار واجب لظہار

تاجران باوقادو حشرید این شائق انتشار کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کتاب سے طلب
 بلوغ المرء من أدلة الأحکام کا ترجمہ اردو نہایت عمدہ با محاورہ اس سبب سے
 الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی لاہور نے مولوی خورشید صاحب کنسیا لکھنؤ اور
 مولوی محمد صاحب کنسیا موضع کھڈیاں ضلع لاہور محمد خان مطبع صدیقی لاہور سے کرایا ہے اور
 نیز اسکے جن جن الفاظ کا مطلب حل کرنا ضروری تھا ان کا حاشیہ اردو اسکے ہر صفحہ پر چڑھا
 دیا گیا ہے انتشار اللہ تعالیٰ یہ کتاب ہر ایک متبع سنت کے لیے کافی و وافی ہوگی
 اور اسکے ہوتے ہوئے کسی اور کتاب کی بہت ہی کم حاجت پڑے گی سو جن صاحبوں کو
 انکی ضرورت ہو شہر لاہور بازار کشمیری شیخ محمد الدین تاجر کتب کی دکان سے بذریعہ
 ترسل قیمت طلب فرالیں اور یہ کتاب بموجب فعدہ ۱۸ ایکٹ نمبر ۲۵ داخل بھی
 رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے۔ بدون اجازت کمترین اسکے چھاپنے یا چھپوانے
 کا قصد نہ فرمادین

المشتر

فہرست مضامین کتاب بلوغ المرام من ادلتہ الاحکام

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۳	کتاب الطہارت	۵۰	ادعائی آمین سننے کا بیان	۱	قبل نماز مغرب پڑھنے کا بیان
۴	باب پانیوں کے بیان میں	۵۱	نماز ظہر اور عصر قرأت کا مقدار	۲	فجر کی سنتوں میں کوئی صورتیں
۶	باب ہاتھوں کے بیان میں	۵۲	جمعہ کے دن صبح میں کوئی سورتیں	۳	پڑھیں۔
۷	باب نہایت دور گئے کے بیان میں	۵۳	پڑھنی چاہئیں۔	۴	نماز وتر اور تہجد کا بیان
۸	باب وضو کے بیان میں۔	۵۴	رکوع میں قرآن پڑھنے کی حکمت	۵	دوسروں میں کوئی سورتیں پڑھے
۱۲	باب وضو پھر سر کر کے کیا نہیں	۵۵	رکوع اور جہد میں کیا کہے۔	۶	نماز صبح کا بیان
۱۳	باب وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں	۵۶	توڑ میں کیا کہے۔	۷	باب جماعت سے نماز پڑھنے
۱۴	باب ایٹھار کے آداب میں	۵۷	سجدہ کتنے اعضاء پر چاہئے	۸	اور امامت کے بیان میں
۲۰	باب غسل کے بیان میں اور جب تک حکم میں	۵۸	جلسہ میں کیا کہے	۹	امام کو مقتدیوں کا لحاظ چاہئے
۲۳	باب تیمم کے بیان میں	۵۹	دعا قنوت کا بیان	۱۰	امامت کا زیادہ متقی کون ہے
۲۵	باب حیض کے بیان میں	۶۰	رفع سبائہ کا بیان	۱۱	کوئی صف میں زیادہ نواب ہے
۲۶	کتاب الصلوٰۃ	۶۱	ان دعاؤں کا بیان جو نماز	۱۲	مقتدی جب ایک ہو تو کہاں کھڑا ہو
۳۰	باب وقتوں نماز کے بیان میں	۶۲	سے فارغ ہو کر پڑھنی مننون	۱۳	اور جب دو ہوں تو کہاں کھڑا ہو
۳۲	باب اذان کے بیان میں	۶۳	باب سجدہ ہو اور سجدہ تلاوت	۱۴	جلست کھڑی ہو دو ذکر نہ آتا چاہئے
۳۶	باب نماز کی شرطوں کے بیان میں	۶۴	اور سجدہ شکر کے بیان میں	۱۵	تہنیت کے سچے نماز وصت ہے
۳۹	باب ستر کے بیان میں	۶۵	باب نفل نماز کے بیان میں	۱۶	مسافر و مریض کی نماز کے بیان میں۔
۴۱	باب نماز میں شوع کی ترغیب	۶۶	جنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷	باب نماز جمعہ کے بیان میں
۴۲	باب مسجدوں کے بیان میں	۶۷	مسلم سے رفاقت حاصل کرنی	۱۸	ایک رکعت جمعہ ہو جانے پر کیا کرے
۴۵	باب صفت نماز کے بیان میں	۶۸	ہو وہ بہت جمعہ کرے۔	۱۹	جمعہ کی نماز میں کوئی صورتیں
۴۶	دعا کے افتتاح میں	۶۹	نماز ظہر اور مغرب اور عشا اور	۲۰	پڑھنی چاہئیں۔
۴۸	رفع یدین کا بیان	۷۰	صبح کی سنتوں کے بیان میں	۲۱	غلام اور عورت اور لڑکے اور
۴۹	الحمد کے وجوب میں	۷۱	نماز عصر کے پہلے کتنی رکعتیں پڑھیں	۲۲	مریض پر جبہ فرض نہیں ہے۔

ب

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۸۳	خطبہ کے وقت کس طرح بیٹھیں	۹۸	میت کو سفید کپڑوں میں دفن کرنا چاہیے	۱۱۳	باب نفل صدقہ کے بیان میں
۸۴	باب نماز کے بیان میں	۹۹	نہید کو نہلانا نہ چاہیے اور	۱۱۴	باب صدقہ کے بانٹنے کے بیان میں
۸۶	باب عیدین کا بیان	۱۰۰	نہ اسکا جنازہ پڑھنا چاہیے	۱۱۸	باب کتاب الصیام
۸۷	خطبہ عید کی نماز کے چھ چاہیے	۱۰۱	نماز جنازہ کی تکبیر کا بیان	۱۱۹	روضان سے ایک روزن پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔
۸۸	نماز عید سے پہلے اور چھ کوئی نماز نہیں ہے۔	۱۰۲	غائب پر جنازہ پڑھنا	۱۲۰	شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔
۸۹	عیدین کی تکبیر کا بیان	۱۰۳	نماز جنازہ کی تکبیر کا بیان	۱۲۱	چاند دیکھنے کا بیان
۹۰	عید اضحیٰ میں کوئی صورتیں پڑھنا	۱۰۴	مسجد میں جنازہ پڑھنا	۱۲۲	افطار میں جلدی کرنا حرج ہے
۹۱	بارش میں عیدین کی نماز مسجد میں جائز ہے۔	۱۰۵	نماز جنازہ کی تکبیر میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔	۱۲۳	سحور کا بیان
۹۲	باب حج گھن کی نماز کا بیان	۱۰۶	نماز جنازہ میں کوئی دعا پڑھنا	۱۲۴	وصال کا روزہ رکھنا منع ہے۔
۹۳	باب استسقاء کے بیان میں	۱۰۷	کتاب الزکوٰۃ	۱۲۵	روزہ میں جھوٹ اور غیبت سخت منع ہے۔
۹۴	باب لباس کا بیان	۱۰۸	اوشول کی زکوٰۃ میں	۱۲۶	روزہ دار کو بچھڑی لگانا درست ہے
۹۵	موت کی آرزو کرنی منع ہے	۱۰۹	بھیر بکری کی زکوٰۃ میں	۱۲۷	بھول کر کھانی پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
۹۶	سوت کو بیت یا ذکرنا چاہیے	۱۱۰	گائے بلی کی زکوٰۃ میں	۱۲۸	مسافر کے روزہ اور افطار کا بیان
۹۷	موت کی آرزو کرنی منع ہے	۱۱۱	چاندی کی زکوٰۃ میں	۱۲۹	روزہ کا کفارہ
۹۸	قریب المذبح پر نہ پڑھنا	۱۱۲	کام کرنے والوں سے بلی نہیں	۱۳۰	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں
۹۹	دعا میں اور نہ پڑھنا	۱۱۳	کبھی راد غلہ کی زکوٰۃ میں	۱۳۱	سے رہنے کی ممانعت ہے
۱۰۰	میت کو نہلانا نہ چاہیے	۱۱۴	زکوٰۃ میں	۱۳۲	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں
۱۰۱	کے بیان میں	۱۱۵	زکوٰۃ میں	۱۳۳	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں
۱۰۲	سب کو جو شعبہ لکھا گیا ہے	۱۱۶	باب صدقہ فطر کے بیان میں	۱۳۴	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں
۱۰۳	میت کو دوسروں کے بیان میں	۱۱۷	باب صدقہ فطر کے بیان میں	۱۳۵	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں
۱۰۴	کفن کے لئے کتنے کپڑے چاہیے	۱۱۸	باب صدقہ فطر کے بیان میں	۱۳۶	باب نفل روزہ رکھنے کے بیان میں

3

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۹	کتاب الحج	۱۲۵	باب صلح کے بیان میں	۲۱۲	باب لہان کے بیان میں
۱۲۹	باب حج کی فضیلت کے بیان میں	۱۲۶	باب حلالہ اور زمان کے بیان میں	۲۱۵	باب حدیث اور سوگ کے بیان میں
۱۳۲	باب بیعتاتوں کے بیان میں	۱۲۷	باب شکر کرنا اور کھا کر کھانا کے بیان میں	۲۱۹	باب رخصت کے بیان میں
۱۳۳	باب احرام کے واجب ہونے	۱۲۹	باب اقرار کے بیان میں	۲۲۱	باب خرچ دینے کے بیان میں
۱۳۴	اور اس کی صفت کی بیان میں	۱۳۰	باب عاریت کے بیان میں	۲۲۳	باب بچوں کی پرورش کے بیان میں
۱۳۵	باب احرام باندھنے اور کھینچنے	۱۳۱	باب غضب کے بیان میں	۲۲۵	باب قصاص و غزو کے بیان میں
۱۳۶	کے بیان میں جو اسکے متعلق ہیں	۱۳۲	باب نفقہ کے بیان میں	۲۳۰	باب دیتوں کے بیان میں
۱۳۷	باب حج کی صفت اور مکہ میں	۱۳۳	باب مضاربت کے بیان میں	۲۳۳	باب باغیوں کے قتل کے بیان میں
۱۳۸	داخل ہونے کے بیان میں	۱۳۴	باب یتیم اور یتیم کے بیان میں	۲۳۵	باب عانی اور یتیم کے بیان میں
۱۳۹	باب حج کے فوت ہونے اور	۱۳۵	باب یتیم زین، آباد کر کے بیان میں	۲۳۷	کتاب الحدود
۱۴۰	محرم کے بند ہونے کے بیان میں	۱۳۶	باب وقف کے بیان میں	۲۳۸	باب زانی کی حد کے بیان میں
۱۴۱	کتاب البیوع	۱۳۷	باب بیعہ اور عمری اور قبیحہ کے بیان میں	۲۳۹	باب بہتان کی حد کے بیان میں
۱۴۲	بیع کی شرطوں اور اچھیز کے	۱۳۸	باب بیعہ کے بیان میں	۲۴۰	باب حد چوری کی بیان میں
۱۴۳	بیان میں جو اس میں منع ہے	۱۳۹	باب ذرائع کے بیان میں	۲۴۱	باب شرا بخور کی حد اور شر
۱۴۴	باب بیع خیار کے بیان میں	۱۴۰	باب وصیوں کے بیان میں	۲۴۲	آرہ چیزوں کے بیان میں
۱۴۵	باب بیع کے بیان میں	۱۴۱	باب وصیت کے بیان میں	۲۴۳	باب تعزیر اور حد کریموں کے </td
۱۴۶	باب دختوں اور میوؤں	۱۴۲	کتاب النکاح	۲۴۴	کے حکم میں
۱۴۷	کی بیع اور عرایا میں خست	۱۴۳	باب نکاح کے بیان میں	۲۴۵	کتاب الجہاد
۱۴۸	کے بیان میں	۱۴۴	باب ولیمہ کے بیان میں	۲۴۶	باب جزیرہ اور بندہ کے بیان میں
۱۴۹	باب سلم اور قرض اور گرو	۱۴۵	باب عورتوں کی نوبت کے بیان میں	۲۴۷	باب گھوڑہ و در و تیر و چلت
۱۵۰	کے بیان میں	۱۴۶	باب خلع کے بیان میں	۲۴۸	کے بیان میں
۱۵۱	باب کسی کے مفلس ہونے	۱۴۷	باب طلاق کے بیان میں	۲۴۹	باب کھانکی چیزوں کے بیان میں
۱۵۲	اور اس کو تصرفات سے روکنے	۱۴۸	باب رجعت کے بیان میں	۲۵۰	باب نکاح اور نزع کے بیان میں
۱۵۳	کے بیان میں	۱۴۹	باب زانیہ اور زانیہ کے بیان میں	۲۵۱	باب قربانیوں کے بیان میں

صفحہ	کتاب مضمون	صفحہ	کتاب مضمون	صفحہ	کتاب مضمون
۲۸۶	باب عقیقہ کے بیان میں	۲۸۶	در پہلے والا بیٹھے را بر سر اسلام کے	۲۸۶	ہو وہ گوئی مسلمان کی نشان
۲۸۷	کتاب الایمان	۲۸۷	حکومت سے ایک جواب دینا	۲۸۷	سے دور ہے
۲۸۸	کتاب القضاء	۲۸۸	سب کی طرف سے کافی ہے	۲۸۸	گناہ کے بعد تو بیکر نیوے
۲۸۹	قاضی تین قسم کے ہیں	۲۸۹	ہو اور نصار کو پہلے سلام کہے	۲۸۹	اللہ کے بہت پیارے ہیں
۲۹۰	قاضی کے آداب میں	۲۹۰	جیب کوئی پھینکے تو کیا کہے	۲۹۰	باب برے خلقوں کے
۲۹۱	گواہیوں کے بیان میں	۲۹۱	کھڑے ہو کر باقی نہ پینا چاہیے	۲۹۱	بیان میں
۲۹۲	باب عوی اور گواہی کے بیان میں	۲۹۲	ایک باؤ نہیں جو تاہم نہکے مطابقت	۲۹۲	حسد کی برائی میں
۲۹۳	کتاب العقی	۲۹۳	کھانے پینے پینے میں ہرگز منع ہے	۲۹۳	بہادر وہ ہے جو غصے کے
۲۹۴	آنا ذکر نیکے لئے سب اچھا غلام	۲۹۴	باب برادر صلہ کے بیان میں	۲۹۴	وقت غصے کو روک کے
۲۹۵	کون ہے	۲۹۵	صلح جی ندق میں کشائش ہوتی	۲۹۵	ظلم قیامت کے دن کی انتہی
۲۹۶	ماں باپ ازاد کر نیک فیضیت	۲۹۶	مال کو ناحق ضائع کرنا حرام ہے	۲۹۶	کام واجب ہو گا
۲۹۷	باب بدر اور مکاتیب اور	۲۹۷	اللہ کی خوشی یا باب کی خوشی میں	۲۹۷	ریا چھوٹا شرک ہے
۲۹۸	ام ولد کے بیان میں	۲۹۸	اور اللہ کی ناخوشی یا باب کی ناخوشی میں	۲۹۸	سافق کی تین علامتیں ہیں
۲۹۹	کتاب الجامع	۲۹۹	جنگ و سرکھیلے وہ چیزیں بکریں	۲۹۹	مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ
۳۰۰	باب ادب کے بیان میں	۳۰۰	جو اپنے لئے چاہتا ہو مومن کا دشمن	۳۰۰	ہے
۳۰۱	مسلمان کے مسلمان پر عہد حق میں	۳۰۱	ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے	۳۰۱	باب اچھے خلقوں
۳۰۲	دنیکہ کے امور میں ادنیٰ کی طرف	۳۰۲	مسلمان کو اپنی بھائی کی تین دن کے	۳۰۲	کی ترغیب میں
۳۰۳	دیکھئے نہ اعلیٰ کی طرف	۳۰۳	زیادہ ترک کلام کرنا حرام ہے	۳۰۳	باب ذکر اور عمل کے بیان
۳۰۴	نیک اور گناہ کیا ہے	۳۰۴	نیک کرانیو الیکو نکی کر نیوالی صیبا	۳۰۴	میں
۳۰۵	کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھنے	۳۰۵	نواب ہوتا ہے	۳۰۵	ان کلمات کا بیان جو اللہ
۳۰۶	کی ممانعت	۳۰۶	باب زہاد اور ورع کے بیان میں	۳۰۶	کو سب سے پیارے ہیں
۳۰۷	کھانا کھا کر انکھیل کو چٹا	۳۰۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرگز کرنا چاہئے	۳۰۷	اسم اعظم کے بیان میں
۳۰۸	یا کسی کو چٹا دے	۳۰۸	آدمی کو چیلے کہ جو مانگے اپنے	۳۰۸	تمت
۳۰۹	چھوٹا بڑے پر اور سوار چلو واکر	۳۰۹	اللہ سے مانگے		

5887
SIA

